نورانی

عربی قصیدہ

البردة النورانية

في سلسلة

وظيفة النورانية

روضہ مبارک حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ قسطاط (قاہرہ)







النورانی ایجوکیشنل کمپلیکس فیصل آباد

Alnoorani_edu@yahoo.com

Ph: 0092-041-647033 Mob: 0303-6700283



للتقسیم و التوزیع وقف للادارہ

کر سجدہ اے قلم ! کہ مقام ادب ہے

Composed by: M. Sajid Noorani

فہرست مشمولات



اولیا و صلحا و اتقیا کی نظر میں

مختصراً و اجمالاً

حضرتِ شیخُ الاسلام والمسلمین اِمَام شرف الدین ابُو عبدُاللہ محمّد بِن سعید بِن حماد البوصیری رحمۃ اللہ علیہ صاحبِ "قصیدہ بُردہ شریف" جو یکم شوال ۶۰۸ھ بمطابق 7۔ مارچ 1212ء بروز بدھ بمقام "البوصیر" میں پیدا ہوئے جس کی نسبت سے آپ "البوصیری" کہلائے۔ اور سیّدنا اِمام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے مطابق آپ مصر کے ایک ضلع "الدلاص" میں پیدا ہوئے جس کی وجہ سے "الدّلاصی" بھی کہلائے۔ "البوصیری" اور "الدّلاصی" کہلائے جانے کی ایک اور تحقیق بھی ہے کہ آپ کی والدۂ ماجدہ کا تعلق "البوصیر" سے اور والدِ ماجدِ گرامی کا تعلق "الدلاص" سے تھا جس کی وجہ سے آپ "البوصیری" اور "الدّلاصی" کہلائے۔

آپ اپنے وقت کے بہت بڑے محدّث، مفسّر، حافظِ قرآن، عقلی و نقلی علوم کے جامع اور عارف باِللہ تھے۔ (سُبحان اللہ)

آپ خاص و عام کے مقرّب و محبوب ہونے کے ساتھ ساتھ سلاطینِ اسلامیہ اور اُمراء کے بھی مقبول و منظورِ نظر تھے۔ منقبت اور قصیدہ گوئی میں فی البدیہہ خاص ملکہ اور مہارت رکھتے تھے۔

آپ ایک روز دربارِ سُلطانی سے گھر تشریف لا رہے تھے کہ ایک فَرد شناس، مردِ باخدا، علومِ عقلیہ و نقلیہ سے بہرہ ور،

حسین و جمیل چہرے والے سے ملاقات ہوئی فرمایا! کیا آپ پیارے محبوب حضور پُرنور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے؟ اُس مردِ باخدا کے سوال نے میرے دل میں "عشقِ" محبّتِ رسول ﷺ کا ایسا بیج بویا کہ اپنی خبر، نہ علم و ہنر کی اور نہ سُلطانی تمکنت کی۔ بس بیداریٔ احساس کا یہ عالم تھا کہ دنیا و مافیہا سوال بن کر میرے سامنے تھی کہ اب اگر زندگی اس سوال کا جواب نہ بن پائی تو پھر انسانیّت کی نہیں کوئی اور ہی زندگی ہوگی۔ "مقدّر بیدار تھا" کہ زندگی کے سارے جھرو کے ایک پلڑے میں اور یہ عشق و مستی کا سوال ایک پلڑے میں جواب بن کر رحمتوں، بخششوں، مغفرتوں کے پَرتو میں ایمان اور ایمانیات کے تمام سلسلے کی کڑی یُوں ٹھہری کہ اُسی شب مجھے عالمِ رؤیا (خواب) میں جمالِ جہاں آرا حضور پُرنور سیّد العالمین مصطفےٰ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا (بحمد اللہ تعالیٰ) کیا دیکھتا ہوں کہ حضور پُرنور سیّد العالمین مصطفےٰ ﷺ صحابہ رِضوانُ اللہِ علیہم اجمعین کے جھرمٹ میں اس شان سے جلوہ گر ہیں جیسے چاند ستاروں میں۔ جب آنکھ کھُلی تو میں نے اپنے دل کو آقائے دو جہاں ﷺ کی زیارتِ بابرکت کے سُرور سے محظوظ و مسرور پایا۔ "یہی لمحہ میری زندگی کا ماحاصل ٹھہرا۔" جو ایک ساعت

کے لئے بھی کبھی جُدا نہ ہوا۔ اِسی محبّت کی دنیا میں میں نے چند نعتیہ قصیدے (قصیدۂ مضریہ، قصیدۂ ہمزیہ ودیگر) لکھے۔

اِمام شرف الدّین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں 660ھ میں اچانک مجھ پر فالج کا شدید حملہ ہوا، میرا نصف جسم بے جان ہو گیا۔ مُتعدّد حکماء واطِبّاء کے علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا۔ دن بدن نحیف وکمزور ہوتا چلا گیا اور اپنی صحت وتندرستی سے بالکل مائیوس، متفکّر وغمگین رہتا۔ بالآخر! دَافِعِ البَلَآءِ وَالوَبَآءِ وَالقَحطِ وَالمَرَضِ وَالاَلَمِ (جو بلیّات ووباء، قحط ومرض، دُکھ اور مصیبت کے دُور کرنے والے) آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوکھٹ کے بھکاری بن کر ایک نعتیہ قصیدہ نظم کیا اور اپنے نعتیہ قصیدے کو وسیلہ بنا کر، پلکوں پر لرزتے ہوئے آنسوؤں کی سوغات لئے دُعا مانگتے مانگتے سو گیا۔

اللہ اور اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتِ بے پایاں شاملِ حال ہوئی۔ خواب میں اُسی ''مسیحائے کونین، شفائے دارین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' نے زیارت سے مشرف فرمایا۔ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُسی عالمِ رؤیا میں مجھے آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کرم فرماتے ہوئے قصیدہ کے پڑھنے کا حکم فرمایا اور میری اس

حقیر سی گویائی پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور دورانِ سماعت جب اس بیت پر پہنچا۔

كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ
وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

"کتنی بار حضور پُرنُور سیّد العالمین مصطفےٰ ﷺ کے دستِ مبارک نے محض چھُو کر بیماروں کو تندرست کر دیا اور اسی طرح کئی بار (امداد، علاج اور ہدایت) کے شدید محتاجوں کو مرضِ جنُون سے رہائی وتندرستی عطا فرمائی۔"

تو آقائے دوجہاں ﷺ نے نہ صرف میرے اعضاءِ حقیرہ پر اپنا دستِ نوُری پھیر کر میرے مُردہ جسم کو حیاتِ جاودانی بخشی بلکہ کرم فرماتے ہوئے بُردِ یمانی (یمنی چادر) بھی عطا فرمائی۔

جیسے ہی بیدار ہوا تو "خود کو بالکل تندرست وتوانا اور ایسا پایا کہ جیسے مجھے کوئی مرض لاحق ہی نہ ہوا تھا اور میں نے اُس چادر کو بدستور ایسے ہی اپنے جسم پر پایا جیسے عالمِ رؤیا میں حضور پُرنُور سیّد العالمین مصطفےٰ ﷺ نے عطا فرمائی تھی۔" امام بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "اُسی فرحت ومسرّت میں علی الصُّبح جیسے ہی گھر سے نکلا تو راستے میں شیخ ابُو الرّجاء الصدیق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ملے جو قطبِ وقت

اور صاحبِ حال بزرگ تھے۔ فرمایا: اے اِمام شرف الدین! وہ قصیدہ سناؤ جو آقائے دو جہاں حضور پُر نُور سیّد العالمین مصطفیٰ ﷺ کی مدحت میں تالیف فرمایا۔ عرض کیا کون سا قصیدہ؟ میں نے تو سرکار ﷺ کی مدحت میں کئی ایک قصائد لکھے ہیں۔ شیخ ابو الرجاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ قصیدہ جس کا مطلع :۔

اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِيْ سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰى مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٍ

ترجمہ: کیا تو نے مقامِ ذی سلم کے اڑوس پڑوس میں رہنے والوں (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ) کی یاد میں اپنے آنسوؤں کو خون آمیز کر لیا ہے؟ جو تیرے حلقۂ چشم سے پیہم رواں ہیں۔ (اللہ اکبر)

اِمام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے میری حیرت کی انتہا نہ رہی؛ گم گشتۂ جاں ہو گیا؛ عرض کیا: يَا اَبَا الرِّجَاءِ! مِنْ اَيْنَ حَفِظْتَهَا؟ "اے ابو الرجاء! یہ قصیدہ آپ نے کہاں سے یاد کیا؟" میں نے یہ قصیدہ سوائے اللہ کے پیارے محبوب حضور پُر نُور سیّد العالمین ﷺ کے کسی کو اب تک نہیں سنایا؛ اور نہ ہی کسی سے میری کوئی ملاقات ہوئی۔ حضور سیّدی ابو الرجاء رحمۃ اللہ علیہ عجیب لب کشائی فرماتے ہیں:

قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُهَا الْبَارِحَةَ تُنْشِدُهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَمَايَلُ وَ يَتَحَرَّكُ اِسْتِحْسَانًا تَحَرُّكَ الْاَغْصَانِ الْمُثْمِرَةِ بِهُبُوْبِ نَسِيْمِ الرِّيَاحِ

اے بوصیری ! یہ قصیدہ گزشتہ رات اُس وقت سنا۔ جب تم رُوبروئے رسالت مآب ﷺ عرض کر رہے تھے (اللہ اللہ اللہ) اور حضور پُرنور سیّد العالمین مصطفےٰ ﷺ اس قصیدہ کو سُن کر اظہارِ پسندیدگی کے لئے پھلوں بھری ڈالی کی طرح ایسے تمایل و تحرک فرما رہے تھے جیسے وہ ڈالی نسیمِ ریاح کی حرکت سے ہلنے لگتی ہے۔ (سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ) بوصیری جھومے اور اُسی وجد کناں کیفیت میں مطلوبہ قصیدہ پیشِ خدمت کیا۔ حضور سیّدی ابوالرجاء رحمۃ اللہ علیہ اور علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے کتنے جہاں اکٹھے ہوئے ہوں گے۔ یہ حال وقال کا معاملہ نہیں بلکہ بخشش و مغفرت کی نوید ہے۔ جیسے ہی اُن کی محبت کا پَرتو سایہ فگن ہوتا ہے تو یہ قانونِ قدرت ہے کہ تم میرے محبوب ﷺ کی فرمانبرداری اور اطاعت کرو۔ میں تمہیں اپنا محبوب بنالوں گا اور یہ محبوبیّت کا ہونا عالمین میں خاصۂ اُمتِ محبوب ﷺ ہی ہے اور اسے بھی تقاضائے محبوبیّت کہیے کہ "فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ" "تم میرا ذکر کرو میں تمہارا ذکر کروں گا" تو

حضور سیّدی اُذُنُ الرَّجاء ﷺ کی صورت میں محبوبیت و مقبولیت کی سند "اُذْکُرُکُمْ" کا مصداق بن کر ایسی اُبھری کہ صدیاں بیتتی گئیں لیکن ذوق بالا سے بالاتر ہی ہوتا گیا۔

ے وہی آبلے ہیں وُہی جلن، ابھی سوزِ دل میں کمی نہیں
جو لگا کے آگ گئے ہو تم، وہ لگی ہوئی ہے بجھی نہیں

آپکی زندگی کی رُوداد محدّثین و مفسّرین، اولیاء و صلحاء کی زبان سے قیامت تک جاری و ساری رہیگی (انشاء الرحمٰن) کیونکہ یہ عام وجود نہیں بلکہ ان کی زندگی پر اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنُور سیّدالعالمین مصطفٰے ﷺ کی محبت کا حوالہ و پَرتو ہے جو ہر ایمان والے کو ان کے تذکرے پر مجبور کرتا ہے۔

﷽ اوراد و وظائف میں سند واجازت کا اہتمام تاثیر وافادیت کو دو چند کر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ اولیاء و صلحا اس کا خاص التزام رکھتے۔ ہمارا مطمعِ نظر مستند ترین، جامع اور مقبول ترین آپکی زندگی پاک سے سند کو لینا ہے جن میں سرِ فہرست مستند اور مشہور مفسّر علامہ قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۔۶۹۶ھ، 1299ء) نے سب سے پہلے تسبیح نگار ہونے کا شرف حاصل کیا اور سیّدی شیخ علی بن جابر ہاشمی یمنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۲۵ھ۔ 1325ء)

میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ سماعت فرمایا اور ایک عمدہ ترین شرح تالیف فرمائی۔ (رحمہ اللہ تعالیٰ)

اسی طرح شیخِ محقق، محقق علی الاطلاق شیخ عبد الحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ (المتوفی ۱۰۵۲ھ۔ 1642ء) جیسی جلیل القدر شخصیت نے شیخ تاج سبکی کے حوالہ سے مسئلہ توسل کی حقانیت پر قصیدہ بُردہ شریف کے شعر:

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مَنْ أَلُوذُ بِهِ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

کی شہادت پیش کی۔ (جذب القلوب۔ ۱۶۰)

اور حضور سیّدی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہ (المتوفی۔ ۱۰۳۴ھ 1624ء) نے ابتدائے احوال میں قاضی بہلول بدخشانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرتِ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی۔ ۱۱۷۶ھ 1762ء) نے حضرت شیخ حضور سیّدی شیخ العرب والعجم ابو طاہر محمد بن ابراہیم کُردی مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے قصیدہ بُردہ شریف کی سند قرأت واجازت حاصل فرمائی۔ (سبحان اللہ وبحمدہ ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ)

1956ء سے عرصۂ دراز تک مسجدِ پاک شریف النبوی صلی اللہ علیہ وسلم

میں پیاری چھت کے گنبدوں میں نہایت خوشخط لکھا ہوا ہونا اور "لاتعداد" علماء و فضلاء کا پوری دنیا سے دیکھنا اور دادِ تحسین دینا اور لینا (سبحان اللہ) اور آج تک سند کے طور پر کاشانۂ حضرت سیّدہ کائنات کہ جو ملحقۂ روضہ رسولُ اللہ ﷺ ہے وہاں پر جو قفل مبارکۂ شریفہ (تالا) پر "قصیدہ بُردہ شریف" کا سیّد الوظائف "شعر" جو ایمان والوں کیلئے سند کی حیثیت رکھتا ہے۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

جسے آج بھی زائرین بڑی محبّت سے پڑھتے اور کاشانۂ اہلِ بیتِ اطہار سے اپنے دُکھ کا مداوا کرتے ہوئے حرزِ جاں رکھتے ہیں۔ (اللّٰھم صلّ علیٰ سیّدنا محمد ﷺ) کہ کیسے وہ اہلِ محبت تھے کہ جن کا نقطۂ نظر اللہ کے پیارے محبوب حضور پُر نور سیّد العالمین مصطفٰے ﷺ کے اوصاف ہی ٹھہرتے تھے۔ (ماشاء اللہ)

﷽ سند کے طور پر ہزاروں علماء؛ صلحاء؛ اولیاء؛ اتقیاء کے فیضان کو یک زبان کرتے ہوئے اس پندرھویں صدی میں بھی حضور پیر و مرشد حضرت قائدِ اہلسنّت علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی دَامَت فیوضُہم کے خطبات ہوں کہ دعا و سلام و نیاز، محافل کی

ابتداء ہو کہ انتہا حتیٰ کہ عفّت وعصمت وعظمت کی اعلیٰ چادر اوڑھنے والی حضور والدۂ محترمہ نوّر مرقدہ کی دُعائے تدفین؛ محفلِ سوئم؛ محفلِ چہلم؛ حلقۂ ذکر شریف اور والدِ ماجدِ گرامی، عظیم شیخُ التبلیغ علامہ الشاہ محمد عبدالعلیم مدنی نوّر مرقدہ کے سالانہ عرس مبارکہ شریفہ کی سہ (۳) روزہ تقریبات میں سے پہلی تقریبِ سعید مطلقاً! قصیدہ بُردہ شریف کی منزل پر ختم ہوتی ہے۔ (بحمد اللہ تعالیٰ) (اقلیمِ محبت کی دنیا ہی نرالی ہے!)

ایسے ہی خلیفۂ اعلیٰحضرت شیخ العرب والعجم الشاہ محمد ضیاء الدین مدنی قادری رضوی نوّر مرقدہ کی خصوصاً ۷۲ سالہ مدینہ منوّرہ شریف کی زندگی پاک میں منعقدہ "محفلِ میلاد شریف" اور قصیدہ بُردہ شریف لازم وملزوم رہے حتیٰ کہ اس دارِ فانی سے رخصتی کے وقت "مستشفاء" میں بھی محفلِ میلاد اور قصیدہ بُردہ شریف پیش کیا جارہا تھا۔ (بحمد اللہ تعالیٰ)

(بڑا ہی دیدنی ہو گا وہ منظر شہرِ بطحا کا!)

ہمارے لئے سند کے طور پر حضرت قبلہ شیخُ الحدیث سیّدی ومُرشدی وسندی، عارف باللہ فنافی الرّسول، ابُو الفضل حضور سیّدی محمد سردار احمد نوّر مرقدہ کا ساری زندگیٔ پاک میں

دورۂ حدیث شریف کا معمول "قصیدہ بُردہ شریف" ہی کے اجراء سے رہا اور یہی معمول خطباتِ مبارکہ شریفہ میں تھا کہ جس سے ہزاروں مُردہ دل زندہ ہوتے دیکھے۔

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

دنیا سے الگ تھلگ ایک عظیم شخصیت عاشقِ مدینۃ الرسول حضور سیّدی علامہ الحافظ محمد احسان الحق صاحب قبلہ نور مرقدہ کا "مثنوی شریف" کے ساتھ ساتھ "قصیدہ بُردہ شریف" اور کلامِ اعلیٰ حضرت نور مرقدہ کا بطور سند پڑھنا اور اپنی تمام زندگی میں حرزِ جاں رکھنا ایسے کہ حالتِ علالت میں بھی وسیلۂ شفائے مرض کے طور پر "دعائے ماثورہ" کے ساتھ وردِ زباں ہی رہا۔

بیسیوں اسناد ایسی ہی ہیں جن میں اولیاء و صلحاء و اتقیاء کے فیوض و برکات کی نگاہوں کا مرکز دیکھتے ہوئے، حصولِ برکات کے لئے حضور پیر و مرشد حضرت قائدِ اہلسنّت علامہ مولینا الشاہ احمد نورانی صدیقی دامت فیوضہم کی توجہ کو مرکزی حیثیت جانتے ہوئے امام شرف الدین بوصیری نور مرقدہ پر جو کرم کی نظر ہوئی تھی اسی نگاہ

کی ترجمانی کرتے ہوئے "انوارِ نورانی ایجوکیشنل کمپلیکس فیصل آباد" نے ذی الحجہ ۔۱۴۲۲ھ ، 2002ء کی سعادت مند گھڑیوں میں خونِ شہیداں کی سُرخی کی خیرات سمجھا۔ (رحمہ اللہ تعالیٰ)

حضور پیرو مرشد حضرت قائدِ اہلسنّت علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی دامت فیوضُہم کی نسبت سے اولیاء وصُلحاء کے فیوض و برکات آپ کی جھولی میں ۔ بجاہِ النبی ﷺ اللّٰھم صلّ علٰی نورٍ منہ بدیعہ

☆ غور وفکر کے نتیجے میں آدمی ٹھوس حقیقت دریافت کرلیتا ہے اوراس صحیح طرزِ تفکّر سے حاصل ہونے والے محکم عزم وارادے کے بل بوتے پر، وہ اپنے کردار و عمل کو نگہداشت میں رکھتا ہے۔ طرزِ تفکّر: غفلت و جہالت کی جڑوں کو کاٹ دینے کے سلسلہ میں بنیادی عامل، آدمی کی روح اور حقیقت کے درمیان پڑے ہوئے پردوں کو ہٹادینے کا سبب اور دِل میں ایمان راسخ کردینے کا وسیلہ، آقائے دوجہاں ﷺ کا شیوۂ تبلیغ ہے، کہ جس نے روحوں پر پڑے ہوئے پردوں کو اُٹھا کر مشاہدات اور لوگوں کو محسوس ہونے والے معاملات، ہی سے کچھ دلائل اخذ فرما کر لوگوں کی توجّہات حقیقت کی طرف موڑ دیں۔ فکرِ نورانی



REFERENCE

Imam Sharfud-Din Abu Abdullah Muhammad bin Saeed bin Hammad Al-Busairi, the renowned Composer of **Qasida Burdah Sharif**, was born at Al-Busair, on first of Shawwal 608 Hijra (Wed. March 07, 1212) due to his birth at Busair, he is called Busairi. According to **Imam Jalal-ud-Din Saiyuti's** research, he was born in an Egyptian District, Known as Aldalaas, by which he is also called Al-dalaasi. There is also another version for his being called Al-Busairi and Al- Dalaasi, as his mother belonged to Al-Busair, and his father to Al-Dalaas. It was for this reason that he was known as **Al-Busairi** and **Al-Dalaasi**.

Allama Busairi was a celebrated narrator and interpreter of the sayings of the Holy Prophet (Peace Be Upon Him) memorieser of the Quran, master of the rational and spurious sciences, and a great divine mystic of his time. Besides enjoying an endeared companionship with commonalty, he had an easy access to the kings and courtiers, as well. He had a special genius for composing laudatory odes and hymns of the Holy Prophet (PBUH) extempore.

One day, as he was returning home from the royal court, he came across an extremely pious and saintly looking figure, who was endowed with all rational and spurious sciences. He asked, "Have you dreamed of the Holy Prophet (PBUH)?" The saintly

figure implanted such a seed of love for the Holy Prophet (PBUH) in my mind, that all my ego, my knowledge , my sense of royal majesty was dashed to the ground. The state of my heightened self-awareness sensitized to such a peak that the entire world and all it contained culminated into a sign of interrogation before me! I felt that if even then life failed to answer that question, my life would be altogether other than human. To my good luck, all the casements of life in one pan and this great question of love and ecstasy in another dropped down to a point of an answer reflecting blessings, forgivenesses and benedictions. The key to the chain of mighty faith and all it designated, the same night I was blessed by the Holy Prophet's visit in my dream. Lo! I saw the Holy Prophet (PBUH) couched amidst the galaxy of his companions with such a luminous grace as the moon among the stars! On awakening, my heart was a brim with on inexpressible delight. It became a sovereign moment of my life, which I could never set aside for a trice afterwards. Overwhelmed by this crucial moment, I composed scores of lyrics, odes laudatory hymns.

Imam Sharf-ud-Din Busairi informs us that he had a sudden and acute attack of paralysis in 660 Hijra. It was an attack of hemiparasis. Various notable physicians and apothecaries treated me but all in vain. By and by, I grew weaker and feebler. Most of the time I remained remorse, depressive and ill humoured.

At last, I sat like a friar at the threshold of the saviour of Humanity against all invasions of

diseases, famines and misfortunes --- the Prophet Muhammad (PBUH) and composed the **Burdah Sharif** - a laudatory hymn and investing all my life in it, taking it as an all-out prop; adorning it upon my eye-lids as a gift of tears, with my earnest entreating, I went to sleep.

The unbounded Divine succour and of his beloved prophet favoured me. I, once again, saw the Holy Prophet (PBUH) in my dream. I was ordered by the beloved Prophet (PBUH) to read out The Qasida, and he was kind enough to grant approval to my humble recitation. During recitation, when I reached at the verse:

كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ
وَاَطْلَقَتْ اَرِبًا مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

Trans. :-"Many a time, simply by the touch of his chaste hand, the luminous Prophet (PBUH) cured the sick and similarly, many a time, he relieved the suffering from incurable mania and restored them to health."

Thus, **The Holy Prophet (PBUH)**, not only infused a new soul in my deceased body by rubbing his luminous hand on my morbific organs, but also offered me **a Yemeni sheet**.

The moment I woke up, I found myself quite healthy and strong and I felt as if I never suffered from any disease and I found the sheet over my body exactly as I was offered in my dream by the Holy Prophet (PBUH). **Imam Busairi says:**

"Over-exalted and intoxicated, the moment I left home at dawn, I came across **Sheikh Abu-al-Raja,** a spiritual person of his time, who asked me, calling me by my name, to recite the Qasida which I had composed in honour of the **Holy Prophet (PBUH)**, I asked which one, as I had composed many a laudatory hymn in honour of the Holy Prophet (PBUH). The Sheikh told, he meant the one which commenced with the verse:

أَمِنْ تَذَكُّرِ جِيْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٍ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمٍ

Trans. : - "Have you shed tears mixed with blood in remembrance of those residing in the vicinity of **Ze-salam** locality, i.e Muhammad the Holy Prophet (PBUH) and his family, tears which are over flowing from eye-sockets **(Allah is Great!)**."

Imam Sharaf-ud-Din says, 'I was simply astounded and dumb founded: O' Abu-ul-Raja! Where from did you get this news; I have not recited laudatory hymn (The Burdah Sharif) to any one so far save the Holy Prophet (PBUH), nor I have ever met any one else till now! **Sheikh Abu-ul-Raja** made these bewildering remarks:

قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُهَا الْبَارِحَةَ تُنْشِدُهَا بَيْنَ يَدَيِ
النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَمَايَلُ وَ يَتَحَرَّكُ اِسْتِحْسَانًا
تَحَرُّكَ الْاَغْصَانِ الْمُثْمِرَةِ بِهُبُوْبِ نَسِيْمِ الرِّيَاحِ

Trans. :- "O' Busairi! I heard this laudatory hymn (The Burdah Sharif) last night when you were reciting it before the Holy Prophet (PBUH). God is Great; And the Holy Prophet (PBUH) as a mark of approval was swaying like a branch of a tree, moved by a gentle, blowing breeze, Busairi was simply beside himself with joy and under that very ecstatic state presented the requisite laudatory hymn. How many realms of **Abu-ul- Raja** and those of **Allama Busairi** might have commingled! It is not a matter of just ecstasy and exposition but that of tidying of forgiveness and blessing. The moment the Holy Prophet (PBUH) extended his love's luminous wings to some one, it is but a Law of Nature that when you owe complete subservience and submission to Allah and His Holy Prophet (PBUH) in letter and spirit, you will become God's beloved; and this endearment is characteristic of the disciples of the Holy Prophet (PBUH) in both the worlds! And, this is just the inevitable and unfailing outcome of Allah's Love: "You remember me, so will I!"

Thus centuries have rolled by, but the love of Allah and His beloved Muhammad (PBUH) in the person of Abu-ul-Raja, has stood the test of time, has not waned, but is multiplying and intensifying all the time.

ے وہی آبلے ہیں وہی جلن، ابھی سوزِ دل میں کمی نہیں
جو لگا کے آگ گئے ہو تم، وہ لگی ہوئی ہے بجھی نہیں

Trans. : "The same blisters, the same burning, still the heart is not devoid of its anguish, The fire you threw me into, is still aflame, is not extinguished!"

The account of his life will continue to be narrated till the world lasts, with reference to the friends of the Prophet (PBUH) and the sacrosanct, as it is not a man in the street but one who has the halo of Holy Prophet (PBUH) refuge of blessings and beneficences which compels every person of true faith and conviction of his sweet remembrance.

The arrangements of accreditation and permission certainly enhances manifold the value of spiritual functions and ceremonies, that is why, the saints and seers gave due significance to it. Our objective is to obtain certification from the lives of those, who led their lives strictly in the footprints of the Holy Prophet (PBUH). **The following are some of the top most names in the list.**

1- **Allama Qazi Bezavi** (Died-696 Hijra, 1299 A.D) who opened the way for the use of rosary.

2- **Sheikh Ali bin Jabir Hashmi Yamni** (Died-725 Hijra, 1642 A.D), who heard Imam Busairi's Qasida and compiled the finest commentary on it.

3- **Sheikh Abdul Haque of Delhi** (Died-1052 Hijra, 1642 A.D), with reference to Sheikh Taj Subki produced an evidence of the following verse of Qasida Burda Sharif on the authenticity of the problem of Communion:

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ أَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

(Jazb-ul-Qalub 160)

4- **Sheikh Ahmed Farooqi Sarhandi Mujadded Alf Sani** (Died-1034,1624 A.D), got permission to recite Burdah Sharif in its very initial stages by Qazi Behlol Badakhshani.

5- **Shah Wali-ullah of Delhi** (Died-1176 Hijra, 1762 A.D) was favoured with permission to recite Burdah Sharif by **Sheikh Abu Tahir Muhammad bin Ibrahim Kurdi Madni!**

6- **Burdah Sharif** is beautifully scribed in the roof of the **domes of the Nabvi Mosque**; it is viewed by countless religious scholars, and learned persons from all the world over, it is being applauded and till now the following verses of Burdah Sharif are write on the lock put on the Holy Prophet's close by residence of **Hazrat Sayyeda-i-Kainat Sayyeda Fatima Al Zahra(R.A.H.)**, mark an authenticity to the faithful:

هُوَالْحَبِيْبُ الَّذِىْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

which is even today recited zestfully and devoutly and sought healing of their woes and their final refuge and salvation .

Here we feel compelled to think of the illimitability of the impassioned and impetuous quality of love of the faithful for the exclusive role model of the Holy Prophet (PBUH).

7- Pinpointing the beneficences of thousands of religious scholars, saints and the abstemious as accreditation, even in the 15th century, whether it is the lectures of **Moulana Shah Ahmed Noorani**

Siddiqui or the ceremony of the burial prayers over his pious mother, or different congregation like Soem or Chehlam or **Annual Urs of Hazrat Moulana Shah Muhammad Abdul Alim Madni** -- The inaugural day of these three-day auspicious ceremonies ends up happily with **recitation from the Burdah Sharif**.

"The world of love is strange, indeed!"

8- Similarly, **Sheikh-ul-Arab-e-wal-Ajam Muhammad Zia-ud-Din Madni Qadri Rizvi's** 72-year sojourn at **Madina Sharif** has become part and parcel of **Melad-Ceremonies** and recitation from Burdah Sharif; so much so the Burdah Sharif recitation was conducted on the eve of Muhammad Zia-ud-Din Madni's departure from the mortal world! It must have been a worth seeing spectacle in the city of Madina!

9- For us, the routine of **Hazrat Sheikh-ul-Hadis Muhammad Sardar Ahmed's** completing the entire compendium of the Prophet's sayings through his life the commencement of Burdah Sharif is an authentic certification and credential. Even he observed the same practice in his religious lectures, which virtually infused fresh life in dead hearts!

مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبک خیر الخلق کلهم

10- **Allama Al-Hafiz Muhammad Ehsan-ul-Haque**, a great lover of the Holy Prophet (PBUH) who had set himself apart from the rest of world always keep recitation from **Masnavi Sharif** and

life, he resorted to recitations from the Burdah Sharif, even it always followed Masura Prayers, for curative purposes.

11- There are scores of authentic events which exemplify the focus of the pious and the sages of all the ages on the blessings and benedictions experienced by them on account of the Burdah Sharif.

Impressed and inspired by such authentic and variegated beneficences of the Qasida, **Allama Shah Ahmed Noorani Siddiqui** established a **Al-Noorani Educational Complex, Faisalabad,** on **Zilhajja, 1422 Hijra, February, 2002**. It is indeed, a magnificent monument to the chaste blood of all the mysters of Islam. Affiliating yourselves to **Allama Shah Ahmed Noorani Siddiqui's** living testimony, you too can turn your desert of life into an oasis, watering if with the matchless beneficences of the Lords of the spiritual world!

Rendered into English by:
Pro. Dr. Khalid Abbas Babar
M.A.(Triple) M.D.(Psych.)
Ph.D.(London)M.B.S.L.(Lond.)

Signature:

Chairman:
"World Islamic Mission"
Shah Ahmed Noorani
Siddiqui

☆ آدابِ قصیدہ سے ☆

حصولِ حاجات، دفعِ بلیات اور رفعِ مشکلات کے لئے شرائط ذیل پر موقوف ہیں:

۱۔ قصیدۂ مبارکہ کو از رُوئے وظیفہ اپنانے کے لئے حسبِ توفیق چند فقراء کو اچھا کھانا کھلانا، دونوں طرح (شیریں، نمکین) اور فاتحہ بوسیلۂ سرکارِ ابدِ قرار ﷺ؛ حضور سیّدی امام بوصیری علیہ الرحمہ

۲۔ غسلِ توبہ، نفاستِ طبع، پاکیزہ لباس، جگہ اور پاکیزہ خیالات!

۳۔ صحتِ الفاظ و اعراب (کسی ساتھی سے تبادلۂ خیال کرنے میں کوئی حرج نہیں)

۴۔ ہر شعر کے معنیٰ و مفہوم کو سمجھنا اور ملحوظِ خاطر رکھنا!

۵۔ نظم ہی کے طریقہ پر ہر مصرع ادا کرنا، نہ کہ نثر کی صورت میں!

۶۔ پڑھنے کے دوران کوئی دنیاوی کام اور بات چیت نہ کرے۔ یعنی مطلقاً یکسوئی ہو۔ اگر رات کی تنہائی ہو تو کیا کہنا۔

۷۔ اگر صحیح العقیدہ بزرگ سے اجازت ہو تو مفید تر ہے۔

۸۔ جمعۃُ المبارک سے جمعۃُ المبارک تک کا وظیفہ جاری رکھنا، قضا کی صورت میں ادا کی کوئی صورت سوچنا (یعنی کوئی صدقہ دے کر دوبارہ پڑھنا)

۹۔ قصیدہ کے اوّل و آخر اور دورانیہ میں خاص اہتمام کے ساتھ وہی درود شریف: مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

اسی میں خاص سرّ ہے اور یہی لازم ہے۔

☆ وظیفۂ قصیدۂ بُردہ شریف سے اگر فوراً فتوحات کا دروازہ نہ کُھلے تو قصیدہ مبارکہ کی بے اثری نہ سمجھی جائے بلکہ اپنی غلطی پر اسے محمول کیا جائے۔ حضور سیّدی السید عمر افندی، مفتی مدینہ خرپوت فرماتے ہیں کہ امام حضرتِ غزنوی علیہ الرحمہ اس قصیدہ مبارکہ کو ہر رات پڑھا کرتے تھے کہ برکتِ قصیدہ بُردہ شریف سے زیارتِ ذاتِ اقدس ﷺ سے مشرف کیا جاؤں۔ ایک مدت تک پڑھتا رہا؛ مگر زیارت سے مشرف نہ ہوا تو حضور سیّدی شیخِ کامل کی خدمت میں عرض کیا: کہ حضور اس میں کیا راز ہے؟ حضور سیّدی پیر و مرشد نے جواباً فرمایا: **لعلک لا تراعی شرائطها۔** "غزنوی شاید آپ شرائط کی رعایت نہ کر سکے۔

حضور سیّدی علامہ غزنوی نے عرض کیا: لا بل اراعیھا ۔نہیں حضور میں خاص رعایت اور توجہ سے پڑھتا ہوں فراقب الشیخ تو حضور سیدی پیرو مُرشد مراقب ہوئے اور فرمایا: وقفت علی سرہ وھو انک لا تصلی بہا لصلوٰۃ التی صلی بھا الامام البوصیری اذ ھو یصلی علیہ علیہ السلام بقولہ ؛

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

غزنوی: زیارت نہ ہونے کا جو راز ہے، وہ معلوم ہو گیا؛ کہ تم وہ درود نہیں پڑھتے جو حضور سیدی امام بوصیری علیہ الرّحمہ نے حضور پُرنور ﷺ کو قصیدہ مبارکہ شریفہ سناتے ہوئے پڑھا تھا۔ اور وہ درُود شریف یہی ہے:

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اتنا ضرور یاد رکھیں کہ قصیدہ مبارکہ شریفہ میں اس درُود شریف کا ورد خاص راز و سِرّ کی حیثیت رکھتا ہے۔ ففھم



اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ



اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

FIRST ASSIGNMENT FOR FRIDAY

اَلْمَنْزِلُ الْاَوَّلُ فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ





البردۃ النورانی فی سلسلۃ وظیفۃ النورانی

AL-BURDAT-UL-NOORANI

بحمد اللہ تعالیٰ "سعادت" بروز جمعۃ المبارک

یومیہ قصیدہ شریف کا ابتدائیہ درود شریف سے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع، جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کی اشیاء

الْاٰخِرَۃِ وَارْحَمْ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ

کے برابر اور رحم فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر دنیا و آخرت کی اشیاء کے برابر۔

الْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ

اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے بہت مہربان، رحمت والے،

یَا جَارَ الْمُسْتَجِیْرِیْنَ یَا اَمَانَ الْخَائِفِیْنَ یَا عِمَادَ

اے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدوں کو امان دینے والے۔

مَنْ لَّا عِمَادَ لَہٗ یَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَہٗ یَا ذُخْرَ مَنْ

اے بے آسراؤں کے آسرا، اے بے سہاروں کے سہارے، اے مساکین کی دولت، اے

لَّا ذُخْرَ لَہٗ یَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ یَا کَنْزَ الْفُقَرَاءِ یَا عَظِیْمَ

کمزوروں کی حفاظت کرنے والے، اے فقیروں کے خزانے، اے عظیم پناہ گاہ، اے ہلاک

النَّجَاءِ یَا مُنْقِذَ الْھَلْکٰی یَا مُنْجِیَ الْغَرْقٰی یَا مُحْسِنُ

ہوتے والوں کو بچانے والے، اے غرق ہوتے والوں کو نجات دینے والے، اے

يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ

احسان کرنے والے، اے جمال دینے والے، اے انعام کرنے والے، اے فضل کرنے والے،

يَا مُنِيرُ أَنْتَ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ

اے غلبہ والے، اے جبر والے، اے روشنی کرنے والے تیرے لئے سجدہ کیا رات کی تاریکی

وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ

نے اور دن کی روشنی نے۔ سورج کی شعاعوں نے اور درختوں کے سائے نے اور پانی کی

وَنُورُ الْقَمَرِ يَا اللّٰهُ أَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَكَ

سرسراہٹ نے اور چاند کی روشنی نے، اے اللہ تو اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں

أَسْئَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ عَبْدِكَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو کہ تیرے برگزیدہ بندے

وَرَسُولِكَ وَعَلَىٰ اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ

اور رسول ہیں اور ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر، اے اللہ عطا فرما

سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا ﷺ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيلَةَ

ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ اور فضل اور فضیلت

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهُ وَاَفْلِجْ

اور بلند مرتبہ۔ اے اللہ! بڑھا دے ان کے برہان کو اور ظاہر فرما ان کی دلیل

حُجَّتَهُ وَاَبْلِغْهُ مَأْمُولَهُ فِي اَهْلِ بَيْتِهِ وَاُمَّتِهِ

نبوت کو اور ان کو ان کی آرزو تک پہنچا، ان کے اہل بیت اور ان کی اُمت میں۔

قصیدہ بردہ شریف



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مُنْشِی الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ
ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمٖ



اَمِنْ تَذَكُّرِ جِيرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ
مَزَجْتَ دَمْعًا جَرٰی مِنْ مُقْلَةٍ بِدَمٖ

اشک، ترجمانِ عشق ہوتا ہے۔

کیا تُو نے مقامِ "ذی سلم" کے اڑوس پڑوس میں رہنے والوں (مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ) کی یاد میں اپنے آنسوؤں کو خون آمیز کرلیا ہے جو تیرے گوشۂ چشم سے پیہم رواں ہیں؟ (اللہ اکبر)



اَمْ هَبَّتِ الرِّيْحُ مِنْ تِلْقَآءِ كَاظِمَةٍ
اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٖ

دیارِ حبیب ﷺ اور ذکرِ حبیب ﷺ

کیا "کاظمہ" (مدینہ منورہ) کی جانب سے ہوا چلی اور (جبالِ مدینہ میں سے) "کوہِ اضم" سے شبِ تیرہ و تار میں بجلی چمکی؟

> کیا مدینہ سے صبا آئی کہ پھولوں میں ہے آج
> کچھ نئی بُو بھینی بھینی، پیاری پیاری، واہ واہ! (اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ)



فَمَا لِعَيْنَيْكَ اِنْ قُلْتَ اكْفُفَا هَمَتَا
وَمَا لِقَلْبِكَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمٖ

بے قراریٔ دل اور اشک: ثبوتِ محبت و عشق

پس (اگر یہ عشق نہیں تو پھر) تیری آنکھوں کو کیا ہوا؟ کہ تو اُنہیں اشکباری سے رک جانے کے لئے کہتا ہے تو وہ اور زیادہ "آنسو" بہانے لگ جاتی ہیں۔ (اللہ اکبر) اور اسی طرح تیرے "دل" کو کیا ہوا؟ کہ اگر تو اُسے کہتا ہے کہ افاقہ کر، تو وہ اور زیادہ سرگشتہ خمارِ عشق ہو جاتا ہے۔ ——



۴ أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أَنَّ الْحُبَّ مُنْكَتِمٌ
مَا بَيْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمِ

عشق اور مشک

کیا زار و قطار رونے والا (عاشق) یہ گمان کرتا ہے؟ کہ "محبت کا راز" پوشیدہ رہ جائے گا۔ جبکہ وہ اشکِ رواں اور قلبِ بے قرار کے درمیان ہے۔ (اشک اور "قلبِ بے قرار" رازِ عشق فاش کر کے رہیں گے) ——



۵ لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلٰى طَلَلٍ
وَلَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَالْعَلَمِ

اشکباری اور شب بیداری

اگر محبت نہ ہوتی تو، تو (محبوب ﷺ کے چھوڑے ہوئے "مکہ مکرمہ" کے نشانات اور) کھنڈرات پر ہرگز آنسو نہ بہاتا اور درخت بان (جو قامتِ محبوب ﷺ کی یاد دلا رہا ہے) اور مخصوص پہاڑ "کوہِ اضم" کے محض تذکرے سے تیری نیند نہ اُچاٹ ہو جایا کرتی۔ ——— (یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم!)

٦ فَكَيْفَ تُنْكِرُ حُبًّا بَعْدَ مَا شَهِدَتْ
بِهٖ عَلَيْكَ عُدُوْلُ الدَّمْعِ وَالسَّقَمِ

شاہدانِ عادلان

تم "محبت" کا انکار کیسے کر سکتے ہو؟ بعد اس کے کہ "محبت" کے بارے میں "آنسو" اور بیماری (بیماریٔ دل) کے سچے اور پکے گواہ گواہی دے رہے ہیں۔ ——— ماشاء اللہ، لاقوۃ الا باللہ

٧ وَاَثْبَتَ الْوَجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وَّضَنًى
مِثْلَ الْبَهَارِ عَلٰى خَدَّيْكَ وَالْعَنَمِ

دستاویزی ثبوت

غمِ عشق نے تیرے رخساروں پر گریہ و بقا اور لاغری کے دو ایسے نشان ثبت کر دیے ہیں! کہ جو "گُلِ بہار" کی طرح زرد اور "شاخِ عنم" (درخت کا نام) کی طرح سُرخ۔ اب انکار بے سُود۔ جو تیرا مُصحفِ رُخ پڑھے گا۔ قطعی فیصلہ دے گا کہ واقعی تو "عاشقِ صادق" ہے ــــــ (موراتن من دھن سب پھونک دیا)



نَعَمْ سَرٰی طَیفُ مَنْ اَھْوٰی فَاَرَّقَنِیْ
وَالْحُبُّ یَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالْاَلَمِ

اقرارِ عشق

جی ہاں! رات مجھے خیال آ گیا تھا اس ذاتِ ستودہ صفات ﷺ کا جس سے میں محبت کرتا ہوں۔ پس اس نے میری نیند اُچاٹ کر دی کہ محبت دنیاوی لذّتوں کے درمیان حائل ہو کر "اندوہ و آلام" میں بدل ہی دیا کرتی ہے۔ (جس کو دیکھا ہو وہ ناز و ادا اٹھائے کیوں!)



یَا لَائِمِیْ فِی الْھَوَی الْعُذْرِیِّ مَعْذِرَۃً
مِنِّیْ اِلَیْکَ وَلَوْ اَنْصَفْتَ لَمْ تَلُمِ

استقامتِ عشق

اے ملامت کرنے والے! اس عشق پر جو میرے دل میں ''بنی عذرہ'' کے عشق کی طرح مستحکم ہو چکا ہے اگر تو اس کے استحکام کی حقیقت کو جان کر انصاف کرتا تو کبھی ملامت نہ کرتا اور میرے عذر کو قابلِ قدر سمجھتا۔ (میرے مولیٰ میرے آقا تیرے قربان گیا!)



عَدَتْكَ حَالِيَ لَا سِرِّيْ بِمُسْتَتِرٍ
عَنِ الْوُشَاةِ وَلَا دَائِيْ بِمُنْحَسِمِ

رازِ عشق: الم نشرح

میرا حالِ زار تجھ سے تجاوز کر کے دوسروں تک پہنچ چکا۔ اب میرا رازِ محبت باتیں بنانے والوں سے چھپنے والا نہیں۔ دوسری طرف میری ''بیماریٔ دل'' (مرضِ عشق) بھی زائل ہونے والی نہیں ہے۔

؎ میرے ہر زخمِ جگر سے یہ نکلتی ہے صدا — اے ملیحِ عربی کر دے نمکداں ہم کو



مَحَّضْتَنِي النُّصْحَ لٰكِنْ لَسْتُ اَسْمَعُهٗ
اِنَّ الْمُحِبَّ عَنِ الْعُذَّالِ فِيْ صَمَمِ

خونبانہ فشانی اور گھلتے رہنا: ہمارا اندازِ عاشقانہ

اس نے تو مجھے بے غرض، خلوصِ دل سے نصیحت کی لیکن میں

اسے سننے والا نہیں۔ بے شک عاشق تو ملامت گروں کی ملامت سے بہرا ہی ہوا کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں: حُبُّکَ الشَّیْءَ یُعْمِیْ وَ یُصِمُّ (کسی شے کی محبت انسان کو اندھا اور بہرہ کر دیتی ہے)

دشتِ طیبہ میں تیری ناقہ کے پیچھے پیچھے!
دھجیاں جیب و گریباں کی اڑاتے جاتے

۱۲ اِنِّیْ اتَّهَمْتُ نَصِیْحَ الشَّیْبِ فِیْ عَذَلِیْ
وَالشَّیْبُ اَبْعَدُ فِیْ نُصْحٍ مِّنَ التُّهَمِ

ناصحِ پیری؛ ناصحِ حقیقی

میں نے اپنی ملامت کے سلسلہ میں بڑھاپے کی نصیحت پر تہمت لگائی۔ حالانکہ بڑھاپا نصیحت کرنے میں تہمت سے کہیں دور ہے (میں نے ایسے ناصح پر تہمت لگائی جو ہر تہمت سے بری اور ہر ناصح سے سچا) یہ خاصہ خاص ہے ——— لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

۱۳ فَاِنَّ اَمَّارَتِیْ بِالسُّوْٓءِ مَا اتَّعَظَتْ
مِنْ جَهْلِهَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْهَرَمِ

نفسِ امّارہ؛ محلِ ملامت

کیونکہ بلاشبہ مجھے برائی کا حکم دینے والے "نفس امارہ" نے اپنی نادانی سے ڈرانے والے بڑھاپے کی نصیحت کو بھی قبول نہیں کیا۔ (حالانکہ بڑھاپا تمہید موت ہوا کرتا ہے) ـــــــ اللہ اکبر



وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِيْلِ قِرٰى
ضَيْفٍ اَلَمَّ بِرَاْسِيْ غَيْرَ مُحْتَشِمِ

مہمان عزیز کی بے توقیری

اور میرے "نفسِ امارہ" نے نیک اعمال کے ساتھ اس مہمانِ عزیز (بڑھاپے) کی ضیافت نہیں کی کہ جو اچانک میرے سر پر (بڑھاپا) اترا اور وہ (اس طرح گویا) بے توقیر ہی رہا کہ میں نے اعمالِ حسنہ سے مہمانی کا سامان نہیں کیا ـــــــ لاحول ولا قوۃ الا باللہ



لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّيْ مَا اُوَقِّرُهٗ
كَتَمْتُ سِرًّا بَدَا لِيْ مِنْهُ بِالْكَتَمِ

وسمہ: وقتی حیلہ

اگر میں پہلے سے جانتا ہوتا کہ اس (مہمانِ عزیز، پیری) کی عزت و توقیر نہیں کرسکوں گا تو اس رازِ پیری کو کہ جو (سفید بالوں

کی صورت میں) مجھ پر ظاہر ہوا، وسمہ ہی سے چھپا لیتا۔

۱۶ مَنْ لِّیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِّنْ غَوَایَتِهَا
كَمَا يُرَدُّ جِمَاحُ الْخَيْلِ بِاللُّجُمِ

رہوارِ نفس اور شاہسوارِ طریقت

کون ہے کہ جو ''نفسِ امارہ'' کی پیدا کردہ گمراہی کی سرکشی کو روکنے میں (خدا واسطے) میری دستگیری کرے؟ اور اس کی سرکشی کو اس طرح روک دے، جس طرح کہ سرکش گھوڑوں کو لگاموں کے ساتھ روک لیا جاتا ہے ـــــــ لے کر جلد کے نمبروں کی طرف دھیان گیا!

۱۷ فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِيْ كَسْرَ شَهْوَتِهَا
إِنَّ الطَّعَامَ يُقَوِّيْ شَهْوَةَ النَّهِمِ

علاجِ نفس: مخالفتِ نفس

(اگر خواہش اصلاحِ نفس ہے تو) گناہوں کے ارتکاب سے توڑنے کا ارادہ مت کر کیونکہ پیٹو شخص کے لئے کھانا (کھاتے چلے جانا) بے شک اس کی خواہشِ طعام کو اور زیادہ قوی کر دیتا ہے۔ نفس کے لئے سوائے پرہیز کے کوئی دوا نہیں۔ لَاشَکَّ فِیْهِ

۱۸ وَالنَّفْسُ كَالطِّفْلِ اِنْ تُهْمِلْهُ شَبَّ عَلٰى
حُبِّ الرِّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

سرکشی نفس کا علاج، بروقت فوری احتساب

اور "نفسِ امارہ" بچے کی مانند ہے؛ اگر اُسے دودھ پینے میں کھلی چھٹی ہو تو وہ شوقِ شیر خوارگی ہی میں جوان ہو جائے گا (کہ دُودھ چھوڑنے کا نام تک نہیں لے گا) اور اگر ابتدا ہی میں دُودھ چھڑا دیا جائے تو وہ (یقیناً) دُودھ چھوڑ دے گا۔ اِن شاءَ اللہ

۱۹ فَاصْرِفْ هَوَاهَا وَحَاذِرْ اَنْ تُوَلِّيَهٗ
اِنَّ الْهَوٰى مَا تَوَلّٰى يُصْمِ اَوْ يَصِمِ

غلبۂ نفس، ہلاکت ہر کس

پس تُو "نفس" کو اس کی خواہش سے پھیر دے اور خوب احتیاط کر کہ کہیں تو اسے اپنے اوپر حکمران ہی نہ بنا لے کیونکہ خواہشِ نفس جس کسی پر غلبہ پا لیتی ہے تو موقع پر ہی فی الفور ہلاک کر دیتی ہے یا پھر عیب دار تو ضرور بنا دیتی ہے۔ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. "اور خواہش کی اتباع نہ کر (نہیں

تو) وہ تمہیں اللہ کے راستے سے گمراہ کردے گی"۔ لاقوۃ الا باللہ



وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْأَعْمَالِ سَائِمَةٌ
وَإِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعَىٰ فَلَا تُسِمِ

نفل و واجب میں حفظِ مراتب

نفس کی دیکھ بھال اور نگرانی کر جبکہ وہ اعمالِ صالح میں مشغول ہو، قطع نظر اس سے کہ وہ باقی میں چرنے والا ہو یا نہ۔ لیکن اگر وہ چراگاہ (نفلی عبادات) کو میٹھا گمان کرے تو اس کو مت چرنے دے جب وہ (خلوصِ نیت اور حضوریٔ قلب کے بغیر) جو کہ عادتِ انسانی ہے حالانکہ "عبادت" غیرِ عادت ہے۔ (وَمَا تَوفِيقِيَ إِلَّا بِاللهِ)



كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً
مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ أَنَّ السُّمَّ فِي الدَّسَمِ

دسیسۂ نفس: دامِ خوشرنگ

کتنی بار ایسا ہوا کہ "قاتل نفس" نے ایسی لذتوں کو خوب بنا سنوار کر پیش کیا کہ جو حقیقت میں انسان کے لئے مہلک تھیں اور انسان اس قدر بے خبر رہا کہ اسے معلوم ہی نہ ہوا کہ اس مرغن (پُرتکلف) اور لذیذ کھانے میں زہر ملا ہوا ہے۔ جیسے اللہ رب العالمین نے

ارشاد فرمایا: وھم یحسبون انھم یحسنون صنعا. (وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اچھا کام کررہے ہیں) (اللہ اکبر)



وَاخْشَ الدَّسَآئِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شِبَعٍ
فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

نفس کی دسیسہ کاری: لازم ہے ہوشیاری

اور تو (ہمیشہ) "نفس" کے پوشیدہ مکروفریب سے ڈرتارہ کہ جو بھوک اور شکم سیری کی پیداوار ہے۔ اس لئے کہ اکثر شدت کی بھوک زیادہ مضر ہوتی ہے۔ بعض اوقات پیٹ خالی ہونا، سیر شکمی سے بھی زیادہ برا اور بدتر ہوا کرتا ہے۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا (حلال رزق کھاؤ، پیو اور فضول خرچی نہ کرو) اللّٰہ



وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِ امْتَلَأَتْ
مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

اشکِ ندامت اندازِ توبہ و انابت

اور فارغ کر آنسوؤں سے ایسی آنکھ کو جو بھر گئی ہو حرام چیزوں سے پھر ندامت کی پرہیز کو لازم پکڑ (توبہ کرنے میں یہی اصل ہے)

دُعا

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِیْ

اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی (قدرت والی) آنکھوں کے ساتھ وہ آنکھیں

بِرُكْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ

جو سوتی نہیں اور کفایت فرما اپنے اسبارکن کے ساتھ جس میں ذلت نہ ہو،

وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَكَمْ مِّنْ نِعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا

اور رحم فرما مجھ پر اپنی قدرت کے ساتھ۔ اور تو میری امید گاہ ہے، پس کتنی

عَلَیَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِیْ وَكَمْ مِّنْ بَلِیَّةٍ

نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر کی ہیں۔ تیرے لئے ان (انعامات) کے

ابْتَلَیْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ

میرا شکریہ ادا کرنا کم ہے۔ اور کتنے مصائب ہیں۔ جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔

قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ

تیرے ان (مصائب) پر صبر کرنا میری طرف سے بہت تھوڑا ہے

قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْزُلْنِیْ وَیَا مَنْ

اے وہ ذات جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر تھوڑا ہے۔ پس مجھے محروم نہ فرما۔ اور

رَّاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یُفْضِحْنِیْ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

اے وہ (ذات) جن کے مصائب کے مقابلے میں میرا صبر بہت تھوڑا ہے۔ پس مجھے

الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا اَوْ یَاذَا النَّعْمَآءِ

رسوانہ کرنا، اے وہ ذات جس نے دیکھا مجھے گناہوں میں۔ پس مجھے رسوانہ کیا۔ اے

الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ

ایسی نیکی کرنے والے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اور ان نعمتوں والے جن کا شمار کبھی

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

نہیں کیا جائے گا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ

سردار حضرت محمد ﷺ اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر۔

وَالْجَبَابِرَةِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور تیری مدد سے میں دشمنوں اور جابروں کو ہٹاتا ہوں۔

سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ

اے اللہ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ پس میرا عذر

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ

قبول فرما اور تو جانتا ہے میری حاجت کو پس میرا سوال مجھے

مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ (آمِیْن)

عطا فرما۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے، سو مجھے بخش دے۔

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما۔

الصلوة والسلام عليك يا سيدي يا رسول الله

SECOND ASSIGNMENT FOR SATURDAY

المنزل الثانى فى يوم السبت





البردة النوراني فى سلسلة وظيفة النوراني

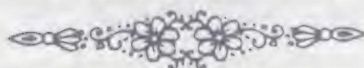
AL-BURDAT-UL-NOORANI

بحمد الله تعالے "سعادت" بروز هفته

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ثلاثہ (۳) مرتبہ



یومیہ قصیدہ شریف کا ابتدائیہ درود شریف سے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اللہ کے نام سے شروع، جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کی اشیاء

الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ

کے برابر اور رحم فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر دنیا و آخرت کی اشیاء کے برابر۔

الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے بہت مہربان، رحمت والے،

يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَا عِمَادَ

اے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدوں کو امان دینے والے۔

مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ

اے بے آسراؤں کے آسرا، اے بے سہاروں کے سہارے، اے مساکین کی دولت، اے

لَا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ يَا عَظِيْمَ

کمزوروں کی حفاظت کرنے والے، اے فقیروں کے خزانے، اے عظیم پناہ گاہ، اے ہلاک

النَّجَاءِ يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ

ہونے والوں کو بچانے والے، اے غرق ہونے والوں کو نجات دینے والے، اے

يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ

احسان کرنے والے، اے جمال دینے والے، اے انعام کرنے والے، اے فضل کرنے والے،

يَا مُنِيْرُ اَنْتَ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ

اے غلبہ والے، اے جبر والے، اے روشنی کرنے والے تیرے لئے سجدہ کیا رات کی تاریکی

وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَآءِ

نے اور دن کی روشنی نے۔ سورج کی شعاعوں نے اور درختوں کے سائے نے اور پانی کی

وَنُوْرُ الْقَمَرِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ

سرسراہٹ نے اور چاند کی روشنی نے، اے اللہ! تو اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں

اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو کہ تیرے برگزیدہ بندے

وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ

اور رسول ہیں اور ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر، اے اللہ عطا فرما

سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ

ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ اور فضل اور فضیلت

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ

اور بلند مرتبہ۔ اے اللہ! بڑھا دے ان کے برہان کو اور ظاہر فرما ان کی دلیل

حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَاْمُوْلَهٗ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ

نبوت کو اور ان کو ان کی آرزو تک پہنچا، ان کے اہلِ بیت اور ان کی اُمت میں۔



وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا
وَاِنْ هُمَا مَحَّضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

مخالفتِ نفس و شیطان: محافظتِ اخلاص و ایمان

(اے سالک!) "نفسِ امارہ" اور شیطان کی ہر طرح مخالفت کر اور ان دونوں کی نافرمانی کر۔ اگر وہ کوئی ایسی نصیحت بھی کریں کہ جو بظاہر مخلصانہ معلوم ہو تو بھی انہیں جھوٹا ہی سمجھ!

> ؎ یہ جو تجھ کو بلاتا ہے، یہ ٹھگ ہے، مار ہی رکھے گا!
> ہائے مسافر! دم میں نہ آنا، مت کیسی متوالی ہے



وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا
فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

نفس اور شیطان: الامان! الامان!

اور تو ان دونوں (نفس اور شیطان) کی کسی حال میں بھی اطاعت نہ کر خواہ وہ فریقِ مخالف ہوں یا ثالث بن کر فیصلہ کرنا چاہیں کیونکہ تو ایسے خصم (فریق مخالف) اور حَکَم (ثالث) کے مکر و فریب کو جانتا ہی ہے۔

> ؎ دل کو اُن سے خدا جدا نہ کرے
> بے کسی لوٹ لے خدا نہ کرے!



اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ
لَقَدْ نَسَبْتُ بِہٖ نَسْلًا لِذِیْ عُقُمٍ

قول بلا عمل : لائق توبہ عمل

میں اللہ رب العالمین سے "استغفار" کا طالب ہوں اپنے ہر ایسے قول سے جس پر عمل نہ ہو۔ کیونکہ قول بلا عمل کہہ کر میں نے بلا شبہ بانجھ عورت کی طرف اولاد کو منسوب کر دیا (جو سراسر جھوٹ ہے) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ



اَمَرْتُکَ الْخَیْرَ لٰکِنْ مَّا اْئتَمَرْتُ بِہٖ
وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِیْ لَکَ اسْتَقِمٖ

قول بلا عمل : بے اثر و بے محل

میں نے تمہیں تو نیکی اور بھلائی کرنے کا حکم دیا لیکن (افسوس!) خود اس پر عمل پیرا نہیں ہوا۔ جب میں خود راہِ راست پہ نہیں چلتا تو میرا یہ کہنا کہ تو سیدھی راہ چل، آخر کیا اثر کر سکتا ہے (کہ وہ قول محض صورتا ہی ہے) کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ۔ (کیسی سخت ناپسند ہے اللہ کو وہ بات کہ وہ کہو جو نہ کرو)



وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً
وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

ادائیگی فرض ادائیگی قرض: زائد عبادت تقاضائے عبودیت

اور میں نے مرنے سے پہلے (اپنی کم ہمتی کے سبب) "عباداتِ نافلہ" کا معمولی سا زادِ راہ بھی تیار نہیں کیا اور معمولی نوع کے فرض نماز، روزے کے سوا نہ (نفلی) نمازیں پڑھیں اور نہ روزے رکھے۔ وتزودوا فان خیر الزاد التقویٰ۔ (اپنے لئے زادِراہ بناؤ بے شک بہترین زادِراہ تقویٰ ہے۔) اللہ



ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْیَ الظَّلَامَ اِلٰی
اَنِ اشْتَكَتْ قَدَمَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

تقاضائے محبّت: اتّباعِ سنّت

(افسوس!) میں نے ذاتِ اقدسِ حضور پُرنور سیّد العالمین مصطفٰے ﷺ کی سُنّتِ مبارکہ کو ترک کیا۔ جنہوں نے تاریکیٔ شب کو "شب بیداری" سے زندہ (روشن) کیا۔ سرکارِ دوعالم ﷺ کا یہ عالم رہا کہ کثرتِ قیام کی وجہ سے قدمینِ شریفین متورّم ہو گئے۔

لیکن اپنے مولیٰ کی عبادت کو ترک نہیں کیا۔ (سبحان اللہ وبحمدہٖ)



وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَآءَهٗ وَطَوٰى
تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

سنّتِ خیر الانام: اختیارِ فقر و اہتمامِ قیام

اور اُس ذاتِ اقدس حضور پُرنور سیّد العالمین مصطفیٰ ﷺ نے "بھوک کی شدّت" کی وجہ سے اپنے شکمِ مبارک کو کس کر باندھا اور اپنے نرم و نازک اور ناز پروردہ پہلوئے مبارک پر پتھر باندھ لیا۔

> کرم کی انتہا کہ قربِ اک پتھر کو یوں دے کر
> دو عالم کے خزانے ہاتھ میں اور پیٹ پر پتھر

([illegible])



وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ
عَنْ نَّفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمِ

ہمّت بے ہمتا اور عزیمت استغناء

سونے کے بلند و بالا پہاڑوں نے حاضر ہو کر حضور پُرنور سیّد العالمین مصطفیٰ ﷺ کو اپنی طرف مائل اور متوجہ کرنے کی بڑی کوشش کی مگر سرکارِ دو عالم ﷺ نے ان کے مقابل اپنی "ہمّتِ بلند" اور "کمالِ استغناء" کا مظاہرہ فرمایا اور ان کی پیشکش کو

شرفِ قبولیت نہیں بخشا۔ ؎ مالکِ کونین ہیں گو! پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کے ہیں خزانے ان کے خالی ہاتھ میں



وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ
اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْ عَلَى الْعِصَمِ

آنِ جہد اور شانِ زہد

اور دنیاوی احتیاج نے حضور پُرنور سیّد العالمین مصطفےٰ ﷺ کے زہد (متاعِ دنیا سے بے رغبتی) کو اور بھی زیادہ مستحکم کر دیا۔ بلاشبہ ضرورتیں اور حاجتیں "عصمتِ انبیاء علیہمُ السّلام" (معصومین) پر غالب آ ہی نہیں سکتیں۔ کیا خوب فرمایا:

؎ نبی سرورِ ہر رسول و ولی ہے نبی رازدارِ مع اللہِ لی ہے ﷺ



وَكَيْفَ تَدْعُوْ اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ
لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

دنیا اور ساری کائنات: محتاجِ شاہِ لولاک

آقائے دو جہاں ﷺ کو "حقیر دنیا" اور اس کے فانی اور ردّی مقاصد کیسے اپنی طرف بلا سکتے ہیں کہ اگر آقائے دو جہاں ﷺ کا وجود نہ ہوتا، تو دنیا (پردۂ) عدم سے عالمِ وجود میں آئی ہی نہ ہوتی

اور نہ ہی کوئی وجود جہاں میں سوائے موجد (اللہ رب العالمین) کے اپنا وجود پاتا۔

سے وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی، جان ہے تو جہان ہے



مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ
وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

ممدوحِ کائنات ﷺ اور سرورِ کائنات

محمد ﷺ کونین میں ہر موجود شے کے "سردار" اور عالمین میں ظہور پذیر ہونے والی ہر شے سے "افضل ترین" ہیں کیونکہ اللہ رب العالمین نے دارین کو انہیں کے سبب سے تخلیق فرمایا۔ جن و انس، عرب و عجم میں سے ہر مکلف کے رسول و نبی ہیں۔ اللہ



نَبِيُّنَا الْاٰمِرُ النَّاهِيْ فَلَآ اَحَدٌ
اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَا مِنْهُ وَلَا نَعَمِ

آمر و ناہی: تا بہ ابد شاہی

ہمارے بلند مرتبت نبی (غیب کی خبریں دینے والے) ﷺ (نیکیوں کا) حکم دینے والے اور (برائیوں سے) روکنے والے ہیں۔ پس کوئی بھی نفی یا اثبات کہنے میں آقائے دو جہاں ﷺ

سے زیادہ "راست بیاں" نہیں ہے (کونین میں تم سا کوئی نہیں)

۳۶ هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

حبیبنا و حبیب رب العالمین : شفیعنا و وسیلتنا فی الدارین

وہی ایسے ذیشان محبوب ﷺ ہیں کہ جن سے دنیا و آخرت کے تمام شدید خطرات و مصائب میں شفاعت کی امید کی جاتی ہے۔

؎ نہ کیونکر کہوں یاحبیبی اغثنی تیرے نام سے ہر مصیبت ٹلی ہے

۳۷ دَعَا إِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُونَ بِهِ
مُسْتَمْسِكُونَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

داعئ حق اور وسیلۂ برحق

آقائے دو جہاں ﷺ نے لوگوں کو خدا کی طرف دعوت دی۔ تو جن لوگوں نے حضورِ اقدس ﷺ کے دامانِ رحمت سے وابستگی اختیار کی وہ ایسی (خدا رسا) رسی کو پکڑنے والے ہو گئے کہ جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں ہے۔

؎ قرآن تو ایمان بتاتا ہے انہیں
ایمان یہ کہتا ہے میری جان ہیں یہ



۳۸

فَاقَ النَّبِيِّينَ فِي خَلْقٍ وَّفِي خُلُقٍ
وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِي عِلْمٍ وَّلَا كَرَمٍ

نہ تیرا کوئی مقابل نہ مماثل نہ بدل

ہمارے حضور پُرنور سیّد العالمین مصطفیٰ ﷺ حُسنِ صورت ہو یا حُسنِ سیرت تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصّلوٰۃ والسّلام پر اس وصف میں فوقیت لے گئے کہ کوئی بھی علم ومعرفت اور عطاو بخشش میں ان کا ہمسر یا قریب تر نہیں ہے۔ وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم.

اللہ کی سر تا بقدم شان ہیں یہ
ان سا نہیں انسان وہ انسان ہیں یہ
(اعلیٰحضرت سرکار)



۳۹

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ
غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْ رَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

انبیاء ہوں یا کہ مرسلین، نور محمدی کے سبھی خوشہ چیں

اُن انبیاء علیہمُ السّلام میں سے ہر نبی اللہ فخر موجودات ﷺ کا طلب گار ہے۔ سمندر سے ایک چلّو کا یا موسلادھار بارش سے ایک گھونٹ کا

لَا وَرَبِّ العرش جس کو جو ملا اُن سے ملا
بٹتی ہے کونین میں نعمت رسولُ اللہ کی
(اعلیٰحضرت سرکار)



وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ
مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

حضور کتاب علم و حکمہ: انبیا ہیں اعراب و نقطہ

اور تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام، جامع الکلم حضور پُرنور سیّد العالمین مصطفےٰ کریم ﷺ کے حضور میں اپنے اپنے مقام و مرتبے پر کھڑے ہیں اور وہ سب آپ ﷺ کی کتابِ علم میں سے ایک نقطے اور کتابِ حِکَم کے اعراب کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔ (سبحان اللہ)

> مقصود یہ ہیں! آدم و نوح و خلیل سے
> تخمِ کرم میں ساری کرامت ثمر کی ہے
> (اعلیٰ حضرت سرکار)



فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهُ
ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

کمالات میں معراجِ کمال اور محبوبِ ربِّ ذی الجلال

آقائے دو جہاں ﷺ ہی ایسے محبوب ٹھہرے کہ جن کے ظاہری اور باطنی کمالات، "معراجِ کمال" کو پہنچے۔ لہٰذا مزید برآں پھر خالقِ ارواح نے آپ کو اپنا "حبیب" چن کر مقامِ محبوبیت سے بھی نوازا۔

سرور کہوں کہ مالک و مولیٰ کہوں تجھے
باغِ خلیل کا گلِ زیبا کہوں تجھے
(اعلیٰ حضرت)



مُنَزَّهٌ عَنْ شَرِيْكٍ فِيْ مَحَاسِنِهٖ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٖ

پرتوِ حسنِ ذات از تو — یک شمہ بہ دیگراں رسیدہ

آقائے دو جہاں ﷺ جن ظاہری اور باطنی خوبیوں کے مالک ہیں، ان میں سے آپ اس عیب سے یکسر پاک ہیں کہ کوئی بالذات آپ کا شریک ہو۔ پس جوہرِ حسن جو ذاتِ پاک میں موجود ہے وہ ایسا جوہر ہے جو غیر منقسم ہے۔ گویا کہ دوسروں کے محاسن حضور کے مقابلِ حسن ہی نہیں۔ (اللّٰہم صل علیہ وعلیٰ آلہٖ)

تیرے تو وصف عیبِ تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
(اعلیٰ حضرت)



دَعْ مَا ادَّعَتْهُ النَّصَارٰى فِيْ نَبِيِّهِمٖ
وَاحْكُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحًا فِيْهِ وَاحْتَكِمٖ

الوہیت و نبوت میں حفظِ مراتب

نصاریٰ (عیسائیوں) نے اپنے نبی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے بارے

میں جو کچھ دعویٰ (الوہیت) کیا، وہ چھوڑ! باقی جو کچھ تمہارا جی چاہے بطورِ مدحت بیان کیا کرو اور پورے یقین و اذعان کے ساتھ! خوب مدح سرائی کیا کرو۔ (اللّٰہم صلّ وسلم وبارک علیہ)

لب لعل و خط سبز و رُخ زیبا داری	حُسنِ یوسف، دمِ عیسیٰ، یدِ بیضا داری
شیوہ و شکل و شمائل حرکات و سکنات	آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری



فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ عِظَمِ

ؔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آقائے دوجہاں ﷺ کے کمالِ قدرت اور باوقار ہیبت کا (اپنے علم کے مطابق) احاطہ کرنے والی نسبتِ رفیع کے ساتھ جو چاہو عظمت بیان کرو۔

ؔ چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں
بَارَکَ اللّٰہُ مَرْجِعِ عالم یہی سرکار ہے



فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ
حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمِ

نہ حسنش غایتے دارد نہ سعدی را سخن پایاں   تشنہ مستسقی بمیرد و دریا ہمچناں باقی

ذاتِ محمدیت ﷺ اور صفاتِ احمدیت ﷺ کی حقیقت کو کوئی

نہیں جانتا! بے شک سرکارِ دوعالم ﷺ کے فضل و کرم وفضیلت کی کوئی حد نہیں کہ جس کو کوئی بیان کرنے والا بیان کرسکے۔

مَا اِنْ مَّدَحْتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ   لٰكِنْ مَّدَحْتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدِیْ

میں حضور پُرنور ﷺ کی منقبت اپنے مقالہ میں نہیں کرتا بلکہ محمد ﷺ کے نام کی برکت سے اپنے مقالہ کو مقبول بنا رہا ہوں۔

۴۶

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَهٗ اٰيَاتُهٗ عِظَمًا
اَحْيٰ اسْمُهٗ حِيْنَ يُدْعٰى دَارِسَ الرِّمَمِ

مقامِ مصطفیٰ برتر از مقامِ مسیحا

اگر اللہ رب العالمین؛ ذاتِ مبارکہ ﷺ اور عمدہ نشانیوں کے درمیان مکمل مناسبت چاہے! تو قطع نظر کسی نشانی کے وصفِ عالی ﷺ کو جب بھی پکارا یا ذکر کیا جائے تو اللہ تعالیٰ حقیقی اور مجازی اموات سے بوسیدہ ہڈیوں اور فانی اجسام کو زندہ فرمادے۔ کیونکہ اسمِ محمدی ﷺ اور وصفِ احمدی ﷺ کی خاصیت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے حکمتِ بالغہ کے ساتھ اس محفوظ جوہر کو پوشیدہ فرمادیا کہ ایمان بالغیب ہو ـــــــ

اعلیٰ حضرت سرکار

؎ لب زُلالِ چشمۂ کُن میں گندھے وقتِ خمیر
مُردے زندہ کرنا اے جاں تم کو کیا دشوار ہے

دُعا

اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِیْ

اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی (قدرت والی) آنکھوں کے ساتھ وہ آنکھیں

بِرُكْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ

جو سوتی نہیں اور کفایت فرما اپنے اسا رکن کے ساتھ جس میں ذلت نہ ہو،

وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا

اور رحم فرما مجھ پر اپنی قدرت کے ساتھ۔ اور تو میری امید گاہ ہے، پس کتنی

عَلَیَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِیْ وَكَمْ مِّنْ بَلِیَّةٍ

نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر کی ہیں۔ تیرے لئے ان (انعامات) کے

ابْتَلَیْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ

میرا شکریہ ادا کرنا کم ہے۔ اور کتنے مصائب ہیں۔ جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔

قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ

تیرے ان (مصائب) پر صبر کرنا میری طرف سے بہت تھوڑا ہے

قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَا مَنْ

اے وہ ذات جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر تھوڑا ہے۔ پس مجھے محروم نہ فرما۔ اور

رَاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

اے وہ (ذات) جن کے مصائب کے مقابلے میں میرا صبر بہت تھوڑا ہے۔ پس مجھے

الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا وَ یَاذَا النَّعْمَآءِ

رسوانہ کرتا، اے وہ ذات جس نے دیکھا مجھے گناہوں میں۔ پس مجھے رسوانہ کیا۔ اے

الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ

ایسی نیکی کرنے والے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اور ان نعمتوں والے جن کا شمار کبھی

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

نہیں کیا جائے گا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ

سردار حضرت محمد ﷺ اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر۔

وَ الْجَبَابِرَةِ - اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور تیری مدد سے میں دشمنوں اور جابروں کو ہٹاتا ہوں۔

سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ

اے اللہ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ پس میرا عذر

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَ تَعْلَمُ

قبول فرما اور تو جانتا ہے میری حاجت کو پس میرا سوال مجھے

مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ (آمِیْن)

عطا فرما۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے، سو مجھے بخش دے۔

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما۔

الصلوة والسلام عليك يا سيدي يا رسول الله

THIRD ASSIGNMENT FOR SUNDAY

المنزل الثالث في يوم الأحد



البردة النوراني في سلسلة وظيفة النوراني

AL-BURDAT-UL-NOORANI

بحمد اللہ تعالیٰ "سعادت" بروز اتوار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

ثلاثہ (۳) مرتبہ



یومیہ قصیدہ شریف کا ابتدائیہ درود شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع، جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کی اشیاء

الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ

کے برابر اور رحم فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر دنیا و آخرت کی اشیاء کے برابر۔

الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے بہت مہربان، رحمت والے،

يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَا عِمَادَ

اے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدوں کو امان دینے والے۔

مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ

اے بے آسراؤں کے آسرا، اے بے سہاروں کے سہارے، اے مساکین کی دولت، اے

لَّا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَآءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَآءِ يَا عَظِيْمَ

کمزوروں کی حفاظت کرنے والے، اے فقیروں کے خزانے، اے عظیم پناہ گاہ، اے ہلاک

النَّجَآءِ يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ

ہونے والوں کو بچانے والے، اے غرق ہونے والوں کو نجات دینے والے، اے

يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ

احسان کرنے والے، اے جمال دینے والے، اے انعام کرنے والے، اے فضل کرنے والے،

يَا مُنِيْرُ اَنْتَ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ الَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ

اے غلبہ والے، اے جبر والے، اے روشنی کرنے والے تیرے لئے سجدہ کیا رات کی تاریکی

وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَآءِ

نے اور دن کی روشنی نے۔ سورج کی شعاعوں نے اور درختوں کے سائے نے اور پانی کی

وَنُوْرُ الْقَمَرِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ

سرسراہٹ نے اور چاند کی روشنی نے، اے اللہ! تو اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں

اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو کہ تیرے برگزیدہ بندے

وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ

اور رسول ہیں اور ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر، اے اللہ عطا فرما

سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ

ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ اور فضل اور فضیلت

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ

اور بلند مرتبہ۔ اے اللہ! بڑھا دے ان کے برہان کو اور ظاہر فرما ان کی دلیل

حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَاْمُوْلَهٗ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ

نبوت کو اور ان کو ان کی آرزو تک پہنچا، ان کے اہلِ بیت اور ان کی اُمت میں۔

۴۷ لَمْ يَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْيَى الْعُقُولُ بِهٖ
حِرْصًا عَلَيْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَهِمِ

حقیقتِ محمدیہ ﷺ مشکل اور تعلیماتِ محمدیہ ﷺ سہل

آقائے دو جہاں ﷺ نے بے حد رحمت کے باعث ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا نہیں فرمایا۔ (جس کے ادراک سے) عقلیں عاجز آ جائیں کیونکہ حضور پُرنور ﷺ بہت زیادہ خیر خواہ اور مکمل طور پر توجۂ التفات فرمانے سے، نہ ہم نے آپ کی رسالت میں شک کیا اور نہ متابعت میں حیران ہوئے۔ (لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول، جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے۔ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال مہربان) سبحان اللہ

۴۸ اَعْيَى الْوَرٰى فَهْمُ مَعْنَاهُ فَلَيْسَ يُرٰى
لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ فِيْهِ غَيْرُ مُنْفَحِمِ

کمالاتِ محمدیہ ﷺ معجزاتِ نبویہ

آقائے دو جہاں ﷺ کے عمدہ کمالات ظاہری و باطنی نے تمام کائنات کو عاجز کر دیا کہ کوئی بھی قُرب و بعد (صحابہ کرام و عامۂ اُمت) دونوں مکانوں یا دونوں زمانوں میں حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا مساوی نہیں دیکھتا۔ بلکہ حضور ﷺ کے معنیٔ حقیقی کے ادراک سے عاجز اور حضور ﷺ کی بنائے حقیقی سے ساکت؛ برابر ہے کہ اس نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے یا نہیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے؛

سہ بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر مقر!
جو وہاں سے ہو، یہیں آ کے ہو، جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں



كَالشَّمْسِ تَظْهَرُ لِلْعَيْنَيْنِ مِنْ بُعُدٍ
صَغِيرَةً وَّتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمٍ

مہرِ تاباں: عیاں و پنہاں

آقائے دو جہاں ﷺ کی مثال سورج کی سی ہے۔ کہ بظاہر دیکھنے میں چھوٹا نظر آتا ہے لیکن قریب و بعید سے دیکھنے والوں کی آنکھوں کو (بوجہ شدتِ تمازت و نورانیت) عاجز کر دیتا ہے۔ ایسے ہی بادی النظر میں، افرادِ بشری میں ایک فرد نظر آتے ہیں مگر جب کوئی حضور ﷺ کے جمالِ ذات و کمالِ صفات میں تامل کرتا

ہے تو حیران رہ جاتا ہے۔

سہ خورشید تھا کس زور پر، کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں



وَكَيْفَ يُدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيْقَتَهُ
قَوْمٌ نِيَامٌ تَسَلَّوْا عَنْهُ بِالْحُلُمِ

خواب و خیال کی دنیا اور معرفتِ حقیقتِ محمدیہ ﷺ

غافل لوگ اس کمینی دنیا میں، ذاتِ محمدی ﷺ کی حقیقت اور اوصافِ احمدی ﷺ کی صداقت کیسے جان سکتے ہیں جو سوئے ہوئے لوگوں کی مانند ہیں۔ کہ انہوں نے خیالات و اوہام سے حاصل شدہ معرفت پر ہی قناعت کی۔ حالانکہ!

سہ مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ جو کہے
کیا بیاں اس کی حقیقت کیجئے!



فَمَبْلَغُ الْعِلْمِ فِيْهِ اَنَّهٗ بَشَرٌ
وَاَنَّهٗ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

خیر البشر ﷺ اور خیر خلق اللہ ﷺ

(حقیقتِ محمدیہ ﷺ سے آگاہی دنیا میں ممکن ہی نہیں یہاں تو)

علم کی رسائی یا انتہا بس یہی ہے کہ آپ ﷺ بلاشبہ عظیم القدر خیر البشر ہیں اور ساری خلقِ خدا (بشمول ملائکۂ مقربین) سب سے افضل ہیں۔

؎ محمد سرِّ وحدت ہے کوئی رمز اس کی کیا جانے!
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے



وَ كُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا
فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِهٖ بِهِمِ

فیضانِ نورِ محمدی ﷺ

تمام خوارقِ عادات (معجزات) جو تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو ملے وہ تمام آیاتِ ظاہرہ و براہینِ باہرہ حضور ﷺ کے ہی نورِ اصلی کی بدولت پہنچے ایسے ہی ہر علم، معرفت، حکمت اور حقیقت حضور ﷺ ہی کے انوار کی شعاع اور آپ ﷺ کے اسرار کی چمک ہیں۔

؎ ملکِ کونین میں انبیاء تاجدار تاجداروں کا آقا ہمارا نبی



فَاِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا
يُظْهِرْنَ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ

تو ہے خورشید تیرے سامنے انجم ہیں نبی
تو ہے شمسیہ تصور میں تو سب ہیں قطبی (مسن)

بے شک حضور پُر نور ﷺ آفتابِ کمال اور تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام اس مہرِ منیر کے روشن ستارے جو (نورِ محمدی سے ہی کسب ضیا فرما کر) لوگوں کے لئے (جہالت و گمراہی کے) اندھیروں میں اپنے انوار ظاہر فرماتے رہے۔

ــــ جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی
اِن کا، اُن کا، تمہارا، ہمارا نبی ﷺ

٥٤ حَتّٰى اِذَا طَلَعَتْ فِي الْكَوْنَيْنِ عَمَّ هُدَا
هَا الْعٰلَمِيْنَ وَاَحْيَتْ سَائِرَ الْاُمَمِ

آفتابِ ہدایت ﷺ کا طلوع اور اُمَمِ جہاں کی حیاتِ نو

یہاں تک کہ جب آفتابِ نبوت ﷺ (فاران کی چوٹیوں سے) طلوع ہوا تو اس کا نورِ ہدایت تمام دنیائے جہاں میں پھیل گیا اور ہدایت کی تمام صلاحیتوں و قوتوں کو زندہ فرما دیا۔ سبحان اللہ

ــــ چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
(اعلیٰحضرت)

٥٥ اَكْرِمْ بِخَلْقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ
بِالْحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بِالْبِشْرِ مُتَّسِمِ

صاحب الحسن و الجمال اور صاحب البہجۃ والکمال

کیا ہی خوب ہے! باعظمت نبی ﷺ کی کریم صورتِ ظاہری و باطنی جسے خُلقِ عظیم نے مزید زینت دے رکھی ہے۔ ذاتِ اقدس ﷺ کا سراپا، حسن و جمال اور رُخِ زیبا جو مکمل سرور، دائمی بشاشت ہر خاص و عام کے لئے متصف رہتا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ

ے اک تیرے رُخ کی روشنی چین ہے دو جہان کا
اِنس کا اُنس اسی سے ہے، جان کی وہ ہی جان ہے



۵۶ كَالزَّهْرِ فِيْ تَرَفٍ وَّالْبَدْرِ فِيْ شَرَفٍ
وَالْبَحْرِ فِيْ كَرَمٍ وَّالدَّهْرِ فِيْ هِمَمِ

اے مجموعۂ خوبی بچہ نامت خوانم

آقائے دو جہاں ﷺ شرف، کرم اور نزاکت میں پھول کی مانند! ظرافت، طراوت، لطافت، آب و تاب اور ضیاء باری میں چودھویں کے چاند کی مانند ہیں کہ جن کا نور تمام مخلوقات پر غالب، جود و سخا اور احسانات میں بحرِ بیکراں اور کمالِ عظمت و ہمت میں (دہر کی طرح) یگانہ! کیا خوب فرمایا اعلیٰ حضرت نے

ے تیرا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سروِ چماں نہیں



كَاَنَّهُ وَهُوَ فَرْدٌ فِيْ جَلَالَتِهٖ
فِيْ عَسْكَرٍ حِيْنَ تَلْقَاهُ وَفِيْ حَشَمٖ

مردِ یکتا اور شہ بارِ سپاہ

آقائے دوجہاں ﷺ اپنی ذات، صفات، عظمت، ہیبت اور جلال میں ایسے یکتا کہ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے بہت بڑے لشکر کے قلب اور لاتعداد جاں نثاروں کے جھرمٹ میں تمکنت کے ساتھ تشریف فرما ہیں اگرچہ (تنہا ہی) ہوں۔ (سُبحان اللہ)

> ؎ یہی بولے سدرہ والے، چمنِ جہاں کے تھالے
> سبھی میں نے چھان ڈالے تیرے پایہ کا نہ پایا
> تجھے یک نے یک بنایا، تجھے حمد ہے خدایا!



كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُ الْمَكْنُوْنُ فِيْ صَدَفٍ
مِنْ مَعْدَنَيْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمٖ

دندانِ مبارک درخشاں اور زبانِ مبارک دُرفشاں

سرورِ دوعالم ﷺ کے جامع کلمات جو اپنے ''معدنِ تبسم'' (یعنی لب ہائے مبارکہ جو دندانِ مبارکہ کا مظہر ہیں) ہو یا ''معدن

نطق'' (زبانِ درفشاں) اپنی لطافت اور چمک دمک میں دُرِ مکنون (موتی) کی مانند ہیں۔ کیونکہ صدف کے اندر والا موتی، صدف سے خارج موتی سے زیادہ حسین ہوتا ہے۔ (سُبحان اللہ)

سہ میں نثار تیرے کلام پر، ملی یوں تو کس کو زباں نہیں
وہ سخن ہے جس میں سخن نہ ہو، وہ بیاں ہے جس کا بیاں نہیں

۵۹
لَا طِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ
طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمِ

خاکِ پاک روضۂ اطہر، معطّر و منوّر عرش سے برتر

آقائے دو جہاں ﷺ کی رسائی اُفقِ کمال پر کہ کوئی بھی ایسی خوشبو موجود نہیں جو اس مٹی کے برابر ہو۔ جس نے حضور ﷺ کے اعضائے مبارکہ کو چھوا، آپ کے اجزاء کو جمع کیا اور جسم شریف کو محیط ہوئی اور بدنِ لطیف سے مقرون ہوئی۔ کس قدر سعادت مند ہے وہ شخص جس نے! اُس خاکِ پاک کو سونگھا اور بوسہ دیا۔

سہ کیا مہکتے ہیں مہکنے والے، بُو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے
گُلِ طیبہ کی ثناء کرتے ہیں، نخلِ طوبٰے پہ چہکنے والے

۶۰
اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهٖ
يَا طِيْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمِ

ولادت پاک و پاکیزہ اور رحلت پاک و پاکیزہ

حضور پُرنور ﷺ کے زمانِ ولادت نے (خوارقِ عادات کا اظہار فرما کر) ان کی پاکیزگیٔ طبع کو ظاہر فرمادیا۔ ابتداء جو کہ انتہا کی اساس ہوتی ہے! کتنا پاکیزہ، مطہّر و مُعطّر ہے سرکارِ دو عالم ﷺ کا آغاز و اختتام یعنی ولادت باسعادت اور وصال پُر اجلال۔ وَسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا۔ صبح و شام ہمیشہ اس کی تسبیح کرو۔

سہ وہ کنواری پاک مریم وہ نَفَخْتُ فِیْہِ کا دم
ہے عجب نشانِ اعظم مگر آمنہ کا جایا
وہی سب سے افضل آیا، تجھے حمد ہے خدایا



٦١ یَوْمٌ تَفَرَّسَ فِیْہِ الْفُرْسُ اَنَّھُمْ
قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

جاء الحق وزھق الباطل

(ولادت باسعادت والا دوشنبہ) وہ دن تھا کہ جس میں اہلِ فارس نے اپنی فراست سے یہ جان لیا کہ وہ بے شک آنے والی مصیبتوں اور (طرح طرح کے) عذابوں سے ڈرائے گئے ہیں

سہ تاریکِ رات غم کی لائی بلا ستم کی!
صدقہ تجلیوں کا صبحِ شبِ ولادت (امام حسن رضا رحمۃ اللہ علیہ)



وَبَاتَ اِیْوَانُ کِسْرٰی وَھُوَ مُنْصَدِعٌ
کَشَمْلِ اَصْحَابِ کِسْرٰی غَیْرَ مُلْتَئِمِ

ایوانِ کسریٰ پاش پاش، لشکرِ کسریٰ قاش قاش

اور شب میلاد! کسریٰ ایران (نوشیروان) کا محل (قصرِ ابیض) ٹوٹ کر (چودہ کنگرے گر جانے سے) پاش پاش ہو گیا۔ جب ایوان گونجا تو وہ بذاتِ خود اور اس کے مددگار بھی گر پڑے۔ مدد گاروں کا شیرازہ ایسا بکھرا کہ پھر کبھی یکجا ہونا نصیب نہ ہوا۔

> سہ شوکت کا دبدبہ ہے، ہیبت کا زلزلہ ہے
> شق ہے مکانِ کسریٰ صبحِ شبِ ولادت (امام حسن رضا)



وَالنَّارُ خَامِدَۃُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ
عَلَیْہِ وَالنَّھْرُ سَاھِیَ الْعَیْنِ مِنْ سَدَمِ

آتش کدۂ نوبہار سرد، نہرِ فرات ممع بُرد

اور آتش کدہ ایران کی آگ جو ایک ہزار سال سے بھڑک رہی تھی۔ ظہورِ ولادتِ نبوّت و رسالت کی نورانی شعاعوں سے بجھ گئی اور اس کی حرارت ختم ہو گئی۔ اس مکرّم گھڑی اور معظّم رات؛ قدرتِ الٰہیہ اور عظمتِ سُلطانی کی حشمت دیکھ کر حیرانگی کے باعث وہ

اپنے بہاؤ تک کو بھول گئی اور نہرِ فرات کا چشمہ جو حیرۃ الزاق
(دمشق اور عراق کے درمیان ایک قصبہ) جاری تھا بند ہوگیا۔

بُجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
شمع وہ لے کے آیا ہمارا نبی ﷺ



٦٤ وَسَآءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا
وَرُدَّ وَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِيْ

ساوہ کا گھاٹ اور شرک کی مرگھٹ

ساوہ شہر کا نام ہے اہلِ ساوہ بڑے غم زدہ ہوئے جب انہوں نے خلافِ عادت میلاد شریف کی رات! سمندر سے پانی کی کمی دیکھی۔ کہ پانی کا طالب قہر و غضب سے پانی کی کمی کے باعث، غصّے کے عالم میں پیاسا ہی لوٹ آیا۔ یہ تو دنیا کا پانی ہوگا بخلافِ کوثر کے کہ جس نے ایک گھونٹ پی لیا۔ وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

سُوکھا پڑا ہے ساوہ دریا ہوا سماوا
ہے خشک و تر پہ قبضہ صبحِ شبِ ولادت



٦٥ كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَآءِ مِنْ بَلَلٍ
حُزْنًا وَّ بِالْمَآءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٍ

آگ پانی اور پانی آگ: انقلاب! انقلاب!

آگ کو غم کے باعث نمی حاصل ہوگئی اور پانی افسوس کے سبب آگ کی سی حرارت میں تبدیل ہوگیا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

سہ اللہ رے تیرے جسمِ منوّر کی تابشیں
اے جانِ جاں، میں جانِ تجلّا کہوں تجھے (اعلیٰ حضرت)



وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْأَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَمِنْ كَلِمِ

مولدِ نبوی ﷺ کے اعلان اور ظہورِ قدسی کے نشان

جنّات کے گروہ کو بھی ولادتِ باسعادت ﷺ کا علم ہوگیا جو انہوں نے کاہنوں کو خبر دی کہ عنقریب واضح اور پھیلنے والے انوار کی روشنی میں ایک صاحبِ نبوّت ﷺ پیدا ہوگا۔ تو اس نور کے وقت انوارِ دُنیا پر اس طرح ظاہر ہوئے کہ رُوم اور شام کے محلّات روشن ہوگئے اور "حق" یعنی امرِ نبوّت ایسے معنیٰ سے ظاہر ہوئے جو ولادت کو مقترن تھے۔ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ یَارَسُوْلَ اللہ



عَمُوْا وَصَمُّوْا فَاِعْلَانُ الْبَشَائِرِ لَمْ
تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

منکرینِ حق صُمٌّ بُکمٌ عُمیٌ

کُفّار انوار کے دیکھنے سے اندھے اور اخبار و اطلاعات سے بہرے کہ نبوّت و رسالت کی بشارتیں جو علیٰ وجہ الاعلان واقع ہو رہی تھیں اور نہ ہی انذارات کی طرف دیکھا جو اپنی چمک دمک اور روشنی کے سبب نظر آ رہی تھیں۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

؎ وہی دُھوم انکی ہے ماشاءَ اللہ   مٹ گئے آپ مٹانے والے

٦٨ مِنْ بَعْدِ مَا أَخْبَرَ الْأَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ
بِأَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

دینِ قیّم اور دینِ کج

باوجود اس کے کہ قومِ کفّار کو کاھنوں نے آگاہ کر دیا تھا کہ انکا ٹیڑھا (غلط) دین قائم رہنے والا نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی آقائے دو جہاں ﷺ کی نبوّت و رسالت سے اندھے و بہرے ہی رہے۔

٦٩ وَبَعْدَ مَا عَايَنُوْا فِي الْأُفُقِ مِنْ شُهُبٍ
مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ صَنَمِ

شعلہ باری زیرِ گردوں اور بتانِ کعبہ سرنگوں

وہ کفار اندھے ہو گئے کہ انہوں نے انذار کی واضح بجلیوں کو اس کے بعد بھی نہ دیکھا۔ جب آسمان کے اطراف میں شہاب کے گرنے کا معائنہ کیا جو کہ زمین کے اندر گر کر خاک میں ملنے والے بتوں کی طرح گرے۔ (اللہ اکبر) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

؎ تیری آمد تھی کہ بیتُ اللہ مجرے کو جُھکا
تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھر تھرا کر گر گیا



۷۰

حَتّٰی غَدَا عَنْ طَرِیْقِ الْوَحْیِ مُنْھَزِمٌ
مِّنَ الشَّیَاطِیْنَ یَقْفُوْا اِثْرَ مُنْھَزِمِ

شہابِ ثاقب کی بوچھاڑ اور شیاطینِ جن کا فرار

"ولادتِ باسعادت" ﷺ کے وقت شہابِ ثاقب اس قدر ٹوٹے کہ شیاطین پیٹھ پھیرتے ہوئے انبیاء و مُرسلین کے وحی کے راستہ ایک دوسرے کے پیچھے پے در پے بھاگے (آسمانی دروازے سے)

؎ صبح کردی کُفر کی سچا تھا مژدہ نُور کا
شام ہی تھا شبِ تیرہ کو دھڑ کا نُور کا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

دُعا

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِیْ

اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی (قدرت والی) آنکھوں کے ساتھ وہ آنکھیں

بِرُكْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ

جو سوتی نہیں اور کفایت فرما اپنے اسار کن کے ساتھ جس میں ذلت نہ ہو،

وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا

اور رحم فرما مجھ پر اپنی قدرت کے ساتھ۔ اور تو میری امید گاہ ہے، پس کتنی

عَلَیَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِیْ وَكَمْ مِّنْ بَلِیَّةٍ

نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر کی ہیں۔ تیرے لئے اِن (انعامات) کے

اَبْتَلَیْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ

میرا شکریہ ادا کرنا کم ہے۔اور کتنے مصائب ہیں۔ جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔

قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ

تیرے ان (مصائب) پر صبر کرنا میری طرف سے بہت تھوڑا ہے

قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَا مَنْ

اے وہ ذات جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر تھوڑا ہے۔ پس مجھے محروم نہ فرما۔ اور

رَاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

اے وہ (ذات) جن کے مصائب کے مقابلے میں میرا صبر بہت تھوڑا ہے۔ پس مجھے

الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا اَوْ یَاذَا النَّعْمَآءِ

رسوانہ کرنا، اے وہ ذات جس نے دیکھا مجھے گناہوں میں۔ پس مجھے رسوانہ کیا۔ اے

الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ

ایسی نیکی کرنے والے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اور ان نعمتوں والے جن کا شمار کبھی

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

نہیں کیا جائے گا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو دُرود بھیج ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ

سردار حضرت محمد ﷺ اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر۔

وَالْجَبَابِرَةِ - اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور تیری مدد سے میں دشمنوں اور جابروں کو ہٹاتا ہوں۔

سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ

اے اللہ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ پس میرا عذر

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ

قبول فرما اور تو جانتا ہے میری حاجت کو پس میرا سوال مجھے

مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ (اٰمِیْنَ)

عطا فرما۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے، سو مجھے بخش دے۔

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما۔

الصلوٰة والسلام عليك يا سيدي يا رسول الله

FOURTH ASSIGNMENT FOR MONDAY

المنزل الرابع في يوم الاثنين



AL-BURDAT-UL-NOORANI

بحمد اللہ تعالےٰ "سعادت" بروز پیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

ثلاثہ (۳) مرتبہ



یومیہ قصیدہ شریف کا ابتدائیہ درود شریف سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع، جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کی اشیاء

الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ

کے برابر اور رحم فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر دنیا و آخرت کی اشیاء کے برابر۔

الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے بہت مہربان، رحمت والے،

يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَا عِمَادَ

اے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدوں کو امان دینے والے۔

مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ

اے بے آسراؤں کے آسرا، اے بے سہاروں کے سہارے، اے مساکین کی دولت، اے

لَّا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ يَا عَظِيْمَ

کمزوروں کی حفاظت کرنے والے، اے فقیروں کے خزانے، اے عظیم پناہ گاہ، اے ہلاک

النَّجَاءِ يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ

ہونے والوں کو بچانے والے، اے غرق ہونے والوں کو نجات دینے والے، اے

يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ

احسان کرنے والے، اے جمال دینے والے، اے انعام کرنے والے، اے فضل کرنے والے،

يَا مُنِيرُ أَنْتَ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ

اے غلبہ والے، اے جبر والے، اے روشنی کرنے والے تیرے لئے سجدہ کیا رات کی تاریکی

وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ

نے اور دن کی روشنی نے۔ سورج کی شعاعوں نے اور درختوں کے سائے نے اور پانی کی

وَنُورُ الْقَمَرِ يَا اللّٰهُ أَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَكَ

سرسراہٹ نے اور چاند کی روشنی نے، اے اللہ تو اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں

أَسْئَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ عَبْدِكَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو کہ تیرے برگزیدہ بندے

وَرَسُولِكَ وَعَلَىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ اللّٰهُمَّ وَأَعْطِ

اور رسول ہیں اور ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر، اے اللہ عطا فرما

سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا ﷺ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيلَةَ

ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ اور فضل اور فضیلت

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ اللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهُ وَأَفْلِجْ

اور بلند مرتبہ۔ اے اللہ! بڑھا دے ان کے برہان کو اور ظاہر فرما ان کی دلیلِ

حُجَّتَهُ وَأَبْلِغْهُ مَأْمُولَهُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ وَأُمَّتِهِ

نبوت کو اور ان کو ان کی آرزو تک پہنچا، ان کے اہلِ بیت اور ان کی اُمت میں۔

٧١
كَأَنَّهُمْ هَرَبًا أَبْطَالُ أَبْرَهَةٍ
أَوْ عَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِيْ

فرارِ شیاطین مثلِ فرارِ سلاطین

شیاطین پر جب آسمانِ دنیا سے شہاب پھینکے جاتے تو گویا وہ بھاگنے کے لحاظ سے ابرہہ کے بہادر سپاہیوں کی مانند یا پھر اس لشکر کی مانند (بدر و حنین میں) جن پر حضور پُرنور ﷺ کی ہتھیلیوں سے کنکر پھینکے گئے۔ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔

سے میں تیرے ہاتھوں کے صدقے کیسی تھیں وہ کنکریاں
جن سے اتنے کافروں کا دفعتاً منہ پھر گیا!

٧٢
نَبَذْنَا بِهِ بَعْدَ تَسْبِيحٍ بِبَطْنِهِمَا
نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ أَحْشَاءِ مُلْتَقِمِ

تسبیح حصاۃ در دستِ فخرِ موجودات ﷺ

آقائے دو جہاں ﷺ نے کفر کے منہ پر سنگریزے، عظیم تسبیح کے ساتھ اپنی باکرامت ہتھیلیوں سے پھینکے (جو مسلمانوں کی خلاصی اور بعض کافروں کی ہدایت کا سبب بنے)۔ حضور پُرنور ﷺ کا

سنگریزے پھینکنا ایسا تھا جیسے حضرت سیّدنا یونس علیہ السّلام کو مچھلی کا اپنے پیٹ سے باہر پھینکنا جب کہ انہوں نے تسبیح کی:۔

(لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ)

؎ دل کو ہے فکر کس طرح مردے جلاتے ہیں حضور
اے میں فدا لگا کر ایک ٹھوکر اسے بتا کہ یوں

اعلیٰحضرت سرکار

٧٣

جَاءَتْ لِدَعْوَتِهِ الْاَشْجَارُ سَاجِدَةً
تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمٖ

حکم مدنی سرکار اور اطاعتِ اشجار

درخت آقائے دوجہاں ﷺ کی دعوت کے سبب مطیع ہو کر عاجزی کی حالت میں سر کے بل بغیر قدموں کے حاضر ہوئے۔

؎ وہ زباں جس کو سب کُن کی کُنجی کہیں
اُسکی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اعلیٰحضرت سرکار

٧٤

كَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا كَتَبَتْ
فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ فِی اللَّقَمِ

سجودِ اشجار اور نقش و نگار

گویا وہ درخت ایک سیدھا خط کھینچتے ہوئے حاضر ہوئے (خط

سے تشبیہ دینا غور و فکر کرنے والے کے نزدیک معافی کا فائدہ دینے والے لفظ پر دلالت کرتا ہے اور ان کی شاخیں مابین السطور خوبصورتی پیدا کر رہی تھیں۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ



ے دل بستہ ، بے قرار ، جگر چاک ، اشکبار
غنچہ ہوں ، گل ہوں ، برقِ تپاں ہوں ، سحاب ہوں

۷۵ مِثْلُ الْغَمَامَةِ اَنّٰی سَارَ سَائِرَةً
تَقِیْهِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِّلْهَجِیْرِ حَمِ

طاعتِ شجر اور سایۂ ابر

درخت! سایہ فگن ہونے میں، حاضری اور اطاعت کرنے میں اس خاص بادل کی ٹکڑی کی طرح کہ حضور جہاں کہیں بھی تشریف لے جاتے وہ ساتھ چلتی رہتی اور سخت گرمی سے بچاتی۔ اللہ رب العالمین کے فضل و کرم سے تمام بلندیاں اور پستیاں سرنگوں نظر آتی ہیں۔



ے نیّرِ حشر نے اک آگ لگا رکھی ہے
تیز ہے دھوپ ملے سایۂ داماں ہم کو



۷۶ اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ
مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَةً مَّبْرُوْرَةَ الْقَسَمِ

شقِ قمر اور شقِ صدر

میں دو ٹکڑے ہونے والے چاند کی سچی قسم اُٹھاتا ہوں۔ بے شک شق ہونے والے چاند کو حضور ﷺ کے قلبِ انور سے خصوصی نسبت اور رابطہ ہے۔

سے نور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ
اٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ!

٧٧ وَمَا حَوَى الْغَارُ مِنْ خَيْرٍ وَّمِنْ كَرَمٍ
وَكُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْكُفَّارِ عَنْهُ عَمِ

معجزہ غار، کور چشمی کفار

اور یاد کرو کہ جب غار نے خیر اور کرم کو اکٹھا کر دیا۔ خیر! سے خیر البریۃ، فخرِ موجودات ﷺ اور کرم سے افضل الامت حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ مراد ہیں کہ کفار کی ہر آنکھ اس نور کو دیکھنے سے اندھی تھی۔

سے جان ہیں جان کیا نظر آئے
کیوں عدو گردِ غار پھرتے ہیں (سرکارِ اعلیٰحضرت)

٧٨ فَالصِّدْقُ فِي الْغَارِ وَالصِّدِّيقُ لَمْ يَرِمَا
وَهُمْ يَقُولُونَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمِ

صدقِ مجسّم اور صدیقِ مکرم

سراپاءِ صدق حضور ﷺ اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ غار ہی میں تشریف فرما تھے جبکہ وہ کافر کہہ رہے تھے کہ غار میں تو کوئی متنفّس نہیں ہے۔

صدیق بلکہ غار میں جان اُس پہ دے چکے
اور حفظِ جاں تو جان فروضِ غرر کی ہے

اعلیٰحضرت

غرر بمعنیٰ روشن تر یعنی جان کا رکھنا سب فرضوں سے زیادہ اہم ہے لیکن صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے "آرام" کے مقابل جان کا خیال تک نہ فرمایا۔ سبحان اللہ العظیم ﷺ اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ ﷺ

۷۹ ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْكَبُوتَ عَلٰى
خَيْرِ الْبَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمِ

تارِ عنکبوت اور بیضۂ حمامہ

کُفّار نے حضور پُرنُور ﷺ کی عدم موجودگی کا گمان کیا کہ کبوتری ہرگز انڈے نہ دیتی اور مکڑی جالا نہ بنتی اگر غار کے اندر ہوتے۔ کمالِ قدرت پر واضح دلیل ہے کہ بہت بڑے دشمن سے ایک کمزور ترین جالے سے بچالیا۔ (سُبحان اللہ) پرندے اور کیڑے مکوڑے بھی آقا کی خدمت پر فخر کرتے ہیں۔

اللہ

؎ دل میں روشن ہے شمع عشق حضور
کاش جوشِ ہوس ہوا نہ کرے



۸۰ وِقَايَةُ اللهِ اَغْنَتْ عَنْ مُضَاعَفَةٍ
مِنَ الدُّرُوعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمِ

ہجرت سرکار رسالت اور خدا کی شان حفاظت

اللہ رب العالمین کی کامل حفاظت اور توجہ نے آپ کو متعدد زرہوں اور اونچے قلعوں سے مستغنی کر دیا۔ کیونکہ اپنی مرضی کے مطابق، اپنی مخلوقات میں سے عجیب و غریب مصنوعات سے بچاتا اور محفوظ رکھتا ہے جیسے غارِ ثور پر جالے کو مضبوط قلعہ اور بہترین زرہ بنا دیا۔ وما النصرا الا من عند الله العزيز الحكيم (نہیں ہے مددگار مگر اللہ کی طرف سے جو غالب حکمت والا ہے۔) کیا خوب فرمایا تاجدارِ بریلوی  نے

؎ تو ہے وہ بادشہِ کون و مکاں کہ ملک ہفت فلک کے ہر آں
تیرے مولیٰ سے شہِ عرش ایواں تیری دولت کی دُعا کرتے ہیں

۸۱ مَا سَامَنِی الدَّهْرُ ضَيْمًا وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ
اِلَّا وَنِلْتُ جِوَارًا مِّنْهُ لَمْ يُضَمِ

میرے آقا میرے مولا: ہم سب کے ملجا و ماویٰ

(حوادثِ) دہر نے مجھے کبھی کوئی رنج نہیں پہنچایا۔ کہ جب بھی میں نے ذاتِ اقدس ﷺ سے پناہ اور خلاصی مرض کی التجا کی تو خلاصی اور پناہ کو پایا۔ مجھ پر زمانہ غالب نہ ہو سکا، نہ ظلم کر سکا اور نہ ہی مجھے حقیر جانا۔ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ

؎ کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے　دینے والا ہے سچّا ہمارا نبی ﷺ



وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهِ
إِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدَى مِنْ خَيْرِ مُسْتَلَمِ

غنائے دو جہاں بتصدق سرورِ دو جہاں ﷺ

دینی و دُنیاوی نفع کا اکتساب، حضور پُرنور ﷺ کی ذاتِ مقدسہ کے تمسک سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ میں نے جب بھی دونوں جہاں کی دولت آپ سے مانگی تو میں نے بہترین عطا کنندہ سے سخاوت و بخشش حاصل کی۔

؎ واللہ! وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے
اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ! کرے دل سے



لَا تُنْكِرِ الْوَحْيَ مِنْ رُؤْيَاهُ إِنَّ لَهُ
قَلْبًا إِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ لَمْ يَنَمِ

رویائے صادقہ: حقیقتِ ثابتہ

(اے مخاطب!) رویائے صادقہ کی صورت میں نزولِ وحی محلِ انکار نہیں۔ کیونکہ آقائے دوجہاں ﷺ کا قلبِ مبارک ایسا عظیم القدر قلبِ مبارک ہے کہ جب آنکھیں سو جاتی ہیں وہ ہرگز نہیں سوتا۔

ے دل سمجھ سے وراہے مگر یوں کہوں
غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام
سرکارِ اعلیٰحضرت

٨٤ وَ ذَاكَ حِيْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ
فَلَيْسَ يُنْكَرُ فِيْهِ حَالُ مُحْتَلِمِ

ظہورِ رویائے صادقہ: دیباچہ بلوغ نبوّة

(نبوّت! وہبی ہوتی ہے کسبی نہیں) ابتدأً خواب میں وحی کی صورت کا ہونا مقدماتِ وحیٔ نبوّت سے ہے۔ ایسے عظیم الشّان و مکرم وحی کے دعویٰ کا انکار ممکن نہیں تو پھر اوصاف، کمالِ بلوغت و رفعت تو ردّ ہی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ سرکار ﷺ کمالِ نبوّت پر اظہارِ نبوّت سے پہلے بھی فائز تھے۔ اللّٰھم صلِّ و سلّم و بارک علیہ

ے فتح بابِ نبوّت پہ بے حد درود
ختمِ دورِ رسالت پہ لاکھوں سلام
سرکارِ اعلیٰحضرت



تَبَارَكَ اللهُ مَا وَحْيٌ بِمُكْتَسِبٍ
وَلَا نَبِيٌّ عَلٰى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

وحی ہمیشہ وہبی اور خداداد: نبی کی ہر اطلاع سچی اور خداداد

اللہ رب العالمین کی ذات برکت والی ہے اور وحی محض اللہ کا فضل ہے۔ رسالت کے مستحق کو اللہ سب سے بہتر جانتا ہے، امورِ کائنات کی خبریں اور مغیبات کی اطلاع ہر اُس نبی علیہ السلام! جس کی نبوت ثابت اور معجزات متحقق؛ اور یہ بھی ضروری ہے کہ کوئی بھی نبی اللہ علیہ السلام اخبار بالغیب میں متہم بہ کذب ہو کہ آئندہ یا گزشتہ کا حال فرمائیں اور وہ واقعہ کے خلاف ظہور میں آئے! ہو ہی نہیں سکتا؛ کیا خوب فرمایا تاجدارِ بریلی سرکارِ اعلیٰ حضرت نے

> ؎ نہ رُوحِ امیں، نہ عرشِ بریں، نہ لوحِ مبیں، کوئی بھی کہیں
> خبر ہی نہیں، جو رمزیں کھلیں، ازل کی نہاں تمہارے لئے



كَمْ أَبْرَأَتْ وَصِبًا بِاللَّمْسِ رَاحَتُهُ
وَأَطْلَقَتْ أَرِبًا مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

دستِ مصطفیٰ: دستِ شفاء

کتنے ہی ایسے لوگ ہیں کہ جن کو آقائے دوجہاں ﷺ کی رفیع

الشّان اور عظیم المرتبت ہتھیلی مبارکہ سے مَس ہونے کی برکت نے بیماری سے بری فرمادیا اور شدید محتاجوں کو مرضِ جنوں کے پھندے سے رہائی عطا فرمائی۔ سچ فرمایا! تاجدارِ بریلی نے



سب طبیبوں نے دے دیا ہے جواب آہ! عیسیٰ اگر دوا نہ کرے

٨٧ وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهٗ
حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِي الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

دعائے پیغمبر ﷺ: خوشحالی کی پیامبر

قحط سالی کے باعث ہر سُو تروتازگی کا نشان تک نہ رہا۔ تو دعائے بابرکت نے خشک سالی کو زندہ فرمادیا کہ کثرتِ زراعت کے باعث زمیں پر سیاہی معلوم ہونے لگی گویا کہ وہ بقیہ زمانوں میں ماتھے کی سفیدی "غرّہ" (گھوڑے کی پیشانی میں سفیدی سے مستعار ہے) اور ہر شے کی غرّہ اچھی ہوتی ہے۔ سبحان اللہ

جن کو سوئے آسماں پھیلا کے جل تھل بھر دیئے
صدقہ ان ہاتھوں کا پیارے ہم کو بھی درکار ہے



٨٨ بِعَارِضٍ جَادَ اَوْ خِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا
سَيْبًا مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلًا مِّنَ الْعَرِمِ

شانِ استجابت اور بارانِ رحمت

حضور ﷺ کی دعا نے مردہ زمین کو بسبب بادلوں کی آمد کے زندہ فرمایا۔ جو خوب برسا! کہ اے مخاطب! تو نے اس سال وسیع وادیوں کو پانی کی عطایا (بہت بڑا طوفان) کہ یہ پانی سمندر سے یا وادی میں چلنے والا سیلابِ عرم۔ صلی اللہ علیک یا حبیب اللہ

اسی سرکار سے دنیا و دیں ملتے ہیں سائل کو
یہی دربارِ عالی، کنزِ آمالی و امانی ہے
(اعلیٰ حضرت)

(۸۹)
دَعَتْنِیْ وَوَصْفِیْ اٰیَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ
ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰی لَیْلًا عَلٰی عَلَمِ

معجزات حضور پُرنور ﷺ: مشہور اور مینارۂ نور

اے مخاطب! مجھے آقائے دوجہاں ﷺ کے معجزات میں مشغول رہنے دے جو اس قدر ظاہر و باہر، واضح و روشن ہیں جس طرح کہ مہمانی کی آگ رات کے وقت بلندئ کوہ پر روشن ہوتی ہے۔

کیجئے چرچا انہیں کا صبح و شام جانِ کافر پر قیامت کیجئے (اعلیٰ حضرت)

(۹۰)
فَالدُّرُّ یَزْدَادُ حُسْنًا وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ
وَلَیْسَ یَنْقُصُ قَدْرًا غَیْرَ مُنْتَظِمِ

معجزات کے درِ بیش بہا: ہوں منظوم تو سونے پہ سہاگہ

(مجھے معجزاتِ نبوی ﷺ نظم کرنے دے) کیونکہ موتی اگر ہار میں پرو دیئے جائیں تو ان کی خوبصورتی میں اور اضافہ ہو جاتا ہے۔ گو قیمتی موتی اگر بکھرے ہوئے بھی ہوں تو بھی ان کی قدر و قیمت کچھ کم نہیں ہوتی۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

؎ تمہاری چمک، تمہاری دمک، تمہاری جھلک، تمہاری مہک
زمین و فلک، سماک و سمک میں سکّہ نشاں تمہارے لئے
(اعلیٰ حضرت سرکار)

۹۱

فَمَا تَطَاوُلُ اٰمَالُ الْمَدِیْحِ اِلٰی
مَا فِیْہِ مِنْ کَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ

تذکرہ معجزات اور مصلحت اکتفا: شانِ اقدس ہے بہت اعلیٰ و ارفع

ذاتِ اقدس ﷺ کے اخلاقِ کریمانہ اور شمائلِ حسنہ تو اس قدر اعلیٰ اور بلند و بالا ہیں کہ وہاں تلک نعت گو کی اونچی اونچی آرزوؤں کی بھی رسائی نہیں۔ اس لئے کہ ان کی حد و غایت کو پہچاننا ناممکن ہے۔

؎ کہہ لے گی سب کچھ ان کے ثناء خواں کی خامشی
چپ ہو رہا ہے کہہ کے، میں کیا کیا کہوں تجھے
(اعلیٰ حضرت سرکار)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

دُعا

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِیْ

اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی (قدرت والی) آنکھوں کے ساتھ وہ آنکھیں

بِرُكْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ

جو سوتی نہیں اور کفایت فرما اپنے اسار کن کے ساتھ جس میں ذلت نہ ہو،

وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا

اور رحم فرما مجھ پر اپنی قدرت کے ساتھ۔ اور تو میری امید گاہ ہے، پس کتنی

عَلَیَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِیْ وَكَمْ مِّنْ بَلِیَّةٍ

نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر کی ہیں۔ تیرے لئے اِن (انعامات) کے

ابْتَلَیْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ

میرا شکریہ ادا کرنا کم ہے۔ اور کتنے مصائب ہیں۔ جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔

قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ

تیرے ان (مصائب) پر صبر کرنا میری طرف سے بہت تھوڑا ہے

قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَا مَنْ

اے وہ ذات جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر تھوڑا ہے۔ پس مجھے محروم نہ فرما۔ اور

رَاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

اے وہ (ذات) جن کے مصائب کے مقابلے میں میرا صبر بہت تھوڑا ہے۔ پس مجھے

الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا وَ یَاذَا النَّعْمَآءِ

رسوانہ کرتا، اے وہ ذات جس نے دیکھا مجھے گناہوں میں۔ پس مجھے رسوانہ کیا۔ اے

الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ

ایسی نیکی کرنے والے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اور ان نعمتوں والے جن کا شمار کبھی

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

نہیں کیا جائے گا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّ بِكَ اَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ

سردار حضرت محمد ﷺ اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر۔

وَ الْجَبَابِرَةِ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور تیری مدد سے میں دشمنوں اور جابروں کو ہٹاتا ہوں۔

سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ

اے اللہ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ پس میرا عذر

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَ تَعْلَمُ

قبول فرما اور تو جانتا ہے میری حاجت کو پس میرا سوال مجھے

مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ (اٰمِیْنَ)

عطا فرما۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے، سو مجھے بخش دے۔

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما۔

الصلوٰة والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

FIFTH ASSIGNMENT FOR TUESDAY

اَلْمَنْزِلُ الْخَامِسُ فِیْ یَوْمِ الثُّلَثَاءِ



البُردۃ النورانی فی سلسلۃ وظیفۃ النورانی

AL-BURDAT-UL-NOORANI

بحمد اللہ تعالیٰ "سعاوت" بروز منگل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ثلاثہ (۳) مرتبہ



یومیہ قصیدہ شریف کا ابتدائیہ درود شریف سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع، جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْاَ الدُّنْيَا وَمِلْاَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کی اشیاء

الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلْاَ الدُّنْيَا وَمِلْاَ

کے برابر اور رحم فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر دنیا و آخرت کی اشیاء کے برابر۔

الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے بہت مہربان، رحمت والے،

يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَا عِمَادَ

اے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدوں کو امان دینے والے۔

مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ

اے بے آسراؤں کے آسرا، اے بے سہاروں کے سہارے، اے مساکین کی دولت، اے

لَّا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ يَا عَظِيْمَ

کمزوروں کی حفاظت کرنے والے، اے فقیروں کے خزانے، اے عظیم پناہ گاہ، اے ہلاک

النَّجَاءِ يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ

ہونے والوں کو بچانے والے، اے غرق ہونے والوں کو نجات دینے والے، اے

يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ

احسان کرنے والے، اے جمال دینے والے، اے انعام کرنے والے، اے فضل کرنے والے،

يَا مُنِيْرُ اَنْتَ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ الَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ

اے غلبہ والے، اے جبر والے، اے روشنی کرنے والے تیرے لئے سجدہ کیا رات کی تاریکی

وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَآءِ

نے اور دن کی روشنی نے۔ سورج کی شعاعوں نے اور درختوں کے سایے نے اور پانی کی

وَنُوْرُ الْقَمَرِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ

سرسراہٹ نے اور چاند کی روشنی نے، اے اللہ! تو اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں

اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو کہ تیرے برگزیدہ بندے

وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ

اور رسول ہیں اور ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر، اے اللہ عطا فرما

سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ

ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ اور فضل اور فضیلت

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ

اور بلند مرتبہ۔ اے اللہ! بڑھا دے ان کے برہان کو اور ظاہر فرما ان کی دلیل

حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَاْمُوْلَهٗ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ

نبوت کو اور ان کو ان کی آرزو تک پہنچا، ان کے اہلِ بیت اور ان کی اُمت میں۔



اٰیَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَۃٌ
قَدِیْمَۃٌ صِفَۃُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمٖ

آیاتِ قرآن: معجزاتِ عظیمُ الشان

(آیاتِ قرآن) سچی آیات ربِّ رحمٰن کی جانب سے برحق ہیں (بلحاظ الفاظ وتلفظ اور نزول وتدوین اور کتابت فی المصاحف) حادث ہیں اور (بوجہ کلامُ اللہ) باعتبارِ معنیٰ وکلامِ نفس قدیم بھی کیونکہ یہ صفت ہے اس ذات پاک جلّ جلالہٗ کی جو موصوف بالقِدم ہے۔ اور یہ امر محقّق ہے کہ موصوف بالقِدم کی صفت بھی قدیم ہوتی ہے۔ ورنہ قدیم اَلْحل حوادث سے ہوجائے گا۔

> فرشتے خدم، رسولِ حشم، تمامِ امم، غلامِ کرم
> وجود و عدم، حدوث و قدم، جہاں میں عیاں تمہارے لئے



لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّھِیَ تُخْبِرُنَا
عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمٖ

آیاتِ قرآن بلندتر از زمان ومکاں

یہ قرآنی آیات کسی زمانے سے ہرگز مقیّد نہیں۔ بلکہ وہ ہمیں (ایک طرف اگر قدیم ترین اقوام) عاد اور ارم کی اطلاع دیتی ہیں تو (دوسری طرف) معاد (قیامت، حشرونشر) کی خبر سناتی ہیں۔

سے ان پر کتاب اتری، تِبْیَانًا لِّکُلِّ شَیْءٍ
تفصیل جس میں ماعبر و ما غبر کی ہے (جوگزر گیا، جو باقی رہا)

٩٤
دَامَتْ لَدَیْنَا فَفَاقَتْ کُلَّ مُعْجِزَۃٍ
مِّنَ النَّبِیِّیْنَ اِذْ جَآءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

آیات بے مثال اور معجزات لاجواب

آیاتِ قرآنیہ اور معجزاتِ فرقانیہ کو دوام و استمرار حاصل ہے (ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بسبب قِدم کے ساتھ موصوف ہونے، معاد وارم کی خبریں دینے اور نسخ و تبدیلی عارض نہ ہونے کے) کہ یہ آیتیں انبیاء علیہم السّلام ماسلف کے تمام معجزات پر فوقیت رکھتی ہیں کہ اُن کے معجزات ظاہر تو ضرور ہوئے مگر ہمیشہ باقی ہرگز نہ رہے۔

سے کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
پر نہ ڈوبے، نہ ڈوبا، ہمارا نبی ﷺ
(اعلیٰ حضرت سرکار)

٩٥
مُحْکَمَاتٌ فَمَا یُبْقِیْنَ مِنْ شُبَہٍ
لِذِیْ شِقَاقٍ وَّلَا یَبْغِیْنَ مِنْ حَکَمِ

آیاتِ بیّنات

آیاتِ الٰہیہ! خود حاکم اور ایسا فیصلہ کن (تحریف سے محفوظ، واضح)

کہ وہ کسی مخالف کیلئے کوئی گنجائش، شک و شبہ باقی نہیں رکھتیں اور نہ ہی کسی دوسرے منصف (ثالث) کی محتاج ہیں۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔ بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے حفاظت کرنے والے ہیں۔

۹۶ مَا حُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ
اَعْدَى الْاَعَادِىْ اِلَيْهَا مُلْقِىَ السَّلَمِ

شانِ اعجاز

ان آیاتِ قرآنیہ سے کہ (جو ایک معجزہ کا درجہ رکھتی ہیں) جب بھی کسی سخت ترین دشمن نے مقابلہ کی جسارت کی یا تو وہ غضب ناک ہو کر لوٹا یا سلامتی سے اسے قبول کیا۔ لاقوۃ الاّ باللہ

کفر دیتا ہے گواہی ! تیری سچائی کی
کلمہ پڑھتے ہیں بت خانوں میں اصنام تیرا — اعلیٰ حضرت سرکار

۹۷ رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا
رَدَّ الْغَيُوْرِ يَدَ الْجَانِىْ عَنِ الْحُرَمِ

اعجازِ بلاغت

ان آیات کی بلاغت نے معارضہ (مقابلہ) کرنے والے کے

دعویٰ کو ایسا رد کیا! جیسے کوئی مردِ غیور کسی بد کردار کو اپنے حرم سے روک دیا کرتا ہے۔ ؎ جب آ گئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
جلتے بجھا دیئے ہیں، روتے ہنسا دیئے ہیں!



لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِيْ مَدَدٍ
وَفَوْقَ جَوْهَرِهِ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

آیاتِ قرآنی گنجینۂ معانی

قرآن کی آیتیں اپنے اندر مثلِ موجِ دریا کے معنیٰ رکھتی ہیں کہ جو سمندر کی موجوں کی طرح ایک دوسرے کی معاون اور مددگار ہیں اور یہ معنیٰ اپنے حسن و جمال اور قدر و قیمت میں سمندر کے موتیوں پر فوقیت رکھتی ہیں۔ یہ امر ظاہر ہے کہ جواہرات اگرچہ کتنے ہی قیمتی کیوں نہ ہوں مگر ان کی ایک قیمت ہوتی ہے بخلاف آیاتِ الٰہیہ کے۔ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادً الِكَلِمَاتُ رَبِّيْ، اگر سمندر میرے رب کے کلمات لکھنے کے لئے سیاہی بن جائیں تو سیاہی ختم ہو جائے قبل اس کے کہ میرے رب کے کلمات ختم ہوں



فَلَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَجَائِبُهَا
وَلَا تُسَامُ عَلَى الْاِكْثَارِ بِالسَّأَمِ

قرآنی آیات : مخزنِ عجائبات

آیاتِ قرآنیہ کے عجائبات لاتعداد اور بے شمار ہیں مگر ان کی کثرت کا شمار چھوڑنے پر مجبور نہیں کرتا اور کثرتِ عجائبات و تلاوت سے اکتاہٹ کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ کیونکہ سب سے زیادہ پڑھی جانے والی اس کتاب کا اعجاز ہے کہ جتنا زیادہ پڑھو، رغبت زیادہ ہوتی اور نئے نئے نکتے اُبھرتے ہیں۔

ؔ تیرا قرآن ، زمانے کا نصابِ فردا
دینِ مستقبلِ انسان ہے اسلام تیرا



قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيهَا فَقُلْتُ لَهُ
لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللهِ فَاعْتَصِمِ

تلاوت، آنکھوں کی ٹھنڈک : تلاوت، حبل اللہ سے تمسک

قرآنی آیات (کی تلاوت) سے تلاوت کرنے والے کی آنکھ (کیف وسرور سے) ٹھنڈی ہوئی تو میں نے اسے کہہ دیا بخدا تو بے شک خدا کی رسّی کو پکڑنے میں فتح یاب ہوگیا۔ پس اسے خوب مضبوطی سے پکڑے رکھ۔

ؔ جس کے چہرے سے ہو ہر رات نیا چاند طلوع
ظلم و ظلمت کا، وہ ہر نقش مٹانے والا!



اِنۡ تَتۡلُهَا خِيۡفَةً مِّنۡ حَرِّ نَارِ لَظٰى
اَطۡفَاۡتَ حَرَّ لَظٰى مِنۡ وِّرۡدِهَا الشَّبِمِ

قرآنی آیات، خنک آبِ حیات: تلاوت، نارِ جہنم سے نجات

اگر تو انہیں گرمیٔ آتشِ جہنم کے خوف سے تلاوت کرے تو (گویا) ان آیات کے آبِ خنک کے سرد چشمے! دوزخ کی گرمی کو بجھا دیں گے۔

؎ آرزومندی، پُرامیدی، اولُوالعزمی کے ساتھ
جوکرے مشکل کو آساں، کون! ہے تیرے سوا



كَاَنَّهَا الۡحَوۡضُ تَبۡيَضُّ الۡوُجُوۡهُ بِهٖ
مِنَ الۡعُصَاةِ وَقَدۡ جَاۤءُوۡهُ كَالۡحُمَمِ

آیاتِ قرآن بمنزلہ حوضِ کوثر: بخششِ عصیاں اور چہرے منوّر

گویا کہ یہ آیات حوضِ کوثر ہیں! جس میں غسل کرنے سے گناہگاروں کے چہرے سفید ہو جائیں گے۔ حالانکہ جب وہ حوض پر آتے ہیں تو (گناہوں کی سیاہی سے) بیشک وہ کوئلے کی مانند سیاہ ہوتے ہیں۔ ـــــــ اللّٰھم صلِّ وسلِّم وبارِک علیہ

؎ دستگیرِ خستہ حالاں، تُو نہیں تو کون ہے؟
فکر مندِ دردمنداں کون ہے تیرے سوا؟



وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيزَانِ مَعْدِلَةً
فِي الْقِسْطِ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

قرآن، نظامِ عدل: قرآن، قیامِ عدل

اور قرآنی آیات عدل کرنے میں پُل صراط (تمیزِ حق و باطل قائم کرنے والے پُل) اور میزان کی مانند ہیں۔ پس (صحیح معنوں میں) لوگوں کے درمیان عدل ان کے بغیر قائم ہی نہیں ہو سکتا۔

> کس میں طاقت ہے کہ روکے! جو فسادِ بحر و بَر
> امنِ عالم کا نگہباں، کون ہے تیرے سوا؟



لَا تَعْجَبَنْ لِحَسُودٍ رَاحَ يُنْكِرُهَا
تَجَاهُلًا وَهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

معارفِ قرآن، مسلّم و مبرہن: معترض محض بد باطن دشمن

(قرآن کے فضائل و برکات اظہر من الشمس ہیں با ایں ہمہ) اگر کوئی حاسد! ذہانت و فطانت اور فہم و فراست کے باوجود آیاتِ قرآن اور فضائلِ رسول ﷺ کا انکار کرے، تو تمہیں اس پر تعجب نہیں ہونا چاہئے۔

> تمہیں حاکم برایا، تمہیں قاسم عطایا
> تمہیں دافعِ بلایا، تمہیں شافعِ خطایا



قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَمَدٍ
وَيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمٖ

بیمار ذہن: بیمار سوچ

(کیونکہ بعض اوقات) آنکھ آشوبِ چشم کی وجہ سے سورج کی روشنی کو بُرا سمجھنے لگتی ہے اور منہ، بیماری کی وجہ سے آبِ شیریں کے ذائقے تک کو ناپسند کرتا ہے۔ (اللہ اکبر)

؎ برستا نہیں دیکھ کر ابرِ رحمت!
بدوں پر بھی برسا دے برسانے والے



يَا خَيْرَ مَنْ يَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهٗ
سَعْيًا وَّفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَيْنُقِ الرُّسُمٖ

بحرِ جود و سخا

اے سردارِ دو جہاں ﷺ! آپ ان لوگوں میں اعلیٰ و برتر ہیں جن کے گھروں کی طرف حاجت منداور مصیبت زدہ سائل پیادہ پا دوڑتے ہوئے اور تیز رفتار اونٹیوں کی پیٹھوں پر سوار ہو کر قصد کرتے ہیں۔

؎ وہ نامی کہ نامِ خدا نام تیرا
رؤفُ الرّحیم و علیم و علی ہے



وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ
وَّمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمٖ

آیۂ کبریٰ اور نعمتِ عظمیٰ

اور اے وہ ذاتِ ستودہ صفات ﷺ! کہ جو عبرت (حق و باطل میں امتیاز) حاصل کرنیوالے کے لئے سب سے بڑی نشانی (معجزہ) ہے اور اے وہ ذاتِ اقدس ﷺ کہ جو غنیمت جاننے (قدر کرنے والے کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہ

کس پیغمبر کا لقب ہے، رحمۃ اللعٰلمین؟
"النبیؐ" از روئے قرآں، کون ہے تیرے سوا



سَرَيْتَ مِنْ حَرَمٍ لَيْلًا اِلٰى حَرَمٍ
كَمَا سَرَى الْبَدْرُ فِيْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

لیلۃُ الاسراء...... مسجدِ حرام تا بہ مسجدِ اقصیٰ

یارسول اللہ ﷺ! آپ نے بوقتِ شب ایک حرم (بیتُ الحرام، کعبہ) سے دوسرے حرم (بیتُ المقدس) تک اس شان سے سفر کیا جس طرح کہ چودھویں رات کا ماہِ کامل شبِ تاریک

کے اندھیروں میں نُور بکھیرتا ہوا محوِ خرامِ ناز ہوتا ہے۔

؎ وہ سرورِ کشورِ رسالت، جو عرش پر جلوہ گر ہوئے تھے
نئے نرالے طرب کے ساماں، عرب کے مہماں کے لئے تھے



وَبِتَّ تَرْقٰی اِلٰی اَنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً
مِنْ قَابَ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَكْ وَلَمْ تُرَمِ

معراجِ مصطفٰے ﷺ ..... تا بہ قاب قوسین او ادنیٰ

اور رات ہی رات میں آقائے دو جہاں ﷺ کی ترقی و رفعت کا یہ عالم ہوا کہ قاب قوسین او ادنیٰ کا وہ مقامِ بلند (ایسا بلندیوں پر تھا) جس کا نہ تو تصوّر کیا جا سکتا ہے اور نہ طلب وقصد۔ اللہ اکبر

؎ قصرِ دنیٰ کے راز میں عقلیں تو گُم ہیں جیسی ہیں
رُوحِ قدس سے پُوچھیے، تم نے بھی کچھ سُنا کہ یوں



وَقَدَّمَتْكَ جَمِيْعُ الْاَنْبِيَآءِ بِهَا
وَالرُّسُلِ تَقْدِيْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰی خَدَمِ

امامُ الانبیاء اور مخدومُ الانبیاء

تمام انبیاء و مُرسلین نے وہاں (بیتُ المقدس میں) حضور پُر نُور ﷺ کو اِس شان سے اپنا امام بنایا جیسا کہ خادم اپنے مخدوم کو

مقدم رکھتے ہیں۔ ـــــــ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

؎ نمازِ اقصٰی میں تھا یہی سِرّ، عیاں ہوں معنیٔ اوّل آخر
کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر، جو سلطنت آگے کر گئے تھے



وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِھِمْ
فِیْ مَوْکِبٍ کُنْتَ فِیْہِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

سرِ خیل الانبیاء اور سالارِ لشکرِ ملائکہ

اے سیاحِ لامکاں! آپ ہی کی تو ہے ذاتِ ستودہ صفات جو (انبیاء علیہم السلام سے مختلف آسمانوں پر ملتے ہوئے) پے در پے اس شان سے تشریف لے جا رہے تھے کہ لشکرِ شاہسواراں (ملائکہ مقربین) ساتھ تھا (اے پیارے محبوب ﷺ) جس کے آپ علمبردار تھے۔

؎ تجلّیِ حق کا سہرہ سر پر، صلوٰۃ و تسلیم کی نچھاور
دو رُویہ قدسی پرے جما کر کھڑے سلامی کے واسطے تھے



حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَأْوًا لِّمُسْتَبِقٍ
مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًی لِّمُسْتَنِمِ

مقامِ لی مع اللہ تک بھلا کس کی رسائی ہو؟

آقائے دو جہاں حضور پُرنور ﷺ (برابر بلندیوں پر چڑھتے ہی

چلے گئے) یہاں تک کہ آپ نے کسی آگے بڑھنے والے کیلئے قرب کی کوئی غایت نہ رہنے دی اور نہ کسی طالبِ رفعت کے لئے کسی درجۂ رفعت کی۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰه

ے غبار بن کر نثار جائیں کہاں اب اس راہ گزر کو پائیں
ہمارے دِل، حوریوں کی آنکھیں، فرشتوں کے پَر جہاں بچھے تھے

۱۱۳ حَفَضْتَ كُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ
نُوْدِيْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

اُدن مُنّی یا حبیبی

حضور پُرنور آقائے دوجہاں ﷺ نے اپنے خداداد مقامِ بلند کی نسبت! ہر مقام اور ہر صاحبِ مقام کو مؤخر و مسخر کر دیا۔ جیسے اضافت کی وجہ سے کلمے کو زیر آتی ہے کیونکہ آقائے دوجہاں ﷺ بلندیٔ مرتبہ (یا محمد ﷺ! اُدن کے اعزاز) سے بلندی کی طرف ندا دیئے گئے جیسے کہ منادیٰ مفرد علمِ مرفوع میں پڑھا جاتا ہے۔ —— صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰه

ے قربِ حق کی منزلیں تھے، تم سفر کا منتہا ہو
سب بشارت کی اذاں تھے، تم اذاں کا مدعا ہو

۱۱۴

كَيْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَيِّ مُسْتَتِرٍ
عَنِ الْعُيُوْنِ وَسِرٍّ اَيِّ مُكْتَتَمِ

وصلِ ربّ اور انتہائے قرب

معراج اور ندائے قرب میں آقائے دو جہاں حضور پُرنُور ﷺ ایسے وصلِ الٰہی پر فائز المرام ہوئے کہ جو (ملائکہ مقربین اور عارفین کاملین کی) آنکھوں سے بھی کتنا زیادہ پوشیدہ ہے اور وہ ایک راز تھا جو نہایت سر بستہ تھا۔ خدا جانے یا خدا کے پیارے محبوب ﷺ جانیں!

نبی سرورِ ہر رسول وولی ہے
نبی رازدارِ مع ''اللہ'' لی ہے
سرکارِ اعلیٰ حضرت

۱۱۵

فَحُزْتَ كُلَّ فَخَارٍ غَيْرَ مُشْتَرَكٍ
وَجُزْتَ كُلَّ مَقَامٍ غَيْرَ مُزْدَحَمِ

مدارجِ افتخار اور فضائل بیشمار

یارسول اللہ ﷺ! آپ نے ہر قابلِ فخر اور ہر لائقِ فخر فضیلت (مثلاً شفاعت، ختمِ نبوت اور مقام محمود وغیرہ) بلاشرکتِ غیر اپنی ذاتِ ستودہ صفات میں اللہ رب العالمین کے فضل سے جمع فرمالی اور ہر بلندیٔ مقام سے بغیر کسی مقابل کے منفرد و یگانہ ہی گزر گئے۔

؎ ہے بے تاب جس کیلئے عرشِ اعظم
وہ اس رہرو لامکاں کی گلی ہے



۱۱۶

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيْتَ مِنْ رُتَبٍ
وَعَزَّ اِدْرَاكُ مَا اُوْلِيْتَ مِنْ نِعَمٍ

مرتبے بے شمار اور عظیمُ القدر، نعمتیں حدِ ادراک سے بلند تر

اللہ کے پیارے محبوب ﷺ جن مراتب کے مالک بنائے گئے، ان کی بڑی ہی قدر و منزلت ہے اور جن خاص نعمتوں سے نوازے گئے وہ فہم وادراک سے بالاتر اور دشوارتر۔ اللہ اکبر

؎ تیرے خُلق کو حق نے عظیم کہا، تیری خَلق کو حق نے جمیل کیا
کوئی تجھ سا ہوا ہے نہ ہوگا شہا تیرے خالقِ حسن وادا کی قسم

دورانیہ قصیدہ بُردہ شریف میں، حضور پیر و مرشد حضرت قائدِ اہلسنت **علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی** دامت برکاتہم العالیہ حضرت شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے شعر:

بَلَغَ الْعُلٰے بِكَمَالِهٖ ، كَشَفَ الدُّجٰے بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ، صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

کو از حد پسند فرماتے اور اہلِ مجلس سے بار بار دہرانے کا حکم فرماتے۔

دُعا

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِىْ بِعَيْنِكَ الَّتِىْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِىْ

اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی (قدرت والی) آنکھوں کے ساتھ وہ آنکھیں

بِرُكْنِكَ الَّذِىْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِىْ بِقُدْرَتِكَ

جو سوتی نہیں اور کفایت فرما اپنے اسا رکن کے ساتھ جس میں ذلت نہ ہو،

وَاَنْتَ رَجَائِىْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا

اور رحم فرما مجھ پر اپنی قدرت کے ساتھ۔ اور تُو میری امید گاہ ہے، پس کتنی

عَلَىَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِىْ وَكَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ

نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر کی ہیں۔ تیرے لئے ان (انعامات) کے

ابْتَلَيْتَنِىْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِىْ فَيَا مَنْ

میرا شکریہ ادا کرنا کم ہے۔ اور کتنے مصائب ہیں۔ جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔

قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِىْ فَلَمْ يَحْرِمْنِىْ وَيَا مَنْ

تیرے ان (مصائب) پر صبر کرنا میری طرف سے بہت تھوڑا ہے

قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ صَبْرِىْ فَلَمْ يَخْذُلْنِىْ وَيَا مَنْ

اے وہ ذات جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر تھوڑا ہے۔ پس مجھے محروم نہ فرما۔ اور

رَاٰنِىْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِىْ يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

اے وہ (ذات) جن کے مصائب کے مقابلے میں میرا صبر بہت تھوڑا ہے۔ پس مجھے

الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا اَوْ یَا ذَا النَّعْمَآءِ

رسوانہ کرنا۔ اے وہ ذات جس نے دیکھا مجھے گناہوں میں۔ پس مجھے رسوانہ کیا۔ اے

الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ

ایسی نیکی کرنے والے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اور ان نعمتوں والے جن کا شمار کبھی

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا

نہیں کیا جائے گا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ

سردار حضرت محمد ﷺ اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر۔

وَالْجَبَابِرَةِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور تیری مدد سے میں دشمنوں اور جابروں کو ہٹاتا ہوں۔

سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ

اے اللہ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ پس میرا عذر

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ

قبول فرما اور تو جانتا ہے میری حاجت کو پس میرا سوال مجھے

مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ (اٰمِیْن)

عطا فرما۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے، سو مجھے بخش دے۔

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

SIXTH ASSIGNMENT FOR WEDNESDAY

اَلْمَنْزِلُ السَّادِسُ فِیْ یَوْمِ الْأَرْبَعَاءِ



AL-BURDAT-UL-NOORANI

بحمد اللہ تعالےٰ "سعادت" بروز بدھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ثلاثہ (۳) مرتبہ



یومیہ قصیدہ شریف کا ابتدائیہ درود شریف سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع، جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کی اشیاء

الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِّلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ

کے برابر اور رحم فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر دنیا و آخرت کی اشیاء کے برابر۔

الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے بہت مہربان، رحمت والے،

يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَا عِمَادَ

اے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدوں کو امان دینے والے۔

مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ

اے بے آسراؤں کے آسرا، اے بے سہاروں کے سہارے، اے مساکین کی دولت، اے

لَّا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَاءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَاءِ يَا عَظِيْمَ

کمزوروں کی حفاظت کرنے والے، اے فقیروں کے خزانے، اے عظیم پناہ گاہ، اے ہلاک

النَّجَاءِ يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ

ہونے والوں کو بچانے والے، اے غرق ہونے والوں کو نجات دینے والے، اے

يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ

احسان کرنے والے، اے جمال دینے والے، اے انعام کرنے والے، اے فضل کرنے والے،

يَا مُنِيْرُ اَنْتَ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ

اے غلبہ والے، اے جبر والے، اے روشنی کرنے والے تیرے لئے سجدہ کیا رات کی تاریکی

وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَآءِ

نے اور دن کی روشنی نے۔ سورج کی شعاعوں نے اور درختوں کے سایے نے اور پانی کی

وَنُوْرُ الْقَمَرِ يَا اللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ لَكَ

سرسراہٹ نے اور چاند کی روشنی نے، اے اللہ! تو اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں

اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو کہ تیرے برگزیدہ بندے

وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ

اور رسول ہیں اور ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر، اے اللہ عطا فرما

سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ

ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ اور فضل اور فضیلت

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ

اور بلند مرتبہ۔ اے اللہ! بڑھا دے ان کے برہان کو اور ظاہر فرما ان کی دلیل

حُجَّتَهٗ وَاَبْلِغْهُ مَأْمُوْلَهٗ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ

نبوت کو اور ان کو ان کی آرزو تک پہنچا، ان کے اہلِ بیت اور ان کی اُمت میں۔

۱۱۷

بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا
مِنَ الْعِنَایَةِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْهَدِمٖ

شریعتِ آقائے نامدار ﷺ : محکم، مستحکم اور پائیدار

اے صاحبانِ ایمان! ہمارے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ رب العالمین کی خاص عنایت ورحمت سے ہمیں (ذاتِ اقدس ﷺ کی شریعت کی صورت میں) ایسا ستون میسر آیا کہ جو کبھی گرنے والا نہیں۔



سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی
سب سے بالا و والا ہمارا نبی

۱۱۸

لَمَّا دَعَی اللّٰہُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِہٖ
بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ

ہمارے داعیٔ حق، خیرُ الرُّسُل : ہم اہلِ اسلام خیرُ الاُمم

جب اللہ رب العالمین نے پیارے محبوب حضور پُرنُور ﷺ اطاعتِ خداوندی کی دعوت دینے والے کو اکرمُ الرسل (افضلُ الانبیاء) کہہ کر بلایا تو (ان کے طفیل) ہم بھی اکرمُ الامم (افضلُ الامم) قرار پائے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ



؎ یہ تو کرم ہے ان کا ورنہ، مجھ میں تو ایسی بات نہیں
اتنا دیا سرکار نے مجھ کو، اتنی میری اوقات نہیں

۱۱۹ رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰی اَنْبَاءُ بِعْثَتِهٖ
كَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

؎ وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوتِ ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی

اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنور ﷺ کے مبعوث ہونے کی پُرشوکت خبر نے دشمنوں کے دلوں کو خوف زدہ کر دیا جس طرح کہ شیر کی گرج بکریوں کے ریوڑ پر کپکپی طاری کر دیتی ہے۔

؎ جس کے آگے کھنچی گردنیں جھک گئیں
اُس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام (اعلیٰ حضرت)

۱۲۰ مَازَالَ يَلْقَاهُمْ فِيْ كُلِّ مُعْتَرَكٍ
حَتّٰى حَكَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰى وَضَمٍ

حبیبِ خدا ﷺ : رزم آرا

اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کافروں سے ہمیشہ معرکہ آرا رہے ہر میدانِ جنگ میں؛ یہاں تک کہ وہ کافر! مجاہدینِ اسلام کی نیزہ

آزمائی سے ایسے گوشت کی طرح ہو گئے کہ جو تختۂ قصاب پر ہو۔

> شکلِ بشر میں، نُورِ الٰہی اگر نہ ہو!
> کیا قدر اس خمیرہ ماو مدر کی ہے



وَدُّوا الفِرَارَ فَكَادُوا يَغْبِطُونَ بِهٖ
أَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

مجاہدین اسلام کی یلغار اور منکرین حق کی تمنائے فرار

(بچے کھچے) کافر تو "بھاگنا" ہی چاہتے تھے (لیکن مجاہدین کے پے در پے حملوں سے ان کیلئے راہ فرار بند تھی) پس وہ حسرت کرتے رہ گئے (اپنے مقتول ساتھیوں کے) اُن جسموں کے ٹکڑوں پر کہ جن کو گدھ اور دوسرے مُردار خور پرندے لے اُڑے تھے۔ اللہ اکبر (کافر کی حسرت! قیامت میں اس سے بھی بڑھ کر ہوگی)

> آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
> پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا!



تَمْضِي اللَّيَالِي وَلَا يَدْرُونَ عِدَّتَهَا
مَا لَمْ تَكُنْ مِنْ لَيَالِي الْأَشْهُرِ الْحُرُمِ

کافروں کی نیند حرام: ماسوائے اشہرِ حرام

راتوں پر راتیں گزر رہی تھیں، کفار غایتِ خوف و ہراس میں انکا شمار، شعور تک نہیں رکھتے جب تک اشہرِ حرام کی راتیں نہ آجائیں (میدانِ جنگ میں آنے کے بعد کفار کی بدحواسی) اللہ اکبر
اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا۔ بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی۔



کَاَنَّمَا الدِّیْنُ ضَیْفٌ حَلَّ سَاحَتَھُمْ
بِکُلِّ قَرْمٍ اِلٰی لَحْمِ الْعِدٰی قَرِمٖ

ہر مجاہد مہمان نرالا: دشمن اس کا تر نوالہ

گویا! بے شک "دینِ اسلام" ایک ایسا عظیمُ الشّان مہمان تھا! کہ جو اپنے ساتھ کئی عظیمُ القدر سرداروں کو لے کر ان (کافروں) کے صحن میں اُترا اور ہر سردار اُن دشمنوں کے گوشت کی بے پناہ حرص رکھتا تھا۔

> کہا حق نے آغوشِ رحمت میں لے کر
> جو تیرا نہیں ہے، وہ میرا نہیں ہے



یَجُرُّ بَحْرُ خَمِیْسٍ فَوْقَ سَابِحَۃٍ
یَرْمِیْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمٖ

اسلام سیلِ شاہواراں: متلاطم اور رواں دواں

اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنور ﷺ تیز رفتار سواریوں پر سوار

ایک ''لشکرِ کامل'' جو ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح تھا!
ہمیشہ ہی قیادت فرماتے رہے۔ ایسے بہادروں کی موجوں میں
جو ہر طرح کی تکلیف برداشت کرتے، ایک دوسرے سے آگے
بڑھنے کی خاطر باہم ٹکراتے اور کافروں پر نیزہ زنی اور تیر افگنی
فرماتے ـــــــ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

۱۲۵
مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ
يَسْطُوْا بِمُسْتَاْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمِ

ہر مجاہد مجیبِ دعوتِ حق: خاتمۂ کفر جس کا عزم برحق

شجاعانِ اسلام کہ وہ جن کا ہر فرد! دعوتِ حق کو دل و جان سے
قبول کرنے والا، محض اللہ ربُّ العالمین سے اجرِ جہاد چاہنے والا
، ایسی تلوار سے حملہ آور ہونے والا کہ جو کفر کو جڑ سے اکھاڑنے اور
ہلاک کرنے کا سبب بنتا۔ (اللہ اکبر)

۱۲۶
حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهِيَ بِهِمْ
مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمِ

صحابہ اشد علی الکفار کی تفسیر: اعلاء کلمۃ الحق اس کی ہے تعبیر

(صحابہ کرام رضوانُ اللہ علیہم اجمعین کے برسرِ پیکار رہنے سے) ملتِ

اِسلامیہ (جس کا وُجود بذات خود ان بہادر صحابہ کا مرہُونِ منت تھا) کی ایسی حالت ہوگئی کہ جو پہلے جُدا اور غریبُ الوطن تھی لیکن اب وہ ایک بہت بڑی برادری عزیز و اقرباء والی ہوگئی۔

١٢٧

مَكْفُوْلَةً اَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ
وَّخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمِ

صحابۂ کرام کی مساعی مقبول: ملّتِ اِسلام تا بہ ابد مکفول

(یہاں تک کہ) ملتِ اسلامیہ! ان بہادر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بدولت بہترین باپ اور شوہر (بِخَیرِ بعلٍ) حضور پُرنُور ﷺ کے ذریعے ہمیشہ کے لئے ہر دشمن سے محفوظ تا قیامِ قیامت سرپرستیٔ حضور پُرنُور ﷺ کے) اب ملتِ اسلامیہ نہ کبھی یتیم ہو گی اور نہ بیوہ ـــــــــ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

١٢٨

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مَصَادِمَهُمْ
مَاذَا رَاٰى مِنْهُمْ فِيْ كُلِّ مُصْطَدَمِ

صحابہ صبر و اثبات کے کوہ و جبل: گواہ ان کی شجاعت کے دشت و جبل

وہ صحابہ (صبر و ثبات اور قوت و استقامت کے) پہاڑ ہیں اگر اُن کے بارے میں (اگر کچھ پُوچھنا ہو تو) ان کے میدان ہائے

جنگ سے پوچھ! جو قسم کھا کر ان بہادروں کا خطبہ پڑھ رہے ہیں کہ انہوں نے ہر معرکہ میں کیا کیا شان دیکھی۔ سُبحان اللّٰہ العظیم

۱۲۹
وَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا
فُصُوْلُ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰى مِنَ الْوَخَمِ

بدر و حنین شجاعت صحابہ کے گواہ: بدر و حنین ہلاکتِ اعدا کے گواہ

حنین، بدر اور اُحد کے غزوات (کارزاروں) سے پُوچھ! جب کہ کافروں کیلئے موت کی ایسی فصلیں موجود تھیں جو آفات وبلیّات کے ایام اور وہ وباؤں سے بڑھ کر بلائے عام کے موسم!

۱۳۰
اَلْمُصْدِرِى الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ
مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمِ

ہر مجاہد کی شمشیر برّاں: دشمن کی ہلاکت کا سامان

صحابہ کرام رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین اپنی سفید صیقل تلواروں کو سُرخ خُون پلا کر واپس لانے والے جب کہ تلواریں دشمنوں کے سیاہ بالوں میں جاتی تھیں ——— وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ہ

۱۳۱
وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَا تَرَكَتْ
اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

نیزہ ہائے مجاہدین کی تحریریں: جسمِ اعداء پر نقطہ دار تعزیریں

وہ شجاعانِ اسلام لکھتے اور نقش کرتے اپنے گندم گوں خطی نیزوں کے ساتھ؛ کہ ان کی قلموں نے جسمِ اعداء کا کوئی حرف (عضو) بغیر نقطے (زخم) کے نہیں چھوڑا مگر نقطہ لگا کر۔ (اللہ اکبر)

۱۳۲ شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ
وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

مجاہد بھی مسلّح مشرک بھی مسلّح تاہم: چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہتھیاروں سے سج کر، یا رُعب ہو کر کہ اُن کی نشانی (تقویٰ وطہارت) خاص تھی جو انہیں غیروں سے ممتاز کر دیتی۔ گلاب (کا پودا) ببول (کے درخت) سے (گو: دونوں یکساں خاردار ہیں) ممتاز ہی ہوا کرتا ہے۔ سبحان اللہ

۱۳۳ تُهْدِي إِلَيْكَ رِيَاحُ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ
فَتَحْسَبُ الزَّهْرَ فِي الْأَكْمَامِ كُلَّ كَمِي

بادِ صبا ان کی فتح ونصرت کی پیامبر: ہر مجاہد غلافِ زرہ میں مثلِ شگوفۂ تر

فتح ونصرتِ الٰہی کی ہوائیں ان بہادروں کی خوشبو کا تحفہ تجھ تک پہنچاتی ہیں۔ پس تو (ان کی خوش نمائی اور خوشبو کا مشاہدہ

کر کے) سمجھے گا کہ ہر زرہ پوش بہادر غلافوں میں تروتازہ ہے۔

۱۳۴ كَأَنَّهُمْ فِي ظُهُورِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا
مِنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَا مِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

ہر مجاہد صاحبِ رہوار: ہر بہادر ماہرِ سوار

گویا بے شک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین (شاہسوارانِ اسلام) گھوڑوں کی پشتوں پر محض از راہِ مہارتِ شہسواری ٹیلے کی (مضبوط جڑ والی) گھاس کی طرح آسن جما کر بیٹھے نہ کہ زینوں کے سخت کسے ہونے کے سبب۔ فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعًا ۝ فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعًا ۝

۱۳۵ طَارَتْ قُلُوبُ الْعِدٰى مِنْ بَأْسِهِمْ فَرَقًا
فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبَهْمِ وَالْبُهَمِ

مجاہدین کی ہیبت و باس اور کفار کا خوف و ہراس

دشمنوں کے دل شجاعانِ اسلام کے حملوں کی شدت کے خوف سے اڑتے لگے۔ گویا کہ وہ (دل) بھیڑ بکری کے بچوں اور بہادروں میں تمیز نہ کر پاتے (معمولی آہٹ بھی مجاہد کا حملہ محسوس ہوتی)

۱۳۶ وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُولِ اللّٰهِ نُصْرَتُهُ
اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِيْ اٰجَامِهَا تَجِمِ

؎ ہر کہ عشقِ مصطفےٰ سامانِ اوست بحر و بر در گوشۂ دامانِ اوست

جس شخص کے ساتھ رسول پاک ﷺ کی مدد (تائید و نصرت) شاملِ حال ہو اگر اس کو شیر اپنے کچھاروں میں ملیں تو دم بخود ہو کر جائیں۔

۱۳۷

وَلَنْ تَرٰی مِنْ وَّلِیٍّ غَیْرِ مُنْتَصِرٍ
بِہٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرِ مُنْقَصِمِ

یارانِ نبی، مظفر و منصور: دشمنانِ نبی مغلوب و مقہور

حضور پُرنور ﷺ کے دربار کا جو قریب ہوگا تو ہرگز نہیں دیکھے گا کہ سرکار ﷺ کا کوئی دوست ان کی مدد کے طفیل کبھی ناکام رہنے والا ہو اور تو ان کا کوئی دشمن ایسا نہیں دیکھے گا کہ جو ہزیمت (شکست) کھانے والا نہ ہو۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

۱۳۸

اَحَلَّ اُمَّتَہٗ فِیْ حِرْزِ مِلَّتِہٖ
کَاللَّیْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِیْ اَجَمِ

؎ امتش در حرزِ دیوارِ حرم نعرہ زن مانند شیراں در اجم (اقبال)

حضور پُرنور شافع یوم النشور ﷺ کا اُمت کو ملت کی ایسی مضبوط پناہ گاہ میں اتارنا ایسے جیسے کہ شیر بمع اپنے بچوں کے کچھار میں بے فکر اترا ہو۔ (یہ اللہ رب العالمین کی حکمتوں میں سے ایک)

دُعا

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِیْ

اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی (قدرت والی) آنکھوں کے ساتھ وہ آنکھیں

بِرُكْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ

جو سوتی نہیں اور کفایت فرما اپنے اسا رکن کے ساتھ جس میں ذلت نہ ہو،

وَاَنْتَ رَجَائِیْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا

اور رحم فرما مجھ پر اپنی قدرت کے ساتھ۔ اور تو میری امید گاہ ہے، پس کتنی

عَلَیَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِیْ وَكَمْ مِّنْ بَلِیَّةٍ

نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر کی ہیں۔ تیرے لئے ان (انعامات) کے

ابْتَلَیْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ

میرا شکریہ ادا کرنا کم ہے۔ اور کتنے مصائب ہیں۔ جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔

قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ

تیرے ان (مصائب) پر صبر کرنا میری طرف سے بہت تھوڑا ہے

قَلَّ عِنْدَ بَلِیَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَا مَنْ

اے وہ ذات جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر تھوڑا ہے۔ پس مجھے محروم نہ فرما۔ اور

رَّانِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ یَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

اے وہ (ذات) جن کے مصائب کے مقابلے میں میرا صبر بہت تھوڑا ہے۔ پس مجھے

الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا اَوْ یَاذَا النَّعْمَآءِ

رسوانہ کرنا، اے وہ ذات جس نے دیکھا مجھے گناہوں میں۔ پس مجھے رسوانہ کیا۔ اے

الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ

ایسی نیکی کرنے والے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اور ان نعمتوں والے جن کا شمار کبھی

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا

نہیں کیا جائے گا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ

سردار حضرت محمد ﷺ اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر۔

وَالْجَبَابِرَةِ ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور تیری مدد سے میں دشمنوں اور جابروں کو ہٹاتا ہوں۔

سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ

اے اللہ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ پس میرا عذر

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ

قبول فرما اور تو جانتا ہے میری حاجت کو پس میرا سوال مجھے

مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ (اٰمِیْن)

عطا فرما۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے، سو مجھے بخش دے۔

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما۔

الصلوٰة والسلام عليك يا سيدي يا رسول الله

SEVENTH ASSIGNMENT FOR THURSDAY

اَلْمَنْزِلُ السَّابِعُ فِيْ يَوْمِ الْخَمِيْسِ



AL-BURDAT-UL-NOORANI

بحمد اللہ تعالےٰ "سعادت" بروز جمعرات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

ثلاثہ (۳) مرتبہ



یومیہ قصیدہ شریف کا ابتدائیہ درود شریف ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع، جو بہت مہربان رحمت والا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ

اے اللہ! رحمت نازل فرما ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کی اشیاء

الْاٰخِرَةِ وَارْحَمْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ

کے برابر اور رحم فرما ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ پر دنیا و آخرت کی اشیاء کے برابر۔

الْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ

اے اللہ بے شک میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے بہت مہربان، رحمت والے،

يَا جَارَ الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ يَا عِمَادَ

اے پناہ طلب کرنے والوں کو پناہ دینے والے، اے خوف زدوں کو امان دینے والے۔

مَنْ لَّا عِمَادَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ

اے بے آسراؤں کے آسرا، اے بے سہاروں کے سہارے، اے مساکین کی دولت، اے

لَّا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ الضُّعَفَآءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَآءِ يَا عَظِيْمَ

کمزوروں کی حفاظت کرنے والے، اے فقیروں کے خزانے، اے عظیم پناہ گاہ، اے ہلاک

النَّجَآءِ يَا مُنْقِذَ الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ

ہونے والوں کو بچانے والے، اے غرق ہونے والوں کو نجات دینے والے، اے

يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ يَا مُفْضِلُ يَا عَزِيزُ يَا جَبَّارُ

احسان کرنے والے، اے جمال دینے والے، اے انعام کرنے والے، اے فضل کرنے والے،

يَا مُنِيرُ أَنْتَ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ

اے غلبہ والے، اے جبر والے، اے روشنی کرنے والے تیرے لئے سجدہ کیا رات کی تاریکی

وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَحَفِيفُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَاءِ

نے اور دن کی روشنی نے۔ سورج کی شعاعوں نے اور درختوں کے سائے نے اور پانی کی

وَنُورُ الْقَمَرِ يَا اللّٰهُ أَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيكَ لَكَ

سرسراہٹ نے اور چاند کی روشنی نے، اے اللہ! تو اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں

أَسْئَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو کہ تیرے برگزیدہ بندے

وَرَسُولِكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ وَأَعْطِ

اور رسول ہیں اور ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کی آل پر، اے اللہ عطا فرما

سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيلَةَ

ہمارے سردار محمد رسول اللہ ﷺ کو وسیلہ اور فضل اور فضیلت

وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهُ وَأَفْلِجْ

اور بلند مرتبہ۔ اے اللہ! بڑھا دے ان کے برہان کو اور ظاہر فرما ان کی دلیل

حُجَّتَهُ وَأَبْلِغْهُ مَأْمُولَهُ فِي أَهْلِ بَيْتِهِ وَأُمَّتِهِ

نبوت کو اور ان کو ان کی آرزو تک پہنچا، ان کے اہلِ بیت اور ان کی اُمّت میں۔

١٣٩ كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدِلٍ
فِيْهِ وَكَمْ خَصَمَ الْبُرْهَانَ مِنْ خَصَمٍ

کلام اللہ محافظ شانِ حبیب اللہ ﷺ

بارہا کلماتِ الٰہیہ نے شانِ محبوب ﷺ میں بہت جھگڑا کرنے والے سے جنگ کی اور کئی بار معجزات اور دلائلِ قاطعہ سے بد ترین مخالف کو منہ کی کھانا پڑی۔

ظالمو! محبوب کا حق تھا یہی
عشق کے بدلے عداوت کیجئے!

١٤٠ كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً
فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّادِيْبِ فِي الْيُتُمِ

سیدُ البشر اُمی لقبی ہاشمی و مطلبی

(اے مخاطب!) تیرے لئے بطورِ معجزہ یہی کافی ہے کہ حضور پُرنور ﷺ زمانۂ جاہلیت میں "اُمّی" (بے پڑھے) کہ کسی کے سامنے زانوئے تلمذ طے نہیں فرمایا، خدا داد علم رکھتے اور یتیمی کی حالت میں پرورش پانے کے باوجود پورے آداب سے آگاہ اور ان پر عمل پیرا ——— اللّٰھم صل وسلم وبارک علیہ

١٤١ خَدَمْتُهُ بِمَدِيْحٍ أَسْتَقِيْلُ بِهٖ
ذُنُوْبَ عُمْرٍ مَضٰى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

نعتِ رسالت مآب ﷺ، وسیلۂ نجات

میں نے حضور پُرنور ﷺ کی شانِ اقدس میں یہ قصیدہ کہہ کر خدمتِ نعت کی۔ بحمداللہ تعالیٰ اور اس کے طفیل میں اپنے عمر بھر کے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں کہ جو (بے ہُودہ اور بے سُود) شعروشاعری اور نوکری چاکری میں گزری۔

> ؎ لَا وَ ربِّ العرش، جس کو جو ملا اُن سے ملا
> بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ ﷺ کی
> (اعلیٰ حضرت سرکار)

۱۴۲ إِذْ قَلَّدَانِيَ مَا تُخْشٰى عَوَاقِبُهٗ
كَاَنَّنِيْ بِهِمَا هَدْيٌ مِّنَ النَّعَمِ

شعروخدمتِ سُلطان: میرے لئے وبالِ جان

ان دو باتوں (شعر اور خدمتِ اہلِ دنیا) نے میری گردن میں ایسا پٹہ ڈالا! جس کے انجام سے خوفزدہ ہوں گویا کہ ان دو باتوں کے سبب گناہوں کا ہار ڈال کر میں اس صدقے کے جانور کے مشابہ ہوں جو پٹہ ڈال کر ذبح کرنے کے لئے لے جایا جاتا ہے (یہ سب کچھ اظہار انکسار ہے جو ایمان کی دلیل ہے) اللہ اکبر

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا


۱۴۳

أَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا
حَصَّلْتُ إِلَّا عَلَى الْآثَامِ وَالنَّدَمِ

شعر و خدمتِ شاہی: سراسر گناہ و تباہی

ہائے افسوس! (دونوں حالتوں میں) نفس کو اپنی تجارت میں بہت خسارہ ہوا کہ اس نے "دین" کو دنیا کے عوض نہ خریدا اور نہ ہی ویسے خریدنے کا قصد کیا۔ (جس سے مجھے گناہوں اور شرمساریوں کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا) لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ


۱۴۴

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسِيْ فِيْ تِجَارَتِهَا
لَمْ تَشْتَرِ الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

تجارتِ نفسِ اَمّارہ: خسارہ ہی خسارہ

پس اے لوگو! دیکھو اور عبرت حاصل کرو، میرے نفس کے خسارے کو جو اسے (اپنی دنیاوی زندگی میں ہوا) کہ اس (نفس) نے دنیا کے بدلے میں "دین" کو نہ تو خریدا اور نہ ہی خریدنے کا ارادہ کیا۔ ______ (اللّٰہ اکبر، لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ)


۱۴۵

وَمَنْ يَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهٖ
يَبِنْ لَهُ الْغَبْنُ فِيْ بَيْعٍ وَّفِيْ سَلَمِ

دُنیا کی خریداری : خواری ہی خواری

اور جو شخص بھی آخرت (کے دائمی فائدوں) کو دنیا (کے فوری لیکن عارضی فائدوں) کے عوض بیچ دے تو اس کے لئے اس بیع میں نقصان دونوں صورتوں میں ظاہر ہوگا۔ خواہ سودا نقد ہو یا ادھار۔



إِنْ آتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِيْ بِمُنْتَقِضٍ
مِنَ النَّبِيِّ وَلَا حَبْلِيْ بِمُنْصَرِمِ

گو گناہ ہیں اپنے بے شُمار : وسیلۂ شفاعت تو ہے برقرار

اگر چہ میں مرتکب گناہ ہوں تاہم آقائے دو جہاں ﷺ سے عہد و پیمان (میرا عہدِ محبت اور ان کا وعدۂ شفاعت) تو ٹوٹنے والا نہیں اور نہ میری (اُمّید کی) رسی کٹ جانے والی ہے۔

> سہ بد ہیں اگر چہ ہم حضور آپ کے ہیں مگر ضرور
> کس کو سُنائیں حالِ دل تم کو، نہیں سنائیں تو
> — اعلیٰ حضرت سرکار



فَإِنَّ لِيْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِيَتِيْ
مُحَمَّدًا وَّهُوَ أَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

محمدؐ نام آں سرورِ کائنات : ہمنامی میرا سرمایۂ نجات

بے شک میرے لئے اپنا نام محمد رکھے جانے کی بدولت ایک عہدِ (امن و شفاعت) موجود ہے کیونکہ حضور پُرنور ﷺ تو تمام مخلوق سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي يَارَسُوْلَ الله

؎ اُن کا بکیل ہوں مجھے خوف نہیں محشر کا
میری سرکار کا دامن، میرا پردہ ہو گا!

۱۴۸

إِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ مَعَادِيْ اٰخِذًا بِيَدِيْ
فَضْلًا وَّإِلَّا فَقُلْ يَا زَلَّةَ الْقَدَمِ

شافعِ محشر کی دستگیری اور شفاعت: آخرت میں وسیلۂ نجات

اگر بروزِ قیامت ازرہِ فضل و کرم آقائے دو جہاں ﷺ کی دستگیری مجھے میسر نہ آئی تو پھر کہہ دیجئے گا اے قدم پھسلنے والے ذلیل! (اللہ اکبر)

؎ تجھ سا سیاہ کار کون؟ اُن سا شفیع ہے کہاں؟
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ تیرا گمان ہے

۱۴۹

حَاشَاهُ أَنْ يُّحْرَمَ الرَّاجِيْ مَكَارِمَهُ
أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَيْرَ مُحْتَرَمِ

محرومئ شفاعت! سوءِ ظن ہے شفیعِ حشر کے باب میں

حاشا للہ! اللہ رب العالمین نے اپنے پیارے محبوب حضور پُرنور

ﷺ کو اس عیب سے پاکیزہ و منزّہ رکھا کہ آپ کے فیض وکرم اور عطاء و بخشش کا کوئی امید وار محروم رہ جائے یا آپ کے دامانِ رحمت میں پناہ لینے والا بے توقیر و بے مقصد لوٹے۔ اَللّٰہُ غَنِیٌّ



؎ منگتا کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول و عرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

۱۵۰

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْكَارِیْ مَدَائِحَهٗ
وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزَمٖ

نعت گوئی میرا وظیفۂ حیات: نعت گوئی میرا وسیلۂ نجات

جب سے میں نے اپنے افکار کو نعتِ محبوب ﷺ کے لئے وقف کر دیا تب سے میں نے (مصائبِ دنیا و آخرت سے) اپنی نجات کے لیے بہترین ضامن وکفیل کو پالیا۔ بحمد اللہ تعالیٰ



؎ انہیں جانا، انہیں مانا، نہ رکھا غیر سے کام
لِلّٰہِ الحمد! میں دنیا سے مسلمان گیا

۱۵۱

وَلَنْ یَّفُوْتَ الْغِنٰی مِنْهُ یَدًا تَرِبَتْ
اِنَّ الْحَیَا یُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِی الْاَكَمِ

فیضانِ عام اور غنائے دوام

جو غنا بارگاہِ نبوّت و رسالت ﷺ سے میسر آتی ہے وہ ایسی ہے کہ کوئی مفلس ہر گز محروم و محتاج نہیں رہتا (خواہ گنہگار ہی کیوں نہ ہو) بے شک بارانِ فیض رسانی (ہر مردہ و بنجر زمین کو بھی گل و گلزار بنا دیتی ہے۔

ے اک دل ہمارا کیا ہے آزار اس کا کتنا
تم نے تو چلتے پھرتے مُردے جلا دیے ہیں

۱۵۲
وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيَا الَّتِي اقْتَطَفَتْ
يَدَا زُهَيْرٍ بِمَا اَثْنٰى عَلٰى هَرِمِ

نہ کوئی جاہ و مرتبہ اور نہ مال و زر: میری مدح کا مقصد شفاعت سرکار ﷺ

(نعت گوئی سے) میں ہر گز ہر گز دنیا کا پھول (زیب و زینت) نہیں چاہتا کہ جو (مشہور جاہلی شاعر) زہیر بن ابی سلمیٰ نے (شاہ عرب) ہرم بن سنان کی تعریف کر کے دونوں ہاتھوں سے چن چن کر سمیٹ لی تھی ـــــ (اللہ اکبر، لا قوۃ الا باللہ)

ے کروں مدح اہلِ دول رضاؔ پڑے اس بلا میں میری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا، میرا دین پارۂ ناں نہیں

۱۵۳
يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مَنْ اَلُوْذُ بِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

؎ اے پناہِ من حریم کوئے تو   من بہ امیدے رسیدم سوئے تو

اے مہتر و بہترینِ انبیاء ﷺ! آپ کے سوا میرے لئے کوئی نہیں کہ حادثۂ عام (قیامتِ صغریٰ و کبریٰ) میں نزولِ مصائب کے وقت پناہ لوں۔

؎ آستیں رحمتِ عالم اُلٹے ، کمرِ پاک پہ دامن باندھے
گرنے والوں کو کوچۂ دوزخ سے صاف الگ کھینچ لیا کرتے ہیں



وَلَنْ يَّضِيقَ رَسُوْلَ اللهِ جَاهُكَ بِيْ
إِذَا الْكَرِيْمُ تَجَلّٰى بِاسْمِ مُنْتَقِمِ

تیرا بحرِ رحمت بے کنارہ : تیری شفاعت میرا سہارا

یا رسول اللہ ﷺ! یقیناً آپ کی رفعت و عظمت کی پناہ اس روز میرے لئے تنگ نہیں ہوگی (بحمد اللہ تعالیٰ) کہ جب میرا "کریم" مولا اپنی صفتِ منتقم کے ساتھ جلوہ فرما ہوگا۔ (اللہ اکبر)

؎ ڈر تھا کہ عصیاں کی سزا اب ہوگی کہ روزِ جزا
دی ان کی رحمت نے صدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں (اعلیٰ حضرت)



فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

وجودِ دنیا و آخرت اور لوح و قلم : نورِ محمدی کے فیضانِ جود و کرم

یارسول اللہ ﷺ! آپ ہی کے فیض و کرم اور عطا و بخشش سے یہ دنیا قائم ہے اور اس کی ضد (یعنی آخرت) کا وجود اور لوح و قلم کے علوم دائرہ معلومات کا ایک جزو ہیں۔ صلی اللہ علیک یارسول اللہ

؎ تو ہے خورشیدِ رسالت پیارے، چھپ گئے تیری ضیاء میں تارے
انبیاء اور ہیں سب ماہ پارے، تجھ سے ہی نور لیا کرتے ہیں



۱۵۶ يَا نَفْسُ لَا تَقْنَطِي مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ
إِنَّ الْكَبَائِرَ فِي الْغُفْرَانِ كَاللَّمَمِ

؎ مہر تو بر عاصیاں فزوں تر است　در خطا بخشی چو مہرِ مادر است

اے نفس تو مایوس نہ ہو اپنی لغزش کی وجہ سے خواہ وہ کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو کیونکہ بلاشبہ بڑے بڑے گناہ بھی بخشش (کے سمندر) میں چھوٹے گناہوں کی طرح (لائقِ بخشش) ہی ہوتے ہیں۔

؎ اُف! بے حیائیاں، یہ منہ اور تیرے حضور
ہاں! تو کریم ہے، تیری خُو درگزر کی ہے

اعلیٰ حضرت



۱۵۷ لَعَلَّ رَحْمَةَ رَبِّي حِينَ يَقْسِمُهَا
تَأْتِي عَلَى حَسَبِ الْعِصْيَانِ فِي الْقِسَمِ

نصیب ماست بہشت اے خدا شناس برو　کہ مستحقِ کرامت گناہگاراند

امید ہے کہ جب میرا رب اپنی رحمت تقسیم فرمائے گا تو ضرور گناہوں کی مقدار کے مطابق ہر ایک کے حصہ میں آئے گی۔

؎ مژدہ باد اے عاصیو! شافعِ شہِ ابرار ہے
تہنیت اے مجرمو! ذاتِ خدا غفار ہے

اعلیٰ حضرت

١٥٨

يَا رَبِّ وَاجْعَلْ رِجَائِي غَيْرَ مُنْعَكِسٍ
لَدَيْكَ وَاجْعَلْ حِسَابِي غَيْرَ مُنْخَرِمِ

امیدوارِ بخشش ہوں اور تیری بخشش حق: انا عند ظن عبدی تیرا قول برحق

یاالٰہی! اپنی بارگاہ میں بروزِ حشر میری امید کو سیدھا رکھ! (یعنی پورا فرما) اور میرا نامۂ اعمال مغفرت حاصل کرنے والوں میں سے منقطع نہ فرما۔

؎ تیرے ہی دامن پہ ہر عاصی کی پڑتی ہے نظر
ایک جانِ بے خطا پر دو جہاں کا بار ہے

١٥٩

وَالْطُفْ بِعَبْدِكَ فِي الدَّارَيْنِ إِنَّ لَهُ
صَبْرًا مَتَى تَدْعُهُ الْأَهْوَالُ يَنْهَزِمِ

میں تیرا بندہ ضعیف اور گنہگار: کرم فرما کہ میرا ثبات ہے دشوار

الٰہی! اپنے بندے پر دونوں جہاں میں مہربانی فرما کیونکہ اس کے پاس صبر اتنا کمزور ہے کہ جب مصیبتیں اس کے صبر کو پکاریں

تو وہ بھاگ جاتا ہے۔

؎ رحمۃ اللعلمین تیری دہائی دب گیا
اب تو مولا بے طرح سر پر گناہ کا بار ہے



١٦٠ وَاْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوۃٍ مِّنْكَ دَآئِمَۃٍ
عَلَی النَّبِیِّ بِمُنْہَلٍّ وَّ مُنْسَجِمٖ

باران درود وسلام: مدام بر خیر الانام

یارب! تو ان رحمت کے بادلوں کو حکم دے کہ تیری طرف سے ہمیشہ "محبوب ﷺ" پر درود وسلام بھیجتے رہیں اور وہ مسلسل کثرت سے بارشیں کرتے رہیں۔ اللّٰھم صل وسلم علیہ وعلی آلہ

؎ پہلے سجدہ پہ روزِ ازل سے درود
یادگاریٔ اُمت پہ لاکھوں سلام
(سرکار اعلیٰ حضرت)



١٦١ وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَھُمْ
اَھْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

سلام ورحمت بسیار: بر آل واصحاب اخیار

اور (سلام ورحمت کی یہ "بارانِ رحمت" ہمیشہ ہوتی رہے) حضور پُرنور سید العالمین مصطفیٰ ﷺ کے اہلِ بیتِ اطہار، صحابہ کرام اور تابعینِ عظام پر کہ جو سب کے سب اہلِ تقویٰ و طہارت

اوراصحابِ حلم وکرم ہیں۔

> ؎ اُن کے مولا کے اُن پر کروڑوں درود
> ان کے اصحاب وعترت پہ لاکھوں سلام

(۱۶۲)
مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِيحُ صَبًا
وَأَطْرَبَ الْعِيسَ حَادِي الْعِيسِ بِالنَّغَمِ

جب تلک دنیا قائم : درود وسلام دائم

(ان پر بارانِ سلام ورحمت ہوتی رہے) جب تلک کہ درخت بان کی شاخیں بادِ صبا سے جھومتی رہیں اور جب تک اونٹوں کو شتر بان اپنے نغموں سے مست کرتا رہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

> ؎ گونج گونج اٹھے ہیں نغماتِ رضاؔ سے بوستاں
> کیوں نہ ہو کس پھول کی مدحت میں وامنقار ہے

(۱۶۳)
ثُمَّ الرِّضَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ
وَّعَنْ عَلِيٍّ وَّعَنْ عُثْمَانَ ذِي الْكَرَمِ

دربارِ رسالت ﷺ کے مہکتے پھول!

حضور پُرنور سید العالمین مصطفیٰ ﷺ نے اپنے جانثار صحابہ افضلُ البشر بعد از انبیاء سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ، سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ، سیّدنا عثمانِ غنی ذُوالنورین اور مولائے کائنات سیّدنا علی کرمُ اللہ

وجہ سے اظہارِ رضا اور خوشنودی فرمائی۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

؎ تیرے چاروں ہمدم ہیں یک جان و یک دل
ابوبکر رضی اللہ عنہ وفاروق رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ ہے

۱۶۴ فَاغْفِرْ لِنَا شِدِهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا
سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ

مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کا سہارا بڑی چیز ہے!

اے اللہ! صاحبِ قصیدہ بُردہ شریف اور اسے دل کی گہرائیوں سے پڑھنے والوں کے گناہوں کی بخشش فرما۔ اے بے پایاں جود و سخا والے! میں تیری ذاتِ پاک جل جلالہ سے خیر کا طالب ہوں۔

۱۶۵ يَا رَبِّ بِالْمُصْطَفٰى بَلِّغْ مَقَاصِدَنَا
وَاغْفِرْ لَنَا مَا مَضٰى يَا وَاسِعَ الْكَرَمِ

؎ اقلیمِ محبت کی دنیا ہی نرالی ہے دربار انوکھا ہے سلطان نرالا ہے

اے میرے پروردگار! حضور پُرنور شافعِ یومُ النّشور صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہمارے دینی و دنیاوی مقاصد پورے فرما۔ اے بے پناہ وُسعت وکرم والے! ہمارے گناہوں کی مغفرت فرما۔

ے وسعتیں دی ہیں خدا نے دامنِ محبوب ﷺ کو
جُرم کھلتے جائیں گے اور وہ چھپاتے جائیں گے

نوٹ

قصیدہ بُردہ شریف کے اختتام پر وہ قصیدہ جو بطورِ شکریہ شرف یابی وصحت یابی آقائے دو جہاں حضور پُرنور ﷺ میں پیش کیا تھا وہ بھی تبرکاً درج کر دیا گیا ہے جو اپنی نوعیت کا ایک الگ جہاں بسائے ہوئے ہے کہ جس کا ہر مصرعہ نامِ نامی اسمِ گرامی "محمد ﷺ" سے شروع ہوتا ہے جو عشاق کا ذوق بڑھانے کے لئے ایک خاص کیفیت رکھتا ہے۔ بحمدِ اللہ تعالیٰ

اَلْقَصِیْدَۃُ الْمُحَمَّدِیَّۃُ لِلْاِمَامِ بُوْصِیْرِی

مُحَمَّدٌ اَشْرَفُ الْاَعْرَابِ وَالْعَجَمِ
مُحَمَّدٌ خَیْرُ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی قَدَمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمّد رسول اللہ ﷺ عرب وعجم میں سب سے بزرگ تر ایسے کہ تمام مخلوق میں افضل وبرتر! ﷺ

مُحَمَّدٌ بَاسِطُ الْمَعْرُوْفِ جَامِعُهٗ
مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الْاِحْسَانِ وَالْكَرَمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمّد رسول اللہ ﷺ نیکیوں کے پھیلانے والے اور اس کے جامع ایسے کہ احسان وبخشش کرنے والے!

مولای صل وسلم دائما ابدا

مُحَمَّدٌ تَاجُ رُسُلِ اللّٰهِ قَاطِبَةً
مُحَمَّدٌ صَادِقُ الْاَقْوَالِ وَالْكَلِمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمّد رسول اللہ ﷺ سرتاجِ انبیاء: اور قول وکلام کے سچے! علیہم الصلوٰتُ والتسلیمات

مُحَمَّدٌ ثَابِتُ الْمِيْثَاقِ حَافِظُهٗ
مُحَمَّدٌ طَيِّبُ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمّد رسول اللہ ﷺ وعدے کے پکے وسچے اور محافظ ایسے کہ خُلقِ عظیم اور خلقتِ جمیل والے! ﷺ

مُحَمَّدٌ حُبِيَتْ بِالنُّوْرِ طِيْنَتُهُ
مُحَمَّدٌ لَّمْ يَزَلْ نُوْرًا مِّنَ الْقِدَمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ نُورِ مجسّم! ایسے کہ جن کا نُور ہمیشہ باقی رہنے والا! مولای صلّ وسلّم دائمًا ابدًا

مُحَمَّدٌ حَاكِمٌ بِالْعَدْلِ ذُوْشَرَفٍ
مُحَمَّدٌ مَّعْدِنُ الْاَنْعَامِ وَالْحِكَمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ انصاف کرنیوالے حاکم: محترم ایسے کہ نعمتوں اور حکمتوں کے مخزن! ﷺ

مُحَمَّدٌ خَيْرُ خَلْقِ اللّٰهِ مِنْ مُّضَرٍ
مُحَمَّدٌ خَيْرُ رُسْلِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمد رسولُ اللہ ﷺ اللہ کے مہترین و بہترین مخلوق: قبیلہ مضر سے ایسے کہ اللہ عزّ وجل کے تمام انبیاء و مُرسلین میں افضل و اعلیٰ! مولای صلّ وسلّم دائمًا ابدًا

مُحَمَّدٌ دِينُهُ حَقٌّ النَّذِيرُ بِهِ
مُحَمَّدٌ مُجْمَلٌ حَقًّا عَلَىٰ عَلَمِ

☆ حضورِ پُرنُور جناب محمد رسول اللہ ﷺ دین کے سچے وخوفِ خدا دلانے والے: سچائی کے مجسّم اور علمبردار! ﷺ

مُحَمَّدٌ ذِكْرُهُ رُوحٌ لِأَنْفُسِنَا
مُحَمَّدٌ شُكْرُهُ فَرْضٌ عَلَى الْأُمَمِ

☆ حضورِ پُرنُور جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکرِ مبارک ہماری جانوں کی رُوح ایسے کہ ان کا شکریہ ادا کرنا تمام اُمتوں پر فرض!

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

مُحَمَّدٌ زِينَةُ الدُّنْيَا وَبَهْجَتُهَا
مُحَمَّدٌ كَاشِفُ الْغُمَّاتِ وَالظُّلَمِ

☆ حضورِ پُرنُور جنابِ محمد رسولُ اللہ ﷺ عالمین کے حُسن و رونق والے ایسے کہ اندھیرے اور مشکلات کے دُور کرنے والے! ﷺ

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا

مُحَمَّدٌ سَیِّدٌ طَابَتْ مَنَاقِبُہٗ
مُحَمَّدٌ صَاغَہُ الرَّحْمٰنُ بِالنِّعَمِ

☆ حضور پُر نُور جنابِ محمّد رسولُ اللہ ﷺ ایسے سردار! کہ جن کے مناقب ہمیشہ رہنے والے اور اللہ ربّ العالمین کی تمام نعمتوں میں بہترین نعمت! مولای صلّ وسلّم دائماً ابداً

مُحَمَّدٌ صَفْوَۃُ الْبَارِیْ وَخِیْرَتُہٗ
مُحَمَّدٌ طَاھِرٌ وَّسَاتِرُ التُّھَمِ

☆ حضور پُر نُور جنابِ محمّد رسول اللہ ﷺ اللہ عزّوجل کے چُنے ہوئے برگزیدہ ایسے طیّب وطاہر جو خطاؤں پر پردہ ڈالنے والے!

مولای صلّ وسلّم دائماً ابداً

مُحَمَّدٌ ضَاحِكٌ لِّلضَّیْفِ مُکْرِمَہٗ
مُحَمَّدٌ جَارُہٗ وَاللہِ لَمْ یُضَمِ

☆ حضور پُر نُور جنابِ محمّد رسول اللہ ﷺ مہمانوں کو خوش آمدید کہنے والے ایسے کہ بخدا اُن کی قربت والا ستایا نہیں گیا! ﷺ

مُحَمَّدٌ طَابَتِ الدُّنیَا بِبَعْثَتِہٖ

مُحَمَّدٌ جَآءَ بِالْاٰیَاتِ وَالْحِکَمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمد رسولُ اللہ ﷺ عالمین کے لئے رحمت ایسے جو معجزات اور حکمتوں والے! مولای صل وسلم دائما ابدا

مُحَمَّدٌ یَوْمَ بَعْثِ النَّاسِ شَافِعُنَا

مُحَمَّدٌ نُوْرُہُ الْہَادِیْ مِنَ الظُّلَمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمد رسولُ اللہ ﷺ بروزِ قیامت ہماری شفاعت کرنے والے ایسے کہ اپنے نُور سے تاریکیوں میں چراغ جلانے والے: رہبری کرنے والے! ﷺ

مُحَمَّدٌ قَآئِمٌ لِّلّٰہِ ذُوْ ہِمَمٍ

مُحَمَّدٌ خَاتِمٌ لِّلرُّسْلِ کُلِّہِمِ

☆ حضور پُرنُور جنابِ محمد رسولُ اللہ ﷺ اللہ عزّوجل کی طرف سے ذُو ہمّت و مستعِد ایسے جو انبیاء و مُرسلین کے خاتم! ﷺ

مولای صل وسلم دائما ابدا

دُعا

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْفِنِيْ

اے اللہ میری حفاظت فرما اپنی (قدرت والی) آنکھوں کے ساتھ وہ آنکھیں

بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ

جو سوتی نہیں اور کفایت فرما اپنے اسار کن کے ساتھ جس میں ذلت نہ ہو،

وَاَنْتَ رَجَائِيْ فَكَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ بِهَا

اور رحم فرما مجھ پر اپنی قدرت کے ساتھ۔ اور تو میری امید گاہ ہے، پس کتنی

عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِيْ وَكَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ

نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر کی ہیں۔ تیرے لئے ان (انعامات) کے

ابْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ

میرا شکریہ ادا کرنا کم ہے۔اور کتنے مصائب ہیں۔ جن میں تو نے مجھے مبتلا کیا۔

قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ

تیرے ان (مصائب) پر صبر کرنا میری طرف سے بہت تھوڑا ہے

قَلَّ عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَا مَنْ

اے وہ ذات جس کی نعمت کے بدلے میرا شکر تھوڑا ہے۔پس مجھے محروم نہ فرما۔اور

رَاٰنِيْ عَلَى الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ

اے وہ (ذات) جن کے مصائب کے مقابلے میں میرا صبر بہت تھوڑا ہے۔ پس مجھے

الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا وَ یَاذَا النَّعْمَآءِ

رسوا نہ کرنا، اے وہ ذات جس نے دیکھا مجھے گناہوں میں۔ پس مجھے رسوا نہ کیا۔ اے

الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ اَنْ تُصَلِّیَ

ایسی نیکی کرنے والے جو کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اور ان نعمتوں والے جن کا شمار کبھی

عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ سَیِّدِنَا

نہیں کیا جائے گا۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو درود بھیج ہمارے

مُحَمَّدٍ وَّ بِكَ اَدْرَءُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ

سردار حضرت محمد ﷺ اور ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ کی آل پر۔

وَ الْجَبَابِرَةِ - اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ

اور تیری مدد سے میں دشمنوں اور جابروں کو ہٹاتا ہوں۔

سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ

اے اللہ تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ پس میرا عذر

وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَ تَعْلَمُ

قبول فرما اور تو جانتا ہے میری حاجت کو پس میرا سوال مجھے

مَا فِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ (اٰمِیْنَ)

عطا فرما۔ اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے، سو مجھے بخش دے۔

بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

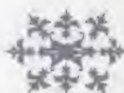
اے سب سے زیادہ رحمت فرمانے والے اپنی رحمت کے صدقے کرم فرما۔

تذکرۂ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

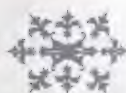
ایک نظر میں

مختصراً و اجمالاً









نقش نورانی



حضور سیّدی امامِ بوصیری علیہ الرّحمہ کو آپ جتنے بھی القاب دیں؛ دیئے جا سکتے ہیں لیکن ہم صرف لقب "امام" پر ہی اکتفا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے امام ہیں۔ امام شرفُ الدّین ابُو عبداللہ محمد بن سعید بن عماد بن محسن بن عبداللہ بن منہاج بن بلال منہاجی؛ کا ۶۶۰ھ میں تحریر کردہ **قصیدہ بُردہ شریف** ایسا؛ کہ صدیاں گزر گئیں، مگر اس کی مقبولیّت میں کچھ کمی واقع نہیں ہوئی۔ حضور سیّدی امام بوصیری علیہ الرّحمہ نے اپنے خونِ جگر سے ایسا چراغ جلایا کہ جس کی لَو آج تک ماند نہیں پڑی بلکہ مُرورِ زمانہ سے مقبولیّت میں مزید اضافہ ہی ہوتا چلا گیا۔ بلاشبہ یہ عشقِ مصطفےٰ ﷺ کا فیضان ہے؛ کہ جس نے بُردہ کو قبولِ عام اور حضور سیّدی امام بوصیری علیہ الرّحمہ کو شہرتِ دوام عطا فرمائی۔ خدا جانے انہوں نے کس سوزِ عشق، دردِ محبت اور کیف و مستی کے عالم میں اشعارِ بُردہ تحریر فرمائے۔ سُبحان اللہ!

حضور سیّدی امام بوصیری علیہ الرّحمہ نے بحرِ بسیط میں کہے گئے اس قصیدے کا نام "اَلْکَوَاکِبُ الدُّرِّیَّه فِیْ مَدْحِ خَیْرِ

الْبَرِیَّۃ" رکھا تھا اور حقیقتِ اشعار سے بھی واضح ہوتا تھا؛ کیونکہ ہر شعر ذکرِ آقائے دوجہاں حضور پُرنور ﷺ کے نُور سے منوّر ہو کر ہدایت کے روشن ستاروں کی مانند ہے؛ لیکن ملاءِ اعلیٰ میں اس کی شہرت بُردہ کے نام سے ہو چکی تھی۔ لٰہذا یہی نام! زبانِ زدِ خاص وعام ہے اور رہے گا۔ انشاء الرحمٰن!

"حَسَنُ الْجُرْدَۃُ فِی شَرْحِ الْقَصِیْدَۃِ الْبُرْدَۃ"

تحریر فرماتے ہیں کہ بُرْدَۃٌ بروزنِ فُعْلَۃٌ یعنی ہروہ شے جس کو ریتی سے چمکایا جائے؛ لغت میں بُرْدٌ ریتی سے رگڑنے کو اور مِبْرَدٌ ریتی کو کہتے ہیں: چونکہ یہ قصیدۂ مبارکہ زوائد وحشو اور تعقید سے پاک وصاف تھا؛ جس کی مناسبت سے اسے بُردہ کہہ دیا گیا۔ معنیٰ ہٰذا کو حضور پیر ومُرشد حضرت قائدِ اہلسنّت پسند فرماتے ہیں؛ لیکن بُردۃٌ بمعنیٰ چادر کو زیادہ پسند فرمایا، اس لئے کہ اس کی نسبت اس ردائے مبارکہ کی طرف ہے جو حضور سیّدی امامِ بوصیری علیہ الرّحمہ کو اللہ کے پیارے محبوب آقائے دوجہاں ﷺ نے انعام کے طور پر اِس قصیدہ مبارکہ کے صلہ میں بحالتِ خواب عطا فرمائی تھی۔ بحمدِ اللہ تعالیٰ؛ اس انعامِ بُردہ کی وجہ سے اِسے "قصیدہ بُردہ شریف" کہہ دیتے ہیں (چادر کا تحفہ)

☆ اور بعض کا خیال ہے کہ بُرْدِیَّۃ" مَنْسُوْب بِہٖ بُرْدٌ"

بمعنیٰ چادر کے ہیں۔

☆ یا پھر یہ بُـرُ أَ ةٌ سے لیا گیا ہے بمعنیٰ مرض سے شفایابی؛ چونکہ حضور سیّدی امام بوصیری علیہ الرّحمہ کو اِسی برکتوں والی چادر کے وسیلہ سے شفا ملی تھی جس کی مناسبت سے اسے بُرْأَةٌ بھی کہہ دیتے ہیں۔ ——— اللّٰھم صلّ وسلّم وبارک علیہ

☆ اور اہلِ تحقیق نے بُرْدَةٌ مختلف مضامین ہونے کے ناطہ سے کہا ہے؛ اس لئے کہ بُردہ مختلف رنگ کی دھاریوں کو بھی کہتے ہیں: سُرخ، سفید، زرد، سبز اور کوئی سیاہ وغیرہ اس لئے کہ قصیدہ بُردہ شریف بھی اپنے اندر حسنِ آغاز سے حسنِ اختتام تک ایسے مضامین کا گلدستہء صد رنگ رکھتا ہے؛ کہ جس کے ابتداء میں بارہ[۱۲] اشعار تشبیب کے، بعد والے سولہ[۱۶] اشعار ہوائے نفس کی مذمت میں، پھر تمیں[۳۰] اشعار مدحِ آقائے دو جہاں ﷺ میں، بعد ازاں بالترتیب انیس[۱۹] اشعار تذکرۂ ولادتِ باسعادت ﷺ میں، دس[۱۰] اشعار اِجابتِ دعوت میں، سترہ[۱۷] اشعار فضائلِ قرآن میں، تیرہ[۱۳] اشعار ذکرِ معراج شریف میں، بائیس[۲۲] اشعار آقائے دو جہاں حضور پُرنور ﷺ اور آپ کے جانثار صحابہ رضوانَ اللّٰہ علیہم اجمعین کے تذکرہ جہاد میں، چودہ[۱۴] اشعار اِستغفار اور طلبِ شفاعت میں اور آخر میں نو[۹] اشعار مناجات اور طلبِ حاجات میں؛ یہ کل ایک

سو باسٹھ[۱۶۲] اشعار ہوئے۔ جسے ہر درد کا درماں ہونے کے ساتھ ساتھ ہر رہروانِ راہِ صفاء اور عاشقانِ باصفا کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک، راحتِ جسم و جاں اور سب سے بڑی نعمت! ذکرِ مصطفےٰ ﷺ کا سبب ٹھہرے؛ کہ جو ہمیشہ شفائے بیماراں اور مرہمِ دل فگاراں ثابت ہوئے۔ آقائے دو جہاں حضور پُرنور ﷺ کی ردائے مبارکہ کے صدقہ سے اِن اشعار کو ہر صاحبِ نسبت نے حرزِ جاں اور وردِ زباں رکھا۔ بحمِ اللہ تعالیٰ

حضور سیّدی امام بوصیری علیہ الرحمہ کا دل مئے محبت سے ایسا معمور تھا کہ ان کے قصیدے سے بھی عشق و محبت کا آبِ حیات ٹپکتا دکھائی دیتا ہے۔ جذبہء شوق، کیف و مستی اور سوز و گداز کی جو دنیا اس قصیدے میں آباد ہے، اس کا عشرِ عشیر بھی کسی اور نعتیہ قصیدہ میں نہیں پایا جاتا۔ گویا کہ یہ حضور سیّدی حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے دامنِ کرم کی مکمل خیرات محسوس ہوتی ہے۔

لیکن اتنا ضرور یاد رکھیں کہ عربی قصائد کی خصوصیت سے ہے

کہ ان کی ابتداء عشقیہ مضامین سے ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ اصل مضمون کی طرف پلٹتی ہے۔ جس میں عموماً عاشق داستانِ ہجر کو بیان کرتا ہے اور اس کا دل و دماغ محبوب کے تصور میں اس کی بستی اور اس کے گلی کوچوں کے گرد اگرد گھومتا رہتا ہے؛ کہ میرا

محبوب اسی مقام پہ رہتا بستا ہوگا، یہیں کہیں بسیرا ہوگا، اپنا بچپن اور جوانی یہیں گزاری ہوگی حتیٰ کہ وہاں کا ذرّہ ذرّہ اس کے سامنے ایک حسین منظر پیش کرتا رہتا ہے، وہاں کی خاک اس کے لئے صندل اور سُرمہء بینائی کا کام دیتی ہے۔ اسی کش مکش میں آہیں بھرتا، گریہ وزاری کرتا اور اپنی حسین مرض کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے لیکن اس کی اس کیفیت کو دیکھ کر اس کے دوست و احباب پہچان جاتے ہیں کہ یہ مریضِ عشق ہے۔ ہر طرح سے سمجھاتے اور دلاسہ دیتے ہیں لیکن اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ آخر! نصیحتوں کی بجائے ان سے التجا کرتا ہے؛ کہ میرا اسلامِ شوق، بے کسی و بے بسی اور دردِ حال محبوب تک پہنچا دیں۔ حضور سیّدی علاّمہ حافظ محمد احسان الحق صاحب عاشقِ مدینہ نوراللہ مرقدہٗ کسی عاشق کے بارے میں بڑی محبّت سے پڑھا کرتے تھے۔

ازسرِ بالینِ ما، برخیز اُو ناداں طبیب
دردمندِ عشق را، دارُو بجز دیدار نیست (اللہ اکبر)

بارگاہِ نبوّت ورسالت ﷺ میں مقبولیت

قصیدہ بُردہ شریف کی بارگاہِ نبوّت ورسالت ﷺ میں مقبولیت روزِ روشن کی طرح عیاں؛ کہ حضور سیّدی امام بوصیری علیہ الرحمہ کا اسے لکھنا و پڑھنا، زیارتِ محبوب ﷺ کا نصیب ہونا، فالج سے

شفا پانا، حضور سیّدی شیخ ابوالرجا رحمۃ اللہ علیہ کا قصیدہ طلب کرنا اور سعد الدّین فارقی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں کسی بزرگ کا؛ قصیدہ مبارکہ کی طرف متوجہ فرمانا اور بینائی کا ملنا ایسے حقائق ہیں؛ کہ اُن کے ہوتے ہوئے مزید کسی شہادت کی حاجت نہیں تاہم پھر بھی کچھ شواہدِ ایماں کو جلا بخشتے ہوئے قیامت تک قصیدۂ مبارکہ کی مقبولیت کی نشان دہی کرتے رہیں گے۔ انشاء اللہ، ان میں سے ایک!

☆ تذکرہ نگاروں کا کہنا ہے کہ حضور سیّدی امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے جیسے ہی قصیدۂ مبارکہ حالتِ خواب میں حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ مبارکہ پر سنایا؛ تو اللہ کے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے بلکہ بقول شارِح "قصیدہ بُردہ شریف" جعفر پاشا کے؛ بالخصوص کچھ اشعار (نمبر ۶، ۳۹، ۴۰، ۵۵...) پر تو بطورِ خاص جھومتے ہوئے خوشی کا اظہار فرمایا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

☆ ایسے ہی ایک تحقیق کے مطابق اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف قصیدہ سماعت فرمایا؛ بلکہ اصلاح واضافہ سے بھی نوازا۔ چنانچہ شرح بُردہ "الشفاء" علّامہ خرپوتی کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں کہ حضور سیّدی امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ خواب میں جب قصیدہ سناتے سناتے شعر نمبر اکیاون کے پہلے مصرعے پر پہنچے؛ اور دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کی: "فمبلغ

العلم فیہ انہ بشرٌ"۔ تو مصرع ثانی کے لئے خاموش ہو گئے؛
سرکار مدینہ ﷺ کی طرف سے اشارہ ہوا؛ اِقرا! فقال الامام انی
لا اوفق للمصرع الثانی لھٰذاالبیت یارسول اللہ۔ حضور
مصرع ثانی موزوں نہیں ہو سکا۔ فقال علیہ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام
قل یا امام: وَاَنَّہٗ خَیرُ خَلقِ اللّٰہِ کُلِّھِمٖ۔ تو امام بوصیری نے فوراً
یہ مصرع درج فرمایا اور بار بار ہر بیت کے آخر میں شوق، ذوق
کے ساتھ دُہراتے رہے۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ! آقائے دو جہاں
ﷺ نے اصلاح و اضافہ و دادرسی فرمائی۔ (اللہ اکبر)

☆ ایسے ہی حضور سیّدنا امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ ابوالمواہب
شاذلی رحمۃ اللہ علیہ اسی شعر نمبر اکیاون (۵۱) کے بارے میں فرماتے
ہیں کہ میری ایک ازہری سے کچھ بحث و تکرار کی صورت ہوئی۔
ازہری کا عقیدہ تو مطلقاً جاہلانہ تھا، لیکن میرا مؤقف بحمدِ اللہ تعالیٰ
اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کے متعلق بالاجماع ایسا قابلِ فخر تھا
کہ حضور ﷺ تمام مخلوق بشمول انبیاء و ملائکہ و مقربین علیہم السّلام
افضل ہیں اور وہ میرے تمام دلائل کو مسترد کرتے ہوئے قولِ
بوصیری علیہ الرّحمہ کو بھی ایک شاعرانہ دلیل کہہ رہا تھا؛ لیکن میری
خوش قسمتی دیکھو! کہ اسی رات خواب میں آقائے دو جہاں ﷺ
بمع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بالخصوص شیخین کریمین رضوان

اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ جامعہ الازہر کے منبر کے پاس جلوہ افروز ہیں؛ مجھے دیکھتے ہی مرحبا! ارشاد فرمایا اور اہلِ مجلس سے ارشاد فرمایا: "جانتے ہو آج کیا واقعہ پیش آیا" عرض کی: "اللہ ورسولہٗ اعلم" تو اللہ کے پیارے محبوب ﷺ نے ازہری کے قول کو دہرایا کہ آپ نہیں بلکہ فرشتے بہتر ہیں؟ اللہ اکبر! تو اہل مجلس نے ایسے عقیدے سے مطلقاً بیزاری کا اظہار فرمایا: کہ نہیں بلکہ خدا کی خدائی میں کوئی بھی آپ ﷺ کا ہمسر وہم پایہ نہیں۔ بحمد اللہ تعالیٰ

حضور سیّدی امامِ شاذلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جب دوسری مرتبہ شرف یابی سے نوازا گیا تو اسی شعر کے مصرع اول کے تصدیقِ معنیٰ کی خاطر عرض کیا: کہ اللہ کے پیارے محبوب ﷺ کی نسبت اس شخص کا منتہا؛ کہ جس کو ذاتِ اقدس ﷺ کا علم نہیں، یہ کہ آپ ﷺ بشر ہیں، لیکن حقیقت الامر یہ ہے کہ معنیٰ صفاتیہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام افضلُ المخلوقات اور سیّدُ الکائنات ہیں؛ افرادِ انسانیہ، اجیادِ اعیانیہ میں حضور پُرنور ﷺ سے افضل اور کوئی بشر نہیں؛ تو حضور ختمی مرتبت ﷺ نے سماعت فرما کر میرے مفہوم کی تصدیق فرمائی؛ بحمد اللہ تعالیٰ اور خاص رحمت سے نوازا۔ (ترجمہ الطبقات الکبریٰ؛ ص: ۵۳۴)

☆ اور اسی طرح حضور سیّدی امام شیخ ابو الحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کا

اہلِ مجلس کو مثال دیتے ہوئے ارشاد فرمانا کہ اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنور ﷺ ایسے ہیں جیسے پتھروں میں لعل ویاقوت ورو بی! خواب میں زیارت سے مشرف فرمایا اور میرے اس قول کو رحمت و بخشش و مغفرت سے نوازتے ہوئے فرما : کہ اللہ رب العالمین نے اپنے فضل و کرم سے جتنے بھی اہلِ مجلس ہم زباں تھے، سب کو معاف فرمادیا۔ (سُبحان اللہ) پھر یہی قولِ مبارکہ شیخ کی زندگی بھر ہر مجلس کی زینت بنارہا؛ یعنی کوئی بھی مجلس اس قولِ مبارکہ کے بغیر قطعاً اختتام پذیر نہ ہوتی۔ (ترجمہ الطبقات الکبریٰ: ۵۳۴) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم

☆ اور اسی طرح شیخ علی مصنفک بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں آقائے دوجہاں ﷺ نے قصیدہ بُردہ شریف کی شرح لکھنے کا اشارہ فرمایا جو تین سالوں میں عربی زبان میں تحریر کی گئی اور حضور سیّدی شیخ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ جہاں کہیں مفہومِ اشعار سمجھنے میں دشواری پیش آتی تو حضور سیّدی امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ خود خواب میں رہنمائی فرماتے۔ بحمِہ اللہ تعالیٰ (الفوائد البہیہ، ص: ۱۹۳) سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم

☆ اور اسی طرح برصغیر پاک و ہند سے حضور سیّدی نجف علی جھجری (متوفی۔۱۲۹۹ھ، ۱۸۸۲ء) کو بھی خواب میں بارگاہِ

نبوّت ﷺ سے حکم ہوا کہ قصائدِ ثلاثہ بانت سعاد، بُردہ شریف اور آمالی کی عربی، فارسی اور اُردو میں تین تین شرحیں لکھیں! چنانچہ تعمیلِ ارشاد پر ہر قصیدۂ مبارکہ کی تین تین شرحیں تحریر کی گئیں۔ (تذکرہ علمائے ہند، ص:۳۶) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ

☆ اور اسی طرح شیخ بدر الدّین زرکشی رحمۃ اللہ علیہ (م۔۷۹۴ھ، ۱۳۹۱ء) شعر نمبر ۵۲ وَ كُلُّ اٰيٍ اَتَى الرُّسُلُ، کے بارے میں کہتے ہیں: کہ یہ شعر مفہوم کے اعتبار سے مشکل ترین شعر تھا۔ مختلف شرحیں دیکھیں مگر میری تشفّی نہ ہوئی۔ کچھ عرصہ اسی سلسلہ میں حیران و پریشان رہا۔ بالآخر! حضور سیّدی امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو مکاشفہ میں دیکھا اور مفہومِ شعر دریافت کیا: تو حضور سیّدی امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ انسان میں دل، نفسِ امّارہ اور شیطان تین داعیے ہوتے ہیں۔ جب کوئی دل نیکی کرنا چاہتا ہے تو نفس اسے روکتا ہے، پس دونوں میں جھگڑا شروع ہو جاتا ہے، تو ایسے میں شیطان ثالث بن جاتا ہے (اللہ اکبر) حالانکہ وہ خود بُرائی کا حکم دینے والا ہے۔ تو ایسی صورت میں شیطان حَکَم (ثالث) ہوگا اور نفس، خصم (جھگڑے کا ایک فریق) دوسری صورت میں شیطان اگر برائی کا کام کرنا چاہتا ہے تو دل اسے روکتا ہے پھر ان دونوں میں جھگڑا ہو جاتا ہے تو وہ نفسِ امارہ کو

ثالث بنا لیتے ہیں جو خود برائی کا حکم دینے والا ہے تو اس صورتِ حال میں نفس، حَکَم (ثالث) اور شیطان خصم (فریق مخالف) ہو گا۔ (از عصیدۃ الشہدہ۔ ص ۵۷،۵٦)

☆ اور اسی طرح سیّدی الشاہ گُل حسن قادری خلیفۂ اعظم حضور سیّدی سیّد غوث علی شاہ صاحب قلندری رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پیر و مرشد سیّد غوث علی شاہ صاحب قلندری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کے لئے اصرار کیا؛ تو ارشاد فرمایا کہ قصیدہ بُردہ شریف حفظ کر لو۔ جب حفظ کر لیا تو ترتیب ارشاد فرمائی۔ حسبِ ارشاد؛ رات کو پڑھ کر سو گیا۔ خواب میں دیکھا کہ اللہ کے محبوب حضور پُرنور ﷺ قلندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں نمازِ عصر پڑھا رہے ہیں۔ اللہ اکبر! میں بھی شریکِ جماعت ہو گیا۔ بعد از سلام قدم بوس ہوا تو آقائے دو جہاں ﷺ نے قرآن شریف کا آخری پارہ عنایت فرمایا۔ بیدار ہوا تو یہ کیفیت حضور پیر و مُرشد سے عرض کی! فرمایا: آج پھر پڑھو! پھر پڑھا؛ تو رات کو خواب میں دیکھا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ پیر و مُرشد کی مسجد میں نمازِ فجر پڑھا رہے ہیں۔ میں بھی شامل ہو گیا؛ جماعت کے بعد صلوٰۃ و سلام عرض کیا تو آقائے دو عالم ﷺ نے پُورا قرآن شریف اوّل تا آخر عنایت فرمایا۔ بعد بیداری میں نے پھر کیفیتِ خواب حضور

پیرومرشد غوثِ زماں سے عرض کی۔ حکم ہوا کہ آج پھر پڑھو! جب پڑھ کر سویا تو عالمِ رؤیا میں کیا دیکھتا ہوں؛ کہ جانِ کائنات ﷺ کے فراق میں دریا، صحرا اور کوہ و بیاباں طے کرتا ہوا ایک ریگستان میں پہنچا اور ریت پر تڑپ رہا ہوں۔ اسی عالم میں اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنور ﷺ ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے اور میرے سر کو اُٹھا کر اپنے زانوئے مبارک پر رکھا اور ردائے مبارک سے کرم فرمایا؛ ہوش میں آیا؛ تو آقائے دوجہاں ﷺ کے روئے انور پر نظر پڑی، میں نے رو کر عرض کیا: یارسولُ اللہ ﷺ میری فریادرسی فرمایئے۔ میرے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''گھبراؤ مت! اللہ رب العالمین اپنا فضل وکرم فرمائے گا اور آپ کے تمام مقاصد پورے ہو کر رہیں گے۔ ''خاطر جمع رکھو'' ایسی کہ دوبارہ زندگی میں قضا نہ ہونے پائے۔ جیسے ہی میری آنکھ کھلی تو عجیب وغریب کیفیت طاری تھی کہ جو الفاظ میں بیان نہیں ہوسکتی۔ تمام واقعہ حضرت صاحب قبلہ سے عرض کیا تو حضور پیر ومُرشد قبلہ نے فرمایا: تمہیں مبارک ہو اور بہت بہت مبارک ہو۔ یہ حال تو خود ہم پر بھی نہیں گزرا تھا کہ جو تم پر گزرا۔ تمہیں حج بیتُ اللہ نصیب ہوگا اور راہِ طیبہ میں ظاہری طور پر بھی سرکارِ دوعالم ﷺ زیارت سے مشرف فرمائیں

گے۔(تذکرۂ غوثیہ؛ص:۴۲۳،۴۲۴)

☆ اسی طرح شارحینِ بُردہ بالاتفاق بیان فرماتے ہیں کہ وزیرِ اعظم بہاؤالدّین کے توقیع نگار سعدالدّین فارقی ایسی مرض میں مبتلا ہوئے کہ ان کے اندھے ہوجانے کا اندیشہ ہوگیا۔ہر طرح کا علاج معالجہ ہوا لیکن کوئی آفاقہ نہ ہوا۔ایک شب خواب میں ایک بزرگ ہستی کی زیارت سے شرف یاب ہوئے۔ارشاد فرمایا: وزیر بہاؤالدّین سے بُردہ شریف لے کر اپنی آنکھوں پر رکھو۔ اللہ رب العالمین کے حکم سے دنیاومافیہا کی عافیت ملے گی؛پس سعدالدّین،بہاؤالدّین وزیر کے پاس آئے اور اپنے خواب کی روداد سنائی۔وزیرِاعظم بہاؤالدّین نے فرمایا:میں اور میرے اہلِ خانہ اسی قصیدہ سے برکت و شفا حاصل کرتے ہیں۔پس جیسے ہی سعدالدّین فارقی نے بُردہ شریف کو اپنی آنکھوں پر رکھا تو اللہ رب العالمین نے اس قصیدہ کی برکت سے فی الفور مُہلک مرض سے شفاء عطا فرمادی۔سُبحان اللہ وبحمدہٖ سُبحان اللہِ العظیم

نعت شریف: کئی ایک لحاظ سے نہایت معتبر صنفِ سخن ہے کہ یہ عہدِ مبارکہ ﷺ میں ہی باقاعدہ فن کی حیثیت اختیار کئے ہوئے تھی؛اور معیارِ نعت آقائے دوجہاں ﷺ کے سامنے ہی مقرّر ہوچکا تھا۔نعت گوئی کے عصرِ اوّل میں : جاہلیت

اوراسلام، دونوں زمانوں کی نمائندگی کرنے والے شعراء میں؛ حضرتِ حسّان بن ثابت ﷺ، حضرت کعب بن مالک ﷺ، حضرت عبداللہ بن رواحہ ﷺ، حضرتِ عباس بن مرداس ﷺ، حضرتِ عبداللہ بن زبعریٰ ﷺ، ان ہدایت کے ستارے صحابہ میں؛ خصوصاً حضرت سیّدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ؛ ''صاحب بانت سعاد'' بھی ہیں کہ جنہیں آقائے دوجہاں ﷺ کا، ردائے مبارک سے نوازنا سب پر عیاں ہے۔ اور کتبِ سیرت میں ایسے ہی بہت سے صحابہ اور صحابیات کے قصائد اور اشعار ملتے ہیں۔ اللہ کے پیارے محبوب حضور پُرنُور ﷺ کے صحابہ کرام میں کوئی بھی ایسانہیں؛ کہ جس نے حضور علیہ السّلام کی شانِ مبارکہ میں کوئی مکمل شعر یا جامعُ الکلم کی خیرات نہ مانگی ہو۔ بحمہ اللہ تعالیٰ! اوران صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی زبانوں سے نکلے ہوئے ایسے جملے اور مصرعے بھی محفوظ ہیں کہ جن پر ہزارہا اشعار کی رعنائیاں نثار کی جاسکتی ہیں۔

ایک مرتبہ آقائے دوجہاں ﷺ کی دُعائے مبارکہ کی برکت سے بارش شروع ہوئی، جوکافی تیز تھی اور تھم بھی نہیں رہی تھی۔ ایسے میں اللہ کے پیارے محبوب ﷺ نے ایسے پیارے جامع کلمات ارشادفرمائے کہ جن پردنیاومافیہا قربان!

اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا تو بادل چھٹ گئے اور آس پاس کے پہاڑ عماموں کی کلغیوں کی طرح نظر آنے لگے۔ سُبحان اللہ وبحمدہٖ!

حضور پُرنور آقائے دو جہاں ﷺ کے دورِ رسالت کی نعتیہ شاعری خصوصاً ذاتِ اقدس ﷺ کی نظروں کے سامنے پروان چڑھنے والی نعت شریف کی روایت ایسی اعلیٰ ترین روایت پیش کرتی ہے کہ جس سے ہر دور کے نعت نگار اکتسابِ فیض کے لئے دستِ طلب بڑھاتے ہی رہیں گے۔ آیئے! انہیں چند انمول موتیوں سے نور کی خیرات مانگیں۔

حضرت سرکار سیّدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسی دادِ تحسین حاصل کر چکے ہیں کہ جس پر ہر داد قربان! ارشاد فرمایا: اے کعب! ان کفار کی ہجو کہو؛ اللہ کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تمہارا شعر ان کے حق میں تیر سے زیادہ تیز ہے۔ حضور سیّدی کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صرف تبرکاً دو شعر ملاحظہ فرمائیں اور اپنے ایمان کو جلا بخشیں۔

فِیْنَا الرَّسُوْلُ شِھَابٌ ثُمَّ یَتْبَعُہٗ
نُوْرٌ مُّضِیٌٔ لَّہٗ فَضْلٌ عَلَی الشُّھُبِ
اَلْحَقُّ مَنْطِقُہٗ وَالْعَدْلُ سِیْرَتُہٗ

فَمَنْ يُّجِبْهُ اِلَيْهِ يَنْجُ مِنْ تَبَبٍ

ہمارے درمیان اللہ کے پیارے محبوب ﷺ ایک درخشندہ ستارے کی مانند ہیں، جن سے روشنی کی ایک لو نکلتی ہے، جو سب کو روشن کردیتی ہے اور دوسرے تمام ستاروں کو روشنی بخشتی ہے۔

۲۔ اللہ کے پیارے محبوب ﷺ سے ردائے مبارکہ انعام میں پانے والے خوش قسمت صحابی حضور سیّدی کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا تبرکاً صرف ایک شعر:

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُّسْتَضَاءُ بِهٖ
مُهَنَّدٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ مَسْلُوْلُ

"یقیناً اللہ کے پیارے محبوب ﷺ ایک ایسا نور ہیں جس سے روشنی کی آرزو کی جاتی ہے۔ سرکار ﷺ اللہ کی تیغ بے نیام ہیں"۔

اس شعر میں اللہ کے پیارے محبوب ﷺ اصلاح بھی فرماتے ہیں؛ من سیوف الھند ؛ کہنے کی بجائے من سیوف اللہ سے ؛ کہ ہند کی تلواروں میں سے ایک تلوار نہیں ؛ بلکہ اللہ عزّوجل کی تلواروں میں سے ایک تلوار ؛ فرما کر اپنے لئے آفاق گیر اور لامحدود نسبت پسند فرمائی۔ سُبحان اللہ

حضور سیدی عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ہر جنگ کے موقع پر

فرمایا کرتے تھے۔ یَا نَفْسُ اِلَّا تُقْتَلِیْ تَمُوْتِیْ اے نفس اگر تو قتل نہ کیا گیا تو تُو آپ اپنی موت مر جائے گا۔ بالآخر! غزوۂ موتہ میں شہادت کی آرزو پوری ہو گئی۔ اللہ اکبر! آپ کے تین اشعار تبرکاً:

رُوْحِیَ الْفِدَآءُ لِمَنْ اَخْلَاقُهٗ شَهِدَتْ
بِاَنَّهٗ خَيْرُ مَوْلُوْدٍ مِّنَ الْبَشَرِ

میری روح فدا ہو اس ذاتِ پاک ﷺ پر، جن کے اخلاق اس بات پر شاہد ہیں؛ کہ وہ بنی نوع انسان میں سب سے بہتر ہیں۔

عَمَّتْ فَضَائِلُهٗ كُلَّ الْعِبَادِ كَمَا
عَمَّ الْبَرِيَّةَ ضَوْءُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ

"سرکار ﷺ کے احسانات ساری مخلوق کے لئے عام ہیں، جیسے چاند اور سورج کی روشنی، ساری دنیا کے لئے عام ہے۔"

لَوْ لَمْ تَكُنْ فِيْهِ اٰيَاتٌ مُّبَيِّنَةٌ
كَانَتْ بَدِيْهَتُهٗ تُنْبِيْكَ بِالْخَبَرِ

"اگر آقائے دو جہاں ﷺ میں دوسری دلیلیں نہ بھی ہوتیں تو خود محبوبِ خدا ﷺ کا چہرہ مبارک تم کو حقیقت بتا دیتا۔"

ذاتِ اقدس ﷺ کے سامنے پروان چڑھنے والی روایتِ نعت وہ اعلیٰ ترین معیار رکھتی ہے، جسے دوسرے لفظوں میں فیضانِ نبوت ورسالت کی ایک معیاری تمہید کہہ سکتے ہیں اور یہی تمہید ایمان کی کسوٹی ٹھہرتی ہے؛ جو تا قیامت اپنا معیار پیش کرتی رہے گی۔ اَغَرُّ عَلَیۡہِ لِلنُّبُوَّۃِ خَاتَمٌ

مِنَ اللّٰہِ مَشۡھُوۡدٌ یَلُوۡحُ وَیَشۡھَدُ

"آقائے دوجہاں ﷺ پر مہرِ نبوت درخشاں ہے۔ اللہ کی طرف سے وہ دلیل ہے، چمکتی اور گواہی دیتی۔" سُبحان اللہ

وَضَمَّ الۡاِلٰہُ اسۡمَ النَّبِیِّ اِلَی اسۡمِہٖ

اِذَا قَالَ فِی الۡخَمۡسِ الۡمُؤَذِّنُ اَشۡھَدُ

"اللہ! نے اپنے محبوب نبی ﷺ کا نام، اپنے نام سے مربوط فرمایا؛ اسی لئے موذن پانچوں وقت اذان میں اشہد.... کہتا ہے۔"

وَشَقَّ لَہٗ مِنۡ اسۡمِہٖ لِیُجِلَّہٗ

فَذُوالۡعَرۡشِ مَحۡمُوۡدٌ وَّھٰذَا مُحَمَّدٌ

"اللہ! نے اپنے نام سے، اپنے حبیب ﷺ کا نام برائے تعظیم نکالا۔ پس عرش والا محمود! اور آپ محمد ﷺ!" سُبحان اللہ

"المواھبُ اللدنیّہ" میں حضرت سیّدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیرُ المومنین حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حسبِ معمول مدینہ طیبہ کی گلیوں میں گشت فرما رہے تھے۔ اچانک ایک جھونپڑی پر روشنی نظر آئی؛ قریب گئے تو دیکھا، ایک بڑھیا روئی دھنک رہی ہے اور بڑے پیار ومحبت سے پڑھ رہی ہے:

عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَاۃُ الْاَبْرَارْ
صَلّٰی عَلَیْہِ الطَّیِّبُوْنَ الْاَخْیَارْ

"محمد ﷺ پر پاکیزہ نفوس کا درود ہو، اللہ کے برگزیدہ بندوں کا ان پر سلام ہو۔"

قَدْ کُنْتَ قَوَّامًا بُکًی بِالْاَسْحَارْ
یَا لَیْتَ شِعْرِیْ وَالْمَنَایَا اَطْوَارْ

"میں راتوں کو جاگتی، سحر تک آنسو بہاتی رہوں، موت کی بھی تو شکلیں ہیں۔"

ھَلْ تَجْمَعُنِیْ وَحِبِّی الدَّارْ

"کیا ہمارے حبیب ﷺ سے ہم کو دارِ آخرت میں ملائے گا؟"

۵۵۵ھ کا حضور سیّدی شیخ احمد کبیر الرفاعی کا خاص کیفیت میں روضۃُ الرّسول پر گریہ کرنا؛ عجز و نیاز سے خاص اشعار کا پڑھنا اور روضۂ انور ﷺ سے دستِ مبارکہ کا ظاہر ہونا اور حضور سیّدی الرفاعی کا بوسہ دینا اور ہزار ہا زائرین کا زیارت کرنا؛ خصوص میں سے ہے۔ عرضِ حال السیّدی الرفاعی:

فِی حَالَۃِ الْبُعْدِ رُوحِی کُنْتُ اُرْسِلُھَا
تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّی وَھِیَ نَائِبَتِی
وَھٰذِہٖ دَوْلَۃُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ
فَامْدُدْ یَمِیْنَکَ کَیْ تَحْظٰی بِھَا شَفَتِی

جب دور تھا تو میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا، جو میری طرف سے زمین کو بوسہ دیتی اور نیابت کرتی، اور آج سب کچھ حاضر خدمت ہے، اپنا دستِ مبارک نکالیے کہ میرے ہونٹ (بوسے سے) فیض یاب ہوں۔

اس بات سے تو کسی کو مجالِ انکار نہیں کہ آقائے دو جہاں سرورِ سروراں حضور پُرنور سیّد العالمین مصطفےٰ ﷺ کی تعریف و توصیف ایک عظیم سعادت ہے؛ اور وہ عظیم بھی یوں کہ:

مَا اِنْ مَدَحتُ مُحَمَّدًا بِمَقَالَتِیْ
وَلٰکِنْ مَدَحتُ مَقَالَتِیْ بِمُحَمَّدِ

ایمان کی رُوح اپنے مدار سے کہتی ہے، کہ آقائے دو جہاں حضور پُرنور سید العالمین مصطفےٰ ﷺ کی مدح سرائی میں قصیدہ نظم کرنے میں؛ شانِ اقدس میں تو کچھ اضافہ نہ کرسکا (کیونکہ وہاں تو پہلے ہی وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا سایہ موجود ہے) لیکن شانِ اقدس ﷺ میں کہے گئے کلمات کے صدقے؛ مجھے ضرور پذیرائی نصیب ہوئی اور یہ حقیقت بھی ہے، کہ جب اپنے کلام اور حضور پُرنور ﷺ کے بلندیٔ مقام کو دیکھا جائے تو اپنی کم مائیگی کا احساس اس قدر ہوتا ہے کہ اعتراف کرتے ہوئے ہر کوئی یوں گویا ہوتا ہے: ؎ لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اور حضرتِ غالب علیہ الرّحمہ اپنی بے بسی کا اظہار ان بلند الفاظ میں کرتے ہیں کہ جسے اکثر و بیشتر ہمارے صوفیائے کرام نے حرزِ جاں و وردِ زبان رکھا:

؎ غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتیم
کاں ذاتِ پاک مرتبہ دانِ محمد ﷺ است

نعت گوئی میں فصاحت و بلاغت سے زیادہ جس چیز کی ضرورت

ہے وہ دردوسوز اور خلوص وعقیدت کی دولت ہوتی ہے۔

سنہ ۶۶۰ھ کے ''قصیدہ بُردہ شریف'' نے اتنی شہرت حاصل کی؛ کہ دوسرے شعراء ہی کے نہیں، بلکہ حضور سیّدی امامِ بوصیری علیہ الرّحمہ کے اپنے دوسرے قصائد بھی ''قصیدہ بُردہ شریف'' کے سامنے ماند نظر آتے ہیں؛ اور اس بات میں کوئی مبالغہ نہیں کہ عربی کا کوئی قصیدہ مقبولیت میں ''قصیدہ بُردہ شریف'' سے آج تک کسی لحاظ سے نہ بڑھ سکا! جس صبح سے حضور سیّدی ابوالرجا نے قصیدہ بُردہ شریف مانگا، اس صبح سے لے کر آج تک، بلکہ صبحِ قیامت تک طلب بڑھتی ہی جارہی ہے، اس لئے کہ اس قصیدے کو حضور ﷺ کی محبّت کا سایہ و پرتو سنبھالے ہوئے ہے۔

بحمداللہ تعالیٰ! ———— اللھم صل وسلم وبارک علیہ

☆ منتخب اشعار حلِ مُراد میں اکسیرِ اعظم ☆

ان میں سے بعض وہ ہیں جسے مفتیٔ مدینہ طیبہ خرپوت شارح قصیدہ نے ارشاد فرمایا اور بعض وہ ہیں جو ہمارے مشائخ سے ہم تک پہنچے اور چند ایک حضرتِ شیخ ابراہیم باجودی علیہ الرّحمہ سے:

★ غم و آلام سے نجات کے لئے ہر نماز کے بعد شعر نمبر ۵، گیارہ بار پڑھنے سے! ★ طلبِ حاجات کے لئے شعر نمبر ۱۶ اور ۳۹،

بالترتیب تین (۳) مرتبہ اور پانچ (۵) مرتبہ! ★ گم شدہ چیز کی تلاش میں شعر نمبر ۸، اکیس (۲۱) مرتبہ! ★ دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے شعر نمبر ۱۱، لکھ کر پگڑی کے نیچے رکھیں۔

★ حصولِ علم اور تقریر میں ملکہ حاصل کرنے کے لئے ہر نماز کے بعد شعر نمبر ۲۳، کا ورد کریں۔ ★ گناہوں سے بچنے کے لئے شعر نمبر ۲۳، ۲۴ اور ۲۵، بعد نمازِ جمعہ گیارہ (۱۱) مرتبہ! ★ مُہلک امراض سے شفاء کے لئے شعر نمبر ۴۶، کا ورد کریں ★ شعر نمبر ۶۰ لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالنے سے سعادت مند ہوگا۔ ★ مال کو محفوظ رکھنے کے لئے شعر نمبر ۶۷ ! ★ آفات وبلیات سے محفوظ رہنے کے لئے شعر نمبر ۷۱، ۷۲! ★ ہر مصیبت کے رفع اور دشمن سے محفوظ رہنے کے لئے شعر نمبر ۸۰ پڑھ کر، شہادت کی انگلی سے اپنے گرد دائرہ لگالے تو دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا۔

★ تنگ دستی سے محفوظ رہنے کیلئے شعر نمبر ۸۲، ہر نماز کے بعد پانچ مرتبہ! ★ قحط سالی کو دُور کرنے کے لئے شعر نمبر ۸۷، ایک سوایک مرتبہ! ★ رفعِ تپ (بُخار) کے لئے شعر نمبر ۱۰۰، کا وِرد! ★ حصولِ ملازمت کے لئے شعر نمبر ۱۱۶، ہر نماز کے بعد پانچ مرتبہ! ★ مقدمہ کی پیشی کے وقت کامیابی کے لئے شعر نمبر ۱۲۰ !

☆ دشمن پر فتح حاصل کرنے کے لئے شعر نمبر ۱۳۳!

★ تاجر کو خرید وفروخت میں نفع کے لئے شعر نمبر ۱۴۵، صرف ایک مرتبہ! ★ شفائے امراض کے لئے شعر نمبر ۱۴۶، کا ورد! ★ قید سے رہائی کے لئے شعر نمبر ۱۵۰، کی کثرت! ★ درخت کو سرسبز و شاداب رکھنے کے لئے شعر نمبر ۱۵۱، ★ ہر طرح کی مصیبت کو دُور کرنے کے لئے شعر نمبر ۱۵۳، ایک لاکھ مرتبہ! ★ طالبِ علموں کو امتحان میں کامیابی کے لئے شعر نمبر ۱۵۵، مفید تر ہے۔ ★ دنیا و جہاں کے اندوہ وآلام سے بچنے کے لئے شعر نمبر ۱۵۹، کا ورد اکسیرِ اعظم ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ

☆ سرچشمۂ وظائف ☆

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

یہ اوّلین شعر قصیدہ بُردہ شریف کے ان خاص اشعار میں سے ہے جسے تریاقِ حاجات کہا جاسکتا ہے کہ جس کی برکت سے اللہ ربّ العالمین جل جلالہٗ دعاؤں کو قبول فرماتا ہے۔ حضور سیّدی المولیٰ ابُوسعید خادمی فرمایا کرتے تھے کہ یہ شعر میری ہر

حاجت میں تریاق ہوا ہے اور ہم مسکینوں کے لئے حضور پیرو مُرشد حضرت قائدِ اہلسنت علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی کا دُعا اور بعد از دعا پڑھنا اور محبّت سے پڑھتے رہنا؛ ایک مفید حاصلِ سَند ہے۔ بحمد اللہ تعالیٰ!

☆ حضور سیّدی حضرتِ اعلیٰ پیر سیّد مہر علی شاہ صاحب گولڑوی الگیلانی کے حالات میں ملتا ہے کہ جب حضرتِ گولڑوی؛ ملیر کوٹلہ تشریف لے گئے؛ تو وہاں ایک حافظ صاحب حضرت سے نسبت والے رہتے تھے۔ جو قبرستان میں جا کر کچھ وظائف پڑھنے لگے، ان کے ساتھ عجیب معاملہ ہوا۔ اللہ اکبر! دورانیۂ وظیفہ اینٹیں برسنا شروع ہو گئیں۔ جتنا زور و شور سے وظیفہ پڑھتے؛ اتنا ہی زیادہ خشت باری، شدّت اختیار کرتی جاتی۔ حتیٰ کہ ایک بڑا سا پتھر عین ان کے سر کے پاس آگرا۔ گھبرا کر انہوں نے وظیفہ بند کر دیا اور قصیدہ مُبارکہ شریف کا چھتیسواں (۳۶) شعر: هُو الحبيبُ الذي، والا پڑھنا شروع کر دیا۔ تو قربان جائیے، اللہ رب العالمین کے؛ کہ اللہ رب العالمین نے اس شعر کی عظمت و نسبت کے وسیلے سے پتھروں کا برسنا بند فرما دیا! لاقوۃ الّا باللہ، سُبحان اللہ! ﷺ اللّٰھم صلِّ وسلِّم وبارک علیہ ﷺ

☆ قضائے حاجات وحلِ مشکلات کے لیے حضور سیّدی مفتیٔ

مدینہ عمر الخر پوتی، اسی چھتیسویں شعر **ھُو الحبیبُ الّذی** کے پڑھنے کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر کسی کوئی حاجت پیش ہو، تو ایک ہی مجلس میں ایک ہزار ایک بار اگر محبت سے پڑھا جائے تو اللہ رب العالمین اپنے فضل و کرم سے ضرور اس کی دعا کو قبول فرمائے گا۔ اور اس کی حاجت بھی بر آئے گی۔ حضور سیّدی شیخ الحدیث ابُوالحسنات محمد احمد القادری فرماتے ہیں کہ بہتر ہے، اس عمل کے اوّل آخر؛ گیارہ گیارہ بار درود شریف بھی پڑھ لیا جائے اور اگر ایک ہی مجلس میں پوری مقدار نہ پڑھی جا سکے تو جب موقع ملے، پڑھتا رہے؛ برکات سے محروم نہیں رہے گا۔

☆ حضور سیّدی مفتی ء مدینہ عمر الخر پوتی اپنے پیر و مُرشد کی زبانی: اپنے دادا پیر الحاج عثمان افندی الکشبری علیہ الرّحمہ کا واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور سیّدی کسی معاملے میں سخت پریشان تھے۔ پریشانی دُور کرنے اور حصولِ مقصد کی خاطر حضور سیّدی نے مجھے اور میرے دو ساتھیوں کو گھر بلوایا اور اسی شعر **ھُو الحبیبُ الّذی** ؛ کے متعلق فرمایا کہ بغیر کسی گفتگو کے کئے ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) بار پڑھیے اور ہمارے لئے دُعا فرمائیے۔ چنانچہ چند دنوں بعد حسبِ منشاء؛ مقصد پورا ہو گیا۔

؎ وہ حبیب پیارا تو عمر بھر، کرے کرم جود ہی سر بسر (کیا

شانِ کریمی ہے) سُبحان اللہ وبحمدہٖ

☆ اسی شعر نمبر ۳۶، کا حلِ مشکلات اور حاجات کے بَر آنے کے ساتھ ساتھ کسی کام کے انجامِ کار کے لئے، انکشافِ حقیقت کی غرض سے اور روز وشب کے استخارہ کے لئے بوقتِ تہجّد، تین سو کے قرُب و جوار پڑھنا اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

☆ سائنس اور ٹیکنالوجی کے اس دور میں ہر شعبے میں مشق درکار ہے۔اسی طرح عالمِ رُوحانی کے واقعات بھی مشق وتفکّر سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔انسان کے جسمی و رُوحانی، عقلی اور نظری مشقوں کے اصول مقرر ہیں جو رُوح کی ریاضت سے منکشف ہوتے رہتے ہیں۔قدیم زمانے میں حکماء کے دو گروہ تھے؛ ایک مشائین، جو اپنے اساتذہ کے پاس جا کر تعلیم پاتے اور دوسرے اشراقین، جو اپنی باطنی ایمانی روشنی سے بذریعہ ریاضت اشیاء کی حقیقت پر آگاہ ہوتے۔دونوں کی معلومات کا نتیجہ متّحد ہوتا تھا۔دل کی روشنی کو بھی حقائقِ اشیاء کے معلوم کرنے میں دخل ہے۔اِس گئے گزرے نازک دور میں، رُوحانی اور وجدانی دعوت پر لوگوں کا توجّہ نہ کرنا، قبل از آزمائش اسے فضول سمجھنا! کسی حقیقتِ محقّقہ کو معدُوم نہیں کرسکتا۔

خصوصی مطالعہ میں مرکزی دادرسی

۱۔حضرتِ علامہ مولانا فضل احمد عارف: ایم۔اے عربی، ایم۔اے اسلامیات؛ کی تصنیف وتالیف ''برکاتِ بُردہ''۔

۲۔حضرت علاّمہ مولانا حافظ محمد افضل منیر صاحب: فاضل دارُ العلوم محمدیہ غوثیہ، بھیرہ شریف کی تصنیف ''قصیدہ شریف''۔

۳۔حضرت علاّمہ شیخ الحدیث ابُوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف وتالیف ''طیبُ الوَردہ''۔

۴۔حضرت علاّمہ ابُوالبرکات محمد عبدالمالک خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ: کی تصنیف وتالیف ''حُسنُ الجُردہ''۔

اور خاص کر حضور پیر ومُرشد حضرت قائدِ اہلسنّت

علاّمہ الشّاہ احمد نوُرانی صدّیقی دامت برکاتہمُ العالیہ

کی شفقت ومحبّت، خُلوص ولِلّٰہیت اور دُعاؤں نے وہ اثر دکھایا؛ کہ سبز گنبد کے مکیں داتا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور سے رحمتوں وبخششوں کی خیرات کا باڑہ ''النّوُرانی ایجوکیشنل کمپلیکس، فیصل آباد'' کو قریب سے نصیب ہوا۔ بحمدِ اللہ تعالیٰ! اَللّٰھُمَّ صَلِّ دَائِمًا عَلَیْہِ



علّامہ الشاہ احمد نورانی صدّیقی

دامت برکاتہم العالیہ





نقشِ نورانی

میری نگاہ میں

نہ تاج و تخت نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

